PAGES MISSING WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224252
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

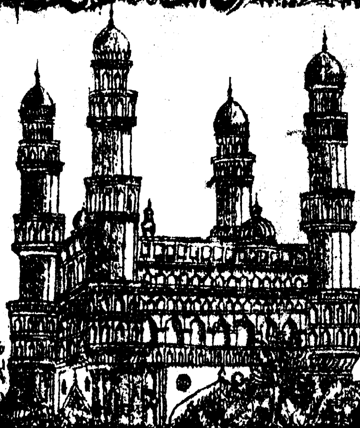
Call No. ۸۹۱۵ ظ ۳۰۵   Accession No. ۸۵۳۳

Author ظفر علیخان

Title دکن ریویو

This book should be returned on or before the date last marked below.

کتب خانہ
کلیہ جامعہ عثمانیہ



Checked 1969



جس میں

اعلیٰ درجہ کے انگریزی ناولوں کے ترجمہ کا

ماہواری سلسلہ بھی ساتھ



شامل کیا گیا ہے

ظفر علیخان بی۔ اے

ایڈیٹر

۸۵۳۳

قواعد وضوابط

(۱) یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ مین شایع ہوتا ہے اور اسکا حجم ساٹھ صفحہ ہے

(۲) دکن ریویو مین نظم و نثر کے اعلیٰ درجہ کے علمی و اخلاقی مضامین اس مقصد سے شایع کیے جاتے ہین کہ ملک مین علم کا صحیح مذاق پھیلے اور اردو زبان کو ترقی ہو اسکے علاوہ جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے مصنفین کی تصانیف پر ریویو بھی کیے جاتے ہین۔ قابل مضمون نگارون کے مضامین نہایت خوشی کے ساتھ درج کیے جائینگے لیکن ایڈیٹر کو حق حاصل ہوگا کہ جس مضمون کو چاہے نہ شایع کرے یا باصلاح شایع کرے۔

(۳) افسانہ مین صرف ایسے انگریزی ناولون کے ترجمے درج کیے جاتے ہین جو دلچسپ اور پرلطف ہونیکے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہون۔

(۴) قیمت صہ سکہ انگریزی یا سے سکہ حالی قسم اول کے لیے اور ہے سکہ انگریزی یا ہے سکہ حالی قسم دوم کے لیے مقرر کیگئی ہے جو صاحب صرف دکن ریویو خریدنا چاہین اون سے ے سکہ انگریزی یا ہے سکہ حالی قسم اول کے لیے اور عا سکہ انگریزی یا عا سکہ حالی قسم دوم کے لیے لیے جائینگے محصولڈاک معاف

(۵) جو صاحب درخواست خریداری بھیجین اون سے التماس ہے کہ اپنا پتہ واضح و مفصل تحریر فرمائین اور سکونت تبدیل کرنے کی صورت مین اطلاع دین۔

(۶) افسانہ مین بالفعل مسٹر رینالڈ کی ایک مقبول تصنیف کا ترجمہ بنام فسانہ لندن شایع ہو رہا ہے۔ سال گذشتہ کے بارہ پرچون کو کتاب کی شکل مین ترتیب دیا گیا ہے جسکا نام فسانہ لندن جلد اول ہے ہمارے دفتر سے یہ کتاب جسکا حجم ۲۰۸ صفحے ہے محصولڈاک کے علاوہ ہے سکہ انگریزی یا للعہ سکہ حالی بھیجنے پر یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے منگوانے پر ملسکتی ہے۔

(۷) اجرت طبع اشتہارات کا نرخ حسب ذیل مقرر کیا گیا ہے۔

پورا صفحہ سالانہ عہ ششماہی عہ سہ ماہی سے باتصویر اشتہارات کا نرخ ڈیوڑھا ہے

نصف صفحہ سالانہ عہ ششماہی سے سہ ماہی للعہ

ایک دفعہ کے لیے فی سطر ۲ اور تقسیم اشتہارات کی اجرت ۸ سیکڑا لیجائے گی۔

(۸) جملہ خط و کتابت خریداری وغیرہ کے متعلق منیجر افسانہ و دکن ریویو سے اور مضامین کے متعلق ایڈیٹر سے ہونی چاہیئے۔

ظفر علی خان بی-اے مالک و ایڈیٹر

فہرست مضامین

نمبر ۳	جلد دوم	مارچ سنہ ۱۹۰۴ء

انعامی مضمون

"دکن کن کن صنعتون کے لحاظ سے مشہور ہے۔ ان صنعتون کے فروغ کا زمانہ کب تھا۔ اب کون سی صنعتین دکن مین موجود ہین اور کہان کہان ہین اور کس حالت مین ہین۔ وہ کیا اسباب تھے جو ان کے زوال کا باعث ہوئے اور اب کیا تدابیر اختیار کی جاسکتی ہین جن سے اونکو پھر فروغ ہو"

ہم دو مہینے سے برابر اعلان کر رہے ہین کہ جو صاحب مندرجہ بالا موضوع پر بہترین مضمون لکھین گے اون کو ۲۵ روپیہ کا انعام دیا جائے گا۔ لیکن ہمکو نہایت افسوس ہے کہ آج تک بھی کہ یکم مارچ کی شام ہوگئی ہے ہمارے پاس ایک بھی مضمون نہین پہونچا۔ اسکی ایک ہی وجہ ہوسکتی ہے اور وہ یہ کہ انعام مضمون کی اہمیت کے مقابلہ مین اس قدر کم ہے کہ لوگ مضمون لکھنے کو کوہ کندن اور صلہ پانے کو کاہ برآوردن سمجھتے ہین۔ اگر یہ وجہ صحیح ہے تو ہم بڑی خوشی سے انعام کی مقدار مین ۲۵ روپیہ کا اور اضافہ کرنے کو تیار ہین یعنی

پچاس روپیہ کا انعام

اون صاحب کی خدمت مین پیش کیا جائیگا جو متذکرہ بالا موضوع پر بہترین مضمون لکھین مضمون دکن ریویو کے ۱۲ صفحے سے کم نہ ہونا چاہیئے کل مضامین جو یکم اپریل سنہ ۱۹۰۴ء تک ایڈیٹر کے پاس آجانے چاہئین مندرجہ ذیل کمیٹی کے ملاحظہ مین پیش کئے جائینگے اور انعام اوس مضمون پر دیا جائیگا جو کمیٹی کے نزدیک سب سے اعلیٰ ہوگا

میر مجلس

جناب مولوی نظام الدین احمد صاحب ایم۔اے۔ بیرسٹر ایٹ لا انڈر سکرٹری لیجسلیٹو کونسل سرکار عالی۔

اراکین

جناب شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون سرکار عالی۔

جناب مولوی حبیب الدین صاحب مددگار معتمد فینانس سرکار عالی۔

جناب مولوی نور الضیاء الدین صاحب مددگار ناظم محکمہ امور مذہبی سرکار عالی۔

جناب ملا عبد القیوم صاحب سکرٹری کمیٹی چندہ حجاز ریلوے۔

جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب ناظم نظم جمعیت سرکار عالی

سکرٹری ایڈیٹر افسانہ و دکن ریویو

ایڈیٹر



دکن ریویو

بو علی سینا

(۳)

بو علی سینا کی طب پر ایک مختصر سی نظر ڈالنے کے بعد اب ہم اوس کے فلسفہ کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

اس مضمون کے پہلے نمبر مین ہم بتا چکے ہین کہ مسلمانون نے فلسفہ کا فن یونانیون سے مستعار لیا اور اپنے علم کے محل کی بنیاد کمالات یونان کے کھنڈرون پر رکھی۔ یونانی فلاسفہ مین افلاطون اور ارسطو دو حکیم ایسے گذرے ہین جن کی حکمت کو آج بھی منتہائے عقل انسانی سمجھا جاتا ہے۔ علی الخصوص ارسطو کی نسبت تو یہان تک کہا جاتا ہے کہ حقایق موجودات اور معرفت کنہ اشیا کے متعلق جو خیالات اوس نے ظاہر کئے اون کے لحاظ سے کوئی شخص آج تک اوس کا جواب نہین پیدا ہوا تمام قومون نے بالاتفاق اوس کو بنی نوع انسان کا اُستاد سمجھا ہے اور کوئی علم دوست قوم ایسی نہین جس نے ارسطو کے

ستارجیین و تابعین کا ایک بڑا گروہ نہ پیدا کیا ہو۔ چنانچہ مسلمانون نے بھی جب اپنی توجہ
نظری علوم پر مبذول کی تو سب سے پہلے ارسطو کی تصانیف کا عربی مین ترجمہ کرایا۔ خلیفہ
المامون کی نسبت ایک روایت مشہور ہے کہ اوس نے ایک دفعہ خواب مین دیکھا کہ ایک
پیر مرد اوس کو فلسفہ اور دوسرے ذہنی معارف کی اشاعت کی ترغیب دے رہا ہے۔
جب مامون نے اوسکا نام پوچھا تو اوسنے کہا کہ مجھے ارسطو کہتے ہین۔ صبح اوٹھکر خلیفہ کو
اپنا خواب یاد آیا اور اوس نے ایک علمی سفارت قسطنطنیہ کے قیصر کے پاس ارسطو کی
تصانیف منگوانے کی غرض سے بھیجی۔ جب یہ تصانیف آگئین تو مامون نے حکم دیا کہ
ان کا ترجمہ عربی مین کیا جائے۔ چنانچہ بہت سے علما جو یونانی اور عربی دونون زبانون
پر پوری قدرت رکھتے تھے اس کام پر مامور کئے گئے اور ارسطو کی تصانیف عربی مین آگئین
ارسطو کی حکمت معجز نما سے متاثر ہوکر دوسری قومون کی طرح مسلمانون مین بھی ایک
گروہ ایسے حکما کا پیدا ہو گیا تھا جن کا یہ خیال تھا کہ عقلی و ادراکی کمالات کے لحاظ سے
(جس حد تک وہ کمالات اس دنیا مین ظاہر ہو سکتے ہین) ارسطو عقل مجسم ہے۔ بالفاظ دیگر
جو کچھ ارسطو نے کہا ہے اوس مین سقم اور اعتراض کی مجال نہین۔ اس گروہ کی وقعت و امتیاز
کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ الفارابی اور خود بو علی سینا جیسے لوگ اس مین شریک ہین
بو علی سینا اور اوس کے ہم خیال حکما کے نزدیک چونکہ یہ امر ناممکن ہے کہ ارسطو سے
کوئی عقلی غلطی سرزد ہو لہذا اگر ارسطو کے اقوال بادی النظر مین خلاف قیاس ثابت ہون
تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اون اقوال کی تہ کو نہین پہونچ سکے نہ یہ کہ فی الحقیقت ان مین
کوئی غلطی مرکوز ہے۔ اس تحریر سے ہمکو صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ارسطو کی وقعت
بو علی سینا کے دل مین کس درجہ جاگزین ہے اور ارسطو کا اوسکے فلسفہ پر کس قدر قوی

اثر پڑا ہوگا - پس قبل اسکے کہ بو علی سینا کے فلسفہ کی شرح کیجائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند سطور ارسطو کے فلسفہ پر لکھی جائین جو گویا بو علی سینا کے فلسفہ کا دیباچہ ہے -

ارسطو کو نہایت موزون طور پر بانی تاریخ فلسفہ کا لقب دیا گیا ہے کیونکہ ہر مضمون کے علمی طور سے شرح و بسط کے ساتھ بحث کرنے کے قبل وہ اوس مضمون کے متعلق متقدمین کے خیالات و آرا کو مقدمہ کی شکل مین درج کر دیتا ہے مثلاً اگر اوسے تشریح ابدان یا طب یا مابعد الطبیعات پر کچھ لکھنا ہو تو قبل اسکے کہ خود ان مسائل پر راے زنی کرے وہ یہ بتادے گا کہ ان مسایل کے متعلق متقدمین یہ راے رکھتے ہین -

ارسطو نے اشراقیہ عقاید کبھی ترک نہین کیے - اوس کا قول ہے کہ کلیات اور وہ حقایق جن کا نفس ناطقہ انسانی ادراک کرسکتا ہے فطری طور پر اون مادی واقعات و مظاہر جزئیہ کی بہ نسبت جو حواس خمسہ کے ذریعہ سے محسوس ہوتے ہین زیادہ سمجھ مین آ سکتے ہین - مثلاً حیوان ایک ایسا ذہنی کلیہ ہے جس سے ہم چڑیا کی بہ نسبت جو حیوان کی صرف ایک قابل احساس نوع ہے بہت زیادہ مطلب اخذ کر سکتے ہین اور جس کا مفہوم چڑیا کے مفہوم کے مقابلہ مین بدرجہا زیادہ جامع ہے - یا مثلاً بڑائی یا طول یا آواز ایسے حقایق ہین جن کا تصور ایک پہاڑ یا دس انچ فیتے یا ہتوڑے اور سندان کے باہمی تصادم کے تصور کے مقابلہ مین بہت زیادہ وسیع الذیل ہے - لیکن اسکے ساتھ ہی یہ امر بھی خاص طور پر مد نظر رکھنے کے قابل ہے کہ اکتشافات طبیعہ اور مشاہدہ و تجربہ کے ساتھ اوسے ایک خاص شغف اور مناسبت تھی - افلاطون کے مذہب نے تصورات و خیالات کے علاوہ باقی تمام اشیا کو غیر موجود قرار دیا تھا - ارسطو نے کائنات کو اس فنائے نظری سے نجات دینے کے لیے تمکن کی اصطلاح ایجاد کی جو موجود و غیر

موجود کے درمیان گویا ایک خط فاصل یا یون کہیے کہ ایک حدِ فاصل ہے ممکن کا وجود ہے بھی اور نہین بھی - جو چیز اس وقت تک صفات سے عاری ہو اوسکی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کا وجود نہین - یہ ممکن کی حالت سلبیہ ہے - لیکن ہم دیکھتے ہین کہ کسی ان دیکھے اور ان بوجھے تغیر کی وجہ سے وہ چیز جو نا حال موجود نہ تھی - موجود ہو جاتی ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ شئے ممکن پہلے ہے موجود تھی - اسکو ممکن کی حالت ایجابی سے تعبیر کرسکتے ہین - ارسطو کے خیال مین کائنات کی مثال ایک مسلسل زنجیر کی ہے جسکا ایک سر امکن محض یعنی ہیولائی (مادّہ بغیر شکل یا صفات کے) ہے اور دوسرا واجب بلا شرط و علی الاطلاق جو ہمیشہ سے موجود چلا آیا ہے یعنی خدا -

ممکن و موجود کے باہمی تعلقات پر جب غور کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ عالم قدیم و ازلی ہے - کیونکہ باعتبار ترتیب زمانی ضرور ہے کہ موجود ہمیشہ سے ممکن پر مقدم چلا آیا ہو - پودے کی حالت امکانی بیج ہے اور مرغ کی انڈا - اور یہ ظاہر ہے کہ پودا بیج سے اور مرغ انڈے سے پہلے وجود رکھتا ہوگا - اسی پر دوسری چیزونکو قیاس کرلو - اس طور پر ارسطو کے مذہب کے موافق علت و معلول کا پورا نظام جس پر کائنات یا قدرت مشتمل ہے ازلی و ابدی ہے جس مین اوّل تو کوئی تبدیل و تغیر ہوتی ہی نہین اور اگر قدرے قلیل ہوتی بھی ہے تو سلسلہ سبب و مسبب کے اون دونا قابل تعیین اجزا کی تحریک کی بدولت جنکو حوادث اور مشیت انسانی سے تعبیر کیا جاتا ہے - (باقی آیندہ) ایڈیٹر

دل گرچہ درین بادیہ بسیار شتافت	یک موئے نہ دانست ولی موے شگافت
اندر دل او ہزار خورشید بتافت	آخر بکمال ذرہ راہ نیافت

بو علی سینا

هز اکسلنسی نواب محمد رفیع الدین خان ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک بہادر

وزیر افواج دولت آصفیہ

جنکی شبیہ سے ہمارا اس دفعہ کا پرچہ مزین ہے حیدر آباد دکن کے اوس نامور اور مشہور خاندان کے موجودہ رکن رکین ہین جسکی شہرت و عظمت کی بنیاد ابو الفتح خان شمس الامراے اول نے ڈالی تھی - نواب شمس الملک بہادر امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر کے - سی - آئی - ای مرحوم و مغفور کے جانشین اور موجودہ فرمانرواے دکن خلد اللہ ملکہ کے حقیقی بھانجے ہین - اس لحاظ سے اون کو دکن کے شاہی خاندان کے ساتھہ قرابت قریبہ حاصل ہے - شان امارت اور علو مرتبت کے ساتھہ وہ اوصاف جن سے فی زمانا ایک امیر کو متصف ہونا چاہیئے - اعلے تعلیم کے حصول کی بدولت اون کی ذات مین جمع ہین اور جن لوگون کو آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے - وہ آپ کے حسن اخلاق اور مکارم شمایل کے معترف ہین -

نواب شمس الملک بہادر ۱۸۶۵ء مین پیدا ہوئے اور اون کی تعلیم حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی کے ساتھہ ایک یورپین اتالیق کی نگرانی مین شروع ہوئی جس کو سر سالار جنگ اول نے اس کام کے لیے منتخب کیا تھا - ۱۸۸۵ء مین نواب شمس الملک بہادر سیاحت یورپ کی غرض سے اول انگلستان تشریف لیگئے جہان ملکہ معظمہ وکٹوریا آنجہانی اور شاہی خاندان کے کل ارکان سے اون کو عز تعارف حاصل ہوا - فوجی قواعد - سواری - نشانہ بازی وغیرہ کرتب اونہون نے ملکہ معظمہ کے خاص شاہی رسالہ لایف گارڈ مین سیکھے - اِسکے بعد اونہون نے فرانس - بلجیم - جرمنی - آسٹریا - اٹلی اور دیگر ممالک یورپ کی سیاحت سے اپنے تجربہ کو توسیع دی - اور ہر ملک کے مشاہیر اہل کمال سے ملے - سفر یورپ سے واپس آنے کے بعد اون کے والد مکرم نے اپنی پائگاہ کی افواج اور نیز بعض محکمہ جات دیوانی کا انتظام اون کے تفویض کیا تا کہ اونکو انتظامی معاملات کا تجربہ بھی حاصل ہو - ۱۸۸۷ء مین نواب شمس الملک بہادر

نے یورپ کا دوسرا سفر اختیار کیا۔ اس دفعہ بندگان عالی نے اون کو اپنی طرف سے نیابتہً ملکہ معظمہ آنجہانی کے جشن ڈائمنڈ جوبلی مین شریک ہونے کے غرض سے مامور کیا اس موقعہ پر ملکہ محترمہ نے جولیوی کا دربار منعقد فرمایا اوس مین نواب شمس الملک بہادر موجود تھے اور قیصرہ ہند نے اون پر خاص عنایات خسروانہ مبذول فرمائین۔ واپسی پر اون کا اور ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کا پونا تک ساتھ ہوا جن کے ساتھ اون کے نہایت گہرے دوستانہ مراسم قایم ہوگئے۔

بتاریخ ۹ مہر ۱۳۱۱ف نواب شمس الملک بہادر کو بندگان عالی نے وزیر افواج مقرر فرمایا اور اس وقت وہ اس منصب جلیلہ پر سرفراز ہین۔

نواب شمس الملک بہادر کو علمی ذوق گویا اپنے خاندان سے ترکہ مین ملا ہے۔ جن لوگون نے کتاب ستہ شمسیہ اور رفیع البصر کو جو فن ہیئت مین دو مبسوط تصانیف ہین دیکھا ہے اور تاریخ رشید الدین خانی و تاریخ خورشید جاہی کا مطالعہ کیا ہے وہ خاندان شمس الامرا کے علمی و تصنیفی رجحانات کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہین۔ خود نواب شمس الملک بہادر کو عام طور پر علمی کامون سے دلچسپی رکھنے کے ساتھ علم ہیئت سے جو گویا اونکا آبائی علم ہے ایک خاص شغف اور مناسبت ہے۔ چنانچہ آپ بصرف زر خطیر حیدرآباد مین ایک رصدگاہ قایم کرنے کا قصد فرما رہے ہین اور اسکے لیئے ہزارہا روپیہ کے آلات رصد بینی منگوا چکے ہین۔ ان آلات مین خصوصیت کے ساتھ جس آلہ کا ذکر کیا جا سکتا ہے وہ ایک عظیم الشان دوربین ہے جو ابتدا یورپ کے ایک علم دوست تاجدار کے لیئے تیار کی گئی تھی لیکن جس کی مقدر مین نواب شمس الملک بہادر کی علم پرستی کے طفیل حیدرآباد مین آنا لکھا تھا۔

افسانہ و دکن ریویو کی اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی ہوسکتی ہے کہ اسکے خاص سرپرستون کی فہرست کو ہز اکسلنسی نواب شمس الملک بہادر کے نام نامی سے زینت حاصل ہے۔ نواب صاحب ممدوح نے ہماری درخواست پر نہایت مہربانی اور عنایت کی راہ سے اس دفعہ کے دکن ریویو کے ساتھ شایع کرنے کی غرض سے ہمکو اپنا فوٹوگراف مرحمت فرمایا ہے جسکے لحاظ سے ہم اون کے ممنون منت ہین۔

ایڈیٹر

صنعت وحرفت کی تعلیم کی ضرورت

ایجوکیشنل کانفرنس کے گذشتہ اجلاس مین جو بمقام بمبئی منعقد ہوا ہمارے مخدوم مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی۔اے اوّل تعلقہ دار بیڑ نے ایک مدلل اور دلچسپ تقریر مین یہ ثابت کیا تھا کہ قومی ترقی کے سبئے مدارس صنعت وحرفت کا قیام لازمی ہے۔ یہ تقریر اس قدر معنی خیز اور مفید تھی اور اسکے علاوہ ایک روکھے پھیکے مضمون کو اس مین ایسے دلاویز طریقہ پر بیان کیا گیا ہے کہ ہم اسکو بجنسہ درج ذیل کرتے ہین اور ہمکو امید ہے کہ جو دلچسپی ممالک محروسہ سرکار عالی مین فی زمانا تعلیم صنعت وحرفت کے متعلق ظاہر کی جا رہی ہے اوسکے لحاظ سے دکن مین یہ مضمون خاص دلبستگی سے پڑہا جائیگا۔

اگر ضرورت زمانہ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ دعویٰ کہ قومی ترقی کے لیئے مدارس صنعت وحرفت کا قیام لازمی ہے۔اقلیدس کے اصول موضوعہ کی طرح کسی دلیل یا ثبوت کا محتاج نہین ہے لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ ہم اور ہماری قوم ضروریات زمانہ سے کس قدر دور ہین تو معلوم ہوگا کہ اس ساحل پر ایک طرف تو رسم ورواج کی طوفان خیز موجین جن کے پھیلاؤ اور زور کو قدامت پرستی اور امتداد زمانہ نے اور بھی بڑہا دیا ہے ٹکراتی ہین اور دوسری طرف نئے خیالات کا مدوجزر جسکو سرسید احمد اور اون کی تعلیم کے مقناطیسی اثر نے اعلیٰ تعلیم کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے زور سے حملہ آور ہے۔ غرضکہ ان مخالف موجون کی کشاکش کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ ابھی تک صنعت وحرفت کی کشتی مدتون سے دوان دوان دور سے منڈلاتی ہوئی نظر آرہی ہے مگر ابھی تک ساحل مراد کے قریب نہین پہونچنے پائی۔ پس قبل اسکے کہ ان قدیم وجدید تعصبات پر غور کیا جائے مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ تعلیم صنعت وحرفت سے کیا مراد ہے اور اوسکے فوائد کیا ہین گو کہ بمبئی جیسے شہر مین جہان ہر طرف صنعت وحرفت کے عالیشان شواہد موجود ہین زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔

اوس بھولے بھالے زمانہ کا ذکر کرنا تو اب فضول ہوگا جبکہ انسان سوائے لباس
عریانی کے اور کسی لباس سے آراستہ نہ تھا اور سوائے حوائج شکم کے دوسری ضرورتون سے
ناواقف تھا لیکن مادہ تعقل نے جو اوسکو دوسرے حیوانون سے متمیز کرتا ہے بہت جلد
اوسکو ابتدائے سادگی سے نکالکر میدان تمدن مین پہونچا دیا اور ع بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
کا مضمون اچھی طرح اوسکے ذہن نشین کیا۔ تمدن نے اوسکے حوائج مین توسیع کی۔ اور اس توسیع
نے ہر فرد واحد کو دوسرے کی محنت اور دماغ کا محتاج بنا دیا۔ صنعت و حرفت کا فلسفہ یہی ہی
اور اس سے یہ لازمی نتیجہ نکلتا ہے کہ اقوام متمدنہ مین سب سے قوی اور بابرکت قوم وہی ہوگی
جو اپنی ضرورتون کے پورا کرنے پر قادر ہو۔ اور سب سے ردی اور ذلیل حالت اوس قوم کی ہوگی
جو ضرورت زندگی کے لحاظ سے دوسرون کی محتاج ہو۔ تاریخ بتاتی ہے کہ قدیم مصری اور فینیشن
اقوام سے لیکر زمانہ موجودہ کی ترقی یافتہ اقوام یورپ تک جب کسی قوم نے میدان ترقی مین
قدم رکھکر اولوالعزمی کی دوڑ مین بازی لی ہے تو گو ابتدا مین اوس کی ترقی کا پایہ اوس کے
افراد کی جرات و استقلال اوسکے سپہ سالارون کی اولوالعزمی و تدبیر اور اوسکی فوج کی دلیری
و سپہ گری اور آلات حرب کی عمدگی و مشاقی نے ڈالا ہو لیکن اوسکو قیام اور پائداری جب ہی نصیب
ہوئی ہے جبکہ اوسکے صناعون کی محنت ہنرمندی اور دستکاری دوسری اقوام کی ضرورتون پر حاوی
ہو جاتی ہے۔ انگلستان اور امریکہ کی ترقی کا یہ راز نہین ہے کہ اونکی بحری اور بری قوت دوسری
مہذب اقوام سے زیادہ نہین بلکہ اونکی عظمت و جبروت کا اصل راز یہ ہے کہ اونکے ہاتھہ
کے ہنر نے دنیا کی تمدنی ضرورتون کا احاطہ کرلیا ہے اور اسی کی بدولت ہم آج یہ تماشا دیکھتے
ہین کہ اودہر انگلستان مین مسٹر چیمبرلین جیسے با اثر وزیر اور بیدار مغز مدبر کو جب معلوم ہوا کہ زمانہ
موجودہ کی باعظمت دیبی آزادی تجارت نے اپنے پرستش کرنے والون سے مُنہ موڑ لیا
ہے اور اسکی انصاف پسندی یا تغافل بہت جلد انگلستان کی صنعت و حرفت کا خاتمہ کردیگی
تو نہ اونہون نے اپنے اعلے مرتبہ کا خیال کیا نہ دوستون کے چھوٹے نہ دشمنون کے برا کہنے

اور نہ لوگون کے جمے ہوئے تعصبات کا بلکہ سب سے قطع نظر کرکے نہایت مردانگی کے ساتھ مقابلہ کے لیے تیار ہو گئے اور ادھر پریسیڈنٹ روز ولٹ کی دوربینی و عاقبت اندیشی نے اونکو ٹرسٹس کی مخالفت پر آمادہ کیا ہے اور دوسری طرف لارڈ روزبری جیسا بیدار مغز رکن قوم باوجود قوم کے اسقدر ترقی کرجانے کے موجودہ وسایل تعلیم صنعت و حرفت کو ناکافی ظاہر کرکے ایک اعلے درجہ کے انسٹیٹیوٹ کے قیام پر زور دے رہا ہے یہ ہین قومی ترقی کے آثار و علامات جس قوم نے ہماری آنکھون دیکھتے ترقی کی وہ جاپان ہے اور اگر آپ اوس کے اسقدر جلد ترقی کرجانے کے راز کو دریافت کرین گے تو معلوم ہوگا کہ جس چیز نے کہ اوسکو اتنے قلیل زمانہ مین دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کا ہمسر بلکہ مد مقابل بنادیا ہے وہ سوائے اسکے کچھ نہین ہے کہ اہالی جاپان پہلے سے صناعی مین شہرہ آفاق تھے اور جدید تمدن سے بہرہ ور ہونے کے بعد سب سے پہلا کام جو اونہون نے کیا وہ یہی تھا کہ اپنی ہنرمندی کی رفتار کو زمانہ موجودہ کے مطابق بنالیا اسی طرح ہم مسلمان جب مسلمان تھے تو ہمارے ممالک محروسہ کی ہر بڑی اور چھوٹی بستی صنعت و حرفت کا مخزن سمجھی جاتی تھی اور دنیا کا کوئی ملک ایسا نہ تھا جو ہماری صناعون اور تجار کا باجگذار نہ ہو۔ یوروپ کے دوسرے ممالک کا تو ذکر ہی کیا ہے اسکنڈینیویا کے دور دراز اور برفیلے ملک مین بھی آج تک مسلمان سوداگرون کی اولوالعزمی کے آثار پائے جاتے ہین۔ یا برخلاف اسکے آج ہماری یہ حالت ہے کہ ہم اپنے جسم کو دیکھتے ہین تو سر سے پاؤن تک گھر کو دیکھتے ہین تو دیا سلائی سے لیکر لیمپ تک دفتر کو دیکھتے ہین تو قلم دوات سے لیکر کاغذ تک کوئی شے ایسی نہین جس کے لحاظ سے ہم دوسرون کے محتاج نہون۔

مین عرض کرچکا ہون کہ اصلی حاکم تلوار نہین بلکہ ہنرمند ہاتھ ہے۔ اور اسی وجہ سے اہل برطانیہ کی حکومت ہم پر تلوار کے ذریعہ سے قایم نہین ہے بلکہ اون کی حکومت جیساکہ مولانا نذیر احمد اکثر فرمایا کرتے ہین اونکے سوئی بنانے والون اون کے کپڑا بننے والون

اون کے مشین چلانے والون کی ہے اور اونہی کی دستکاری کی بدولت اہل برطانیہ نے نہ صرف ہمکو بلکہ ہمارے تمام حوائج دنیوی کو اپنا حلقہ بگوش بنالیا ہے۔ ہندوستان کی تجارت اسوقت کئی کروڑ روپیہ کی ہے اور اگر سرسری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان دولتمند ملک ہے لیکن اگر مال درآمد و برآمد شدہ کی نوعیت پر غور کیا جائے اور یہ خیال کیا جائے کہ اس مین ہمارا کیا حصہ ہے تو سوائے کف افسوس ملنے کے دوسرا چارہ کار نظر نہین آتا۔ حالت یہ ہے کہ زیادہ تر خام پیداوار ہمارے ملک سے جاتی ہے اور ممالک غیر سے ہماری مایحتاج اشیاء کی شکل مین تبدیل ہوکر آتی اور بجائے ایک پیسہ کے ایک روپیہ قیمت پر بکتی ہے چمڑے ہی کی نسبت خیال کیجئے کہ ایک بکری کا چمڑا آپ کے آنے کو بیچتے ہین۔ اور جب اوس کا مال کولیدر بنکر آتا ہے تو وہ کتنی گران قیمت کو بکتا ہے۔ اسی طرح آپ ایک پاونڈ روئی تین آنے کو بیچتے ہین اور جب اوس کا باریک کپڑا بن جاتا ہے تو پندرہ بیس روپیہ کو خریدتے ہین۔ ایک ایسے تجارتی شہر مین جیسا کہ بمبئی ہے مجھے ان تفصیلات کے بتانے کی مطلق ضرورت نہین ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ آپ ان امور مین میری بہ نسبت بدرجہا زیادہ واقفیت رکھتے ہین۔

اے مسلمانان بمبئی اس مین شک نہین کہ آپ بلحاظ اپنی تجارتی اولوالعزمی اور مالی کامیابی کے مسلمانان ہند کے سرتاج ہین اور اس میدان مین آپ کے کارہائے نمایان تمام قوم کے لیئے باعث فخر ہین لیکن ان سے آپ کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آپ معراج کمال پر پہونچ چکے ہین اور آپ کو آیندہ کچھ کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ آپ اگر اپنی حالت پر غور کرینگے تو بلا کسی وقت یا دشواری کے معلوم ہوجائے گا کہ آپ کی تجارت گو آپ کے حق مین کسی قدر مفید ہو لیکن دراصل قوم اور ملک کے حق مین کچھ بھی مفید نہین ہے کیونکہ آپ ملک کی خام پیداوار کے باہر جانے اور ممالک غیر کے مصنوعات کے اندر آنے کا ذریعہ ہین اور اسی لیئے ملک کے عام افلاس مین ایک حصہ آپ کا بھی ضرور ہے۔

اگرچہ بمبئی کی دوسری دیسی قومین خواب غفلت سے چونک چکی ہین اور کسی قدر صنعت
وحرفت کی طرف متوجہ بھی ہوگئی ہین لیکن جو آثار ترقی نمودار ہین اون مین آپ کا کیا حصّہ
ہے۔پس اب وہ وقت آگیا ہے کہ جسطور پر آپنے اپنے ملک کے افلاس مین حصّہ لیا
ہے اوسی طرحپر دولتمندی مین بھی حصّہ لین۔

مسلمانون کے قومی زوال کی داستان نہایت دلچسپ ہے اور بڑے بڑے اہل الرائے
اسپر اپنی جولانی طبع دکھا چکے ہین۔ لیکن جہان تک مین نے غور کیا ہے منجملہ دوسرے
اسباب کے ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ عین ترقی کے زمانہ مین فلسفہ اشراقیین کی
اشاعت ہوئی جسکو عجمی تمدن اور خیالات کی اشاعت نے اور بھی قوی کردیا۔اور اوسنے
دنیا سے دل اوٹھا کر تصوف کی طرف مایل کیا۔ اور بالآخر ہر قسم کی دنیوی ترقی کو باعث
ننگ و عار بنادیا۔ اسی کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہمارا قومی سلسلہ تعلیم بھی مذہبی ہوگیا اور اوس کے
علاوہ کوئی ایسا سلسلہ تعلیم قایم نہوا جو اون لوگون کا رہبر طریق بن سکتا جو پیشواے مذہبی
بننے کے شایق نہ تھے ۔

اگر آپ تاریخ ترقی یوروپ پر غور فرمائینگے تو بھی یہی معلوم ہوگا کہ عہد وسطی مین جسکو
عنصر تاریک کا لقب تاریخ نے دیا ہے کوئی نصاب تعلیم دینوی کا مروج نہ تھا بلکہ تعلیم
کا دار و مدار مذہب پر تھا اور جب سے کہ تعلیم مذہب کی قید سے آزاد ہوئی ہے اوسی وقت
سے یوروپ کی دینوی ترقی کی بنیاد پڑی ہے۔ اگرچہ عروج اسلام کے زمانہ مین سینکڑون
مدرسے ہر ملک مین موجود تھے لیکن سوائے کاریگرون کی دوکانون کے کوئی ایک مدرسہ
بھی صنعت وحرفت کا نہ تھا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ رفتہ رفتہ خود صنعت وحرفت ہی کو ذلیل
سمجھنے لگے اور اوسی کا خمیازہ آج ہم قومی ادبار و افلاس کی صورت مین کھینچ رہے ہین۔
وہ زمانہ کچھ دور نہین ہے جبکہ ہندوستان دنیا مین صناعی کا مرکز سمجھا جاتا تھا اور کوئی ملک
ایسا نہ تھا جو ہمارے صناعون کی ہنرمندی کا محتاج نہو یا اب یہ زمانہ ہے کہ ہم سوئی سے

لیکر ریل تک کے لئے دوسرون کے محتاج ہین اور اس کا باعث سوائے اسکے کچھ نہین ہے کہ صنعت و حرفت کو جاہل اور نادان لوگون کے ہاتھ مین جو ضروریات زمانہ سے واقفیت پیدا کرنے کی صلاحیت نہ رکھتے تھے چھوڑ دیا گیا اور تعلیم صنعت و حرفت کی طرف کبھی توجہ نہ کیگئی ۔

مجھے امید ہے کہ مین نے کافی وضاحت کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ ملکی و قومی ترقی مین صنعت و حرفت کا کیا درجہ ہے ۔ اور اب اس امر کی ضرورت ہے کہ قدیم و جدید لوگون کے جو اعتراضات کہ تعلیم صنعت و حرفت پر ہین ۔ اون پر تھوڑی دیر کے لئے غور کیا جائے ۔ اگرچہ اس روشنی کے زمانہ اور خاصکر اس روشن خیال کانفرنس مین بہت کم لوگ ایسے ہونگے جنکو علانیہ پیشہ کو حقیر کہنے کی جراءت ہو لیکن پھر بھی قدیم اور جدید خیال کے لوگون مین بہت کم لوگ ایسے ہین جن کے دل مین چور موجود نہ ہو گو اس مین شک نہین کہ مسلمانان بمبئی جنکے مطمع نظر کو کاروبار تجارت نے وسیع کر دیا ہے اس سے بڑی حد تک بری ہین ۔ اگر آپ اپنے ہادی برحق کی سچی تعلیم پر غور کرین گے تو معلوم ہوگا کہ اونہون نے اپنے ہاتھ کی محنت کو اکل حلال کا اعلےٰ درجہ قرار دیا ہے اور اگر آپ اپنی تاریخ کے زرین صفحون کو نظر غائر سے دیکھ کر اون بزرگ اور باعظمت لوگون کی سوانح عمری کو ملاحظہ فرمائین گے جنھون نے زمانہ کی لوح سادہ پر ایسے نقش چھوڑے ہین جو ہمیشہ یادگار رہین گے تو معلوم ہوگا کہ پیشہ باعث ذلت نہ تھا بلکہ بڑے بڑے لوگ پیشہ ور تھے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جنکی تقلید کو اسوقت بھی کئی کروڑ مسلمان ذریعہ نجات سمجھتے ہین بزاز تھے ۔ شمس الائمہ حلوائی کا پیشہ جو آسمان فقہ پر آفتاب ہو کر چمکے اون کے نام سے ظاہر ہے ۔ کون ایسا مسلمان ہے جو منصور حلاج اور فرید الدین عطار کی بزرگی و عظمت سے انکار کرے گا ۔ علامہ مقری نے تاریخ اندلس مین لکھا ہے کہ سلاطین بنی امیہ کا قاعدہ تھا کہ ولیعہد کو ضرور کسی نہ کسی پیشہ کی تعلیم دیتے تھے مثلاً کسی کو بڑھئی کی تعلیم دیجاتی تھی

کسی کو صحافی کی اور کسی کو نجاری کی اور ہندوستان مین بھی شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر غازی
کتابت کے ذریعہ سے اپنی گذر اوقات کرتا تھا - دور کا ہے کو جایئے خود ہمارے شہنشاہ معظم
ملک ایڈورڈ ہفتم کے نصاب تعلیم مین موچی گری بھی داخل تھی اور اس سے یہ اور بھی اچھی طرح
ثابت ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے شعار قومی کو پس پشت پھینک دیا ہے مگر جن قومون کا ستارہ
اقبال بلند ہے اونھی امور کو نہایت خوشی سے اختیار کرتے ہین - پس اس قدر تفصیل کے
بعد کیا کوئی ایسا مسلمان ہوگا جو اپنے ہادی برحق کی تعلیم سے منکر ہو اور امام اعظم اور شمس الائمہ
حلوائی اور فرید الدین عطار کے ساتھ شمار ہونے مین ننگ و عار سمجھے اور اگر کوئی ہے تو - ع

واے گر در پس امروز بود فردا ئے

قدیم لوگون کے اعتراضات رفع کرنے کے بعد مین تھوڑی دیر کیلئے جدید لوگون کے
اعتراضات کی طرف توجہ کرتا ہون کہا یہ جاتا ہے اور بڑے زور و شور سے کہا جاتا ہے کہ قوم
کو ابھی اعلے تعلیم کی ضرورت ہے اور تاوقتیکہ یہ ضرورت پوری نہو دوسری طرف توجہ کرنا گویا
اپنی قوت کو کم کر دینا ہے - یہ بالکل سچ ہے کہ ابھی قوم کو اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہے اور
مصلحان قوم کا اس طرف متوجہ رہنا لازمی ہے لیکن جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے
متعلق قوم مین ایک عام تحریک پیدا ہوگئی اور ہوتی جاتی ہے اور جو لوگ اعلے تعلیم کے گران
مصارف برداشت کر سکتے ہین اون مین بہت کم ایسے ہین جو اپنی اولاد کو اوسکے بے بہا فوائد
سے مستفیض کرنے کے خواہشمند نہون اور نیز یہ سوچا جائے کہ ہماری قوم پر افلاس کسقدر
غالب آگیا ہے اور کس قدر کم افراد ہین جو اعلے تعلیم کے مصارف برداشت کر سکتے ہین تو ظاہر
ہوگا کہ قوم کے چند افراد کی خاطر بڑے حصہ کی ضرورتون کو بالکل نظر انداز کر دینا قومی خیرخواہی
نہین ہے - اسی کے ساتھ اگر ملکی حالت کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان
ایک زراعتی ملک ہے اور زراعت کی آمدنی جیسی غیر یقینی اور اتفاقات ارضی و سماوی پر منحصر
ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اور اگر بالفرض ہر امر مین زمانہ سازگار ہو تو بھی آمدنی اتنی نہین ہو سکتی

کہ دولت مندی پر پہونچا سکے۔ تاریخ عالم مین کوئی مثال اس امر کی موجود نہین ہے کہ کوئی ملک محض زراعت کی وجہ سے دولت مندی کے درجہ پر پہونچا ہو۔

اعلےٰ تعلیم اگرچہ ہمکو فلاطون اور ہربرٹ اسپنسر کا مقابل بنا دے لیکن دنیا کے پوشیدہ خزانون کی کنجی ہمارے ہاتھ مین نہین دے سکتی اور اسلئے اگر ہم ملکی خیر خواہی کا دم بھرتے ہین تو ہمارا فرض ہے کہ تعلیم صنعت وحرفت کی طرف توجہ کرین۔ اس مین شک نہین کہ اعلےٰ تعلیم انسان کے دماغ کی جلا کرکے اوسکو اپنی فطرت کی تکمیل کا راستہ بتاتی ہے اور دنیوی طور پر بھی سلطنت مین حصہ لینے کے لیئے ضروری ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ نہ تمام قوم اپنی فطرت کی تکمیل اور دماغ کے اجلا مین مصروف ہو سکتی ہے اور نہ ہر شخص سلطنت مین حصہ پا سکتا ہے۔ گو ہماری قوم مین اعلیٰ تعلیم کی اشاعت جیسی کہ چاہیئے ابھی تک نہین ہوئی ہے پھر بھی ایک بہت بڑا گروہ تعلیم یافتہ نوجوانون کا ملک مین پیدا ہو گیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان مین سے اکثر تلاش معاش مین سرگردان و پریشان نظر آتے ہین اور روز بروز اس پریشان حال گروہ کی تعداد جسکا وجود ملک اور سلطنت دونون کے لیئے مضر ہے بڑھتی جائے گی جیسا کہ ہندوستان کی دوسری اقوام مین دیکھا جا رہا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ فلسفہ کے مسائل یا علم ادب کے لطائف یا تاریخی رموزمیت نہین بھر سکتے اس کمبخت کے تکلیف دہ تقاضون کے روکنے کیلئے کسی اور ہی چیز کی ضرورت ہے۔ برخلاف اسکے تعلیم صنعت وحرفت کی تعریف صحیح طور پر تعلیم قابل بیع وشرا کی گئی ہے۔ اور جسکے ہاتھ مین کوئی ہنر ہے وہ کبھی بھوکا نہین رہ سکتا۔ اس کے علاوہ اگر ہم اپنے گرد و پیش دیکھین تو معلوم ہوگا کہ ہماری معاصر قومین اس شدید ملکی ضرورت کی طرف متوجہ ہو گئی ہین جیسا کہ نیشنل کانگریس کے متعلق صنعتی نمایش قایم کرنے سے ظاہر ہے پس اگر ہم بروقت بیدار نہ ہوئے تو پھر وہی اعلےٰ تعلیم کا پرانا قصہ پیش آئے گا کہ وہ آگے نکل گئے اور ہم جہان تھے وہین کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

سرسید احمد خان نے جسوقت اعلےٰ تعلیم کا جھنڈا بلند کیا ہے تو اوس وقت ہماری قوم مین کسی قسم کی تعلیم کا وجود نہین تھا اور اسلیئے اونہون نے سب سے پہلے تعلیم کے اوس حصّہ کو لیا جو مانع کی روشنی کا موجب ہوتی ہے اور اونکا بالیقین یہی خیال تھا کہ جب قوم مین روشن ضمیری پیدا ہوگئی اور وہ ملک کی حکومت مین اپنا حصہ لینے کے لایق بنگئی تو دوسری طرف خود متوجہ ہو جاوے گی - پس ہم جو کچھہ کرنا چاہتے ہین وہ یہ نہین ہے کہ اعلےٰ تعلیم سے غافل ہو جائین یا اوسکے متعلق اپنی کوششون کو سست کردین بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ سرسید احمد خان کا جو اصل مرکوز اعلی تعلیم کی اشاعت سے تھا اوسکو پورا کرین -

پس اے صاحبو اگر آپ اپنے ملک کی خیر خواہ اور قوم کے ترقی طلب ہین - اگر آپ اپنی اولاد کو قعر افلاس سے جو منھہ پھاڑے اون کی منتظر ہے محفوظ رکھنا اور میدان ترقی مین اپنی معاصر قومون سے پیچھے رہنا نہین چاہتے تو آپکو لازم ہے کہ آپ تعلیم صنعت وحرفت کی طرف توجہ کرین اور دامے درمے قدمے کوشش کرکے ایسے وسایل بہم پہونچائین جو قوم اور ملک کو اوسکی برکتون سے فیضیاب کرسکین - فقط

محمد عزیز مرزا

وعظ من گرد فشاندہ عصیان نشود | آستین شکر آلود مگس ران نہ شود
ملک را سیراب دارلے ابرنیسان در بہار | قطرہ تا مے می تو اندشد چرا گوہر شود
عرفی

سلطنت سہل است خود را آشنائے فقر کن | قطرہ تا دریا تواند شد چرا گوہر شود
رضی دانش

ہوش است کہ سرمایہ صد درد سر است | فارغبال آن کہ از جہان بیخبر است
دارا شکوہ

در بیضہ نمی کنند مرغان فریاد | ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ تر است

جنون مین دیکھیئے میدان کس کے ہاتھ رہتا ہے | پڑی ہے آبلون مین پھوٹ اور ایکا ہے خار و ہغین
طالب آملی

زخال گوشۂ ابروئے یار می ترسم | ازین ستارہ دنبالہ دار می ترسم
داغ
صائب

پروانہ و شمع

خدنگ نظر جنوری ۱۹۰۳ء مین میری ایک نظم "شمع مزار" شایع ہوئی تھی جسکے یہ دو شعر

کیا تجکو یاد آے ترے کشتگان ناز؟ … جان دادگان پاک نظر اور پاکباز؟
بیٹھی ہے اون کی فاتحہ خوانیکی واسطے؟ … تو رو رہی ہے اونکی جوانی کے واسطے؟

وضاحت کا ایک بڑا پہلو دبائے ہوئے تھے اور ایک مضمون جداگانہ کے محتاج تھے جسکو مین اسوقت پورا کرتا ہون۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ نہ اسوقت میرے سامنے پروانون کی جلی بھنی نعشون کا انبار ہے نہ کوئی شمع ابتکے سوگ مین پرغم ہے ٹھیک دوپہر کا وقت ہے۔ نہ مین عاشقانہ شاعری کا اس حد تک مخالف ورنہ شعرا کی شان مین ضمناً گستاخی میرا مقصود ہے۔ ذیل کی نظم کو ناظرین محض مزاقیہ نظم سمجھین اور اس خادم الشعرا کے خیالات پر کوئی راے قایم کرنیمین غلطی نکرین

نادر

اے شمع بزم اے ہنر آموز رزم عشق … ہے تیری ذات سے نسق و نظم بزم عشق
ہے سازو برگ حسن تری کائنات سے … نشو و نماے عشق ہے تیری ہی ذات سے
اعلےٰ ترین شگوفہ ہے دنیا مین تیری ذات … مہکی ہوئی ہے بو سے تری نصف کائنات
پہونچی تری مہک جو ہمارے دماغ مین … آنکلے ہم بھی سیر کنان تیرے باغ مین
لیکن بتا تو تجھکو یہ کیا ہے کار ہو سکوت … کیا سوچتی ہے مسئلہ حی لا یموت؟
کیا یاد آے تجکو ترے کشتگان ناز؟ … جاندادگان پاک نظر اور پاکباز؟
بیٹھی ہے اون کی فاتحہ خوانی کی واسطے؟ … تو رو رہی ہے اون کی جوانی کی واسطے؟
اے شمع تیرے واسطے ہو اس کا ملال کیون … تیری جبین پہ ہے عرق انفعال کیون؟
مرنا نہین ہے ابتدا ہے انتہاے عشق … جلنا نہین ہے بلکہ یہی ہے سزاے عشق

فرہاد و قیس سب یہ پتنگے کہ ہر سے گئے ؟ — شمع جمال یار پہ جل جل کے مر گئے

عشاق کی حیات یہی ہے قضا یہی — رسوائے عشق کی ہے ازل سے سزا یہی

عاشق خود ایک روگ ہے معشوق کیلیے — انکو کہان ہے موت سب ان کا فریب ہے

مرنا ہی کون عشق مین ہے موت ہی کہان — ہان ہان یہ عاشقون کی ہین سب دھوکہ بازیان

مرتے ہین اور مر نہین سکتے فراق مین — کھولے پڑے ہین آنکھ کہ ہین اشتیاق مین

اک بیقرار دل ہے تو اتنا عزیز ہے — گویا بڑی متاع بڑی کوئی چیز ہے

بیٹھے تو ہین کلیجے مین اپنے چھپائے دل — اک غل ہے ایک شور مچا ہے کہ ہائے دل

نالان ہین دل سے دلکے نہونیکا غم بھی ہے — شوق ستم بھی شکوۂ جور و ستم بھی ہے

اکبار آکے جمگئے ڈیوڑھی مین صبح کو — اوٹھتے نہین ہین اب کہ میرا دل لیا ہے دو

پھر کیا مجال ہے کوئی اندر قدم رکھے — جو اوس گلی مین ہوکے چلے وہ رقیب ہے

اغیار اور اونپہ وہ بہتان کہ الامان — اتنی سی بات اوسپہ وہ طوفان کہ الامان

سو بار کان دھر کے سنو ماجرائے دل — اوسپر گلہ کہ سن نہ لیا مدعائے دل

اب تک یہی نہ صاف کھلا کیا ہے مدعا — آخر ہے لفظ وصل سے انکی مراد کیا

گھیرے کھڑے ہین راہ مین پایا جہان کہین — نظارہ بازیان ہین فقط اور کچھ نہین

اچھا کسیکا حسن جہان سوز ہی تو ہے — کیون دیکھے کوئی آنکھین ہی اپنی نہ پھوڑ لے

رکھین تو دلمین حسرت نظارۂ مزید — اوسپر کلام یہ کہ نہین ہمکو تاب دید

کسکا وصال اور کہان کا پیام وصل — بس لذت نگاہ کا رکھا ہے نام وصل

کچھ اور مشغلہ نہ سہی عاشقی سہی — بیکار ہی تو بیٹھے ہین اچھا یہی سہی

رسوائیان کسی کی ہون ان کی بلا سے ہون — انکو تو دل لگی ہے یہ چاہین خدا سے ہون

سو عیب ایک بات مین پیدا کرین یہ لوگ — ساتھ اپنے دوسرے کو بھی رسوا کرین یہ لوگ

کوئی تمیز کوئی سمجھ کوئی ڈھب نہین — انکو کسیکا پاس کسیکا ادب نہین

ہر ایک سے چھڑی ہوئی ہے داستان وصل
تہذیب یہ کہ فخر ہے ان کو بیان وصل

سب کچھ دبی زبان سے کہا اور کچھ نہین
واسوخت لکھ کے پھینکدیا اور کچھ نہین

کیا اوٹھ رہا - ہوئی نہین کیا کیا فضیحتی
یہ پاک حسن جسکی یہ تھکا فضیحتی

اے شمع کس خیال مین ہے قتل عام کر
پروانون کا ملال نہ کر اپنا کام کر

خس کم جہان پاک یہ ہنگامہ جائے تو
اچھا ہوا مرے کہ ترے کام آئے تو

خوش آن کہ در وفائے بتان از جہان گذشت
زین بوستان برائے دل دوستان گذشت

دریا کو ندیکھ اوسکی روانی کو دیکھ
نیسان کو نہین گہر فشانی کو دیکھ

میرا منہ دیکھتا ہے تو اے سامع
مجھکو نہین میری خوش بیانی کو دیکھ

نادر علی خان نادر کاکوروی

چشم جانان

باز ہر چشم خندہ ہم آغوشش کردہ
بادام تلخ را چہ شکر پوش کردہ

کیفیت چشم اوسکی مجھے یاد ہے سالک
ساغر کو میرے ہاتھ سے لیجو کہ چلا مین
صاحب

تا چشم پر خمارش واشد ز خواب نیمے
از دست فتنہ افتاد جام شراب نیمے
سودا

یہ جو چشم پر آب ہین دونون
ایک خانہ خراب ہین دونون
بیدل

ایک سب آگ ایک سب پانی
دیدہ و دل عذاب ہین دونون
میر

تا بہ چشم تو سرمہ رہ کردہ است
خانۂ مردمان سیہ کردہ است

پیش تو کردہ ام عیان حال تباہ خویش را
تا تو نصیحتے کنی چشم سیاہ خویش را
جامی

اگر خون دو عالم را بریزد
ہمین بس عذر چشم او کہ مست است
نظامی

مخلص کاشی

حضور نظام

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت

یون تو دنیا مین ایک حکمران کو دوسرے حکمران سے کسی خاص قسم کا تعلق یا خصوصیت ہوا ہی کرتی ہے مگر اعلی حضرت حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہٗ کو حکومت انگریزی سے جو خاص خصوصیت حاصل ہے شاید اوسکی نظیر صفحہ روزگار پر کہین نہ مل سکے۔ اس اتحاد کی ابتدا جو اپنی آپ نظیر ہے ۱۷۶۶ء سے ہوتی ہے یہ وہ زمانہ ہے جب انگریزی کمپنی عالم شیر خوارگی مین ساحل مدراس پر ہاتھہ پیر مار رہی تھی اور فرانسیسی درندے اور میسور کا شیر غران اس تاک مین لگا ہوا تھا کہ اسکا عمر طبعی تک پہونچنے سے قبل ہی خاتمہ کردے اور اوس ہونہار طفل کی ان آرزون اور مقاصد کو خاک مین ملادے جو اوسکے منچلے دل مین جوش زن ہو ہو کے تخت و تاج کی ہوس پیدا کر رہے تھے اور ایک حد تک فرانسیسی بھیڑئے نے اپنے مقاصد مین کامیابی حاصل کر ہی لی تھی کہ حضور نظام کے پرزور ہاتھہ نے اوسکے منہہ سے لقمہ نکال لیا اور اسطرح سے اوس نونہال باغ رعنائی کی پرداخت کی کہ تھوڑے ہی عرصہ مین وہ مرد میدان ہوکے اوس سفاک بھیڑئے اور شیر درندہ سے انتقام لینے کے قابل ہوگیا اور پھر اوسی سرپرست کی تھوڑی سی شہ پاکے اون غنیمون کو خاک و خون مین ملاکے نیست و نابود کردیا جو تھوڑا عرصہ قبل اوسکی جان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور اپنی چشم حسد بین سے اوسکو پھلتا پھولتا دیکھنا کسی طور سے گوارا نہین کرتے تھے اسلیئے حکومت انگریزی اپنے اوس قدیم محسن اور وفادار دوست کی جسقدر قدر و منزلت کرے وہ کم ہے اور جہان تک اسکی دوستی پر فخر و مباہات کرے وہ بجا ہے۔

گو ان واقعات اور حالات سے تاریخون کے صفحے کے صفحے معمور پڑے ہین۔ لیکن بقول

حالیؔ ذکر حبیب کم نہین وصل حبیب سے۔ ہم پھر انکا اعادہ کرکے اون لوگون کے سامنے جنہون نے تاریخ ہندو دکن کی سیر کی ہے بطور قند مکرر اور اپنے ناواقف ناظرین کے ملاحظہ مین بطور ہدیہ نو اون چند مواقع کے حالات پیش کرتے ہین - جب حکومت آصفیہ نے اپنے قوی ہاتھون سے بزور شمشیر انگریزی حکومت کے استحکام مین مدد کی اور جب ظاہری حالات سے اوسکی حکومت نہایت متزلزل اور نازک حالت مین آگئی تو اپنی قوت بازو سے اوس آئی ہوئی بلائے ناگہانی کو ٹالکے اوسکی بنیاد مضبوط و مستحکم پایہ پر ایسی قایم کرادی جہان تک اوسکے بدخواہون کی نگاہ بدبین پہونچ نہ سکے -

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ جب شاہنشاہ فرخ سیر اپنے انگریز طبیب مسٹر ہملٹن کے معالجات سے صحت یاب ہوئے تو اونہون نے چاہا کہ بطرز شاہان مشرقیہ اپنے طبیب کو زر و جواہر سے مالامال کرکے احتیاج سے فارغ البال کردین۔ لیکن اس قوم کے فدائی نے اون چمکتے ہوئے زر و جواہر پر جن پر چشم فلک کو بھی رشک ہوتا نظر تک نہ کی اور قومی فایدہ کو ذاتی اغراض پر مقدم کرکے حضرت اقدس و اعلی مین یہ استدعا کی کہ بالعوض اس شاہانہ عطیہ کے میرے ہم قومونکو بندرگاہ پر تجارت کرنے کی اجازت فرمائی جائے - ہماری قوم کے اعلی و ادنی چونکہ و اما السائل فلا تنہر کے ارشاد وافی ہدایہ کو ہمیشہ سے اپنا شعار جانتے رہے ہین - اور شاہانہ مشرقیہ کی طرف تو لفظ نہ نہین منسوب کرنا جرم کی حد تک پہونچتا ہے اسلیے اوس بادشاہ فلک جاہ نے فوراً انگریزی قوم کو تجارت کرنیکی اجازت دیدی اور اس وقت سے پھر دوبارہ کمپنی کے کارخانجات قایم ہوگئے

جب اون خصایل و عادات نے جو ہمیشہ سلطنتون کی بربادی اور قومون کی تباہی کا باعث ہوا کی ہین سلطنت مغلیہ کو آفتاب لب بام کردیا اور یادگار خاندان تیمور تخت شاہ جہانی پر بادشاہ بے سپاہ و ملک بے رعیت کی حیثیت سے برائے نام قایم رہگیا تو ہندوستان مین طوائف الملوکی کا ہر طرف نقارہ بجنے لگا اور چھوٹے سے چھوٹے دلون مین جو کبھی شاد

ہمجاہ کے تاج کی طرف نظر بھر کے دیکھنے کی جرارت نہ کر سکتے تھے اوس تاج کو زیب سر کرنیکی ہوس پیدا ہوئی۔ فرانسیسیون نے بھی اسی زمانہ مین بعض درباریون مین رسوخ پیدا کر لیا اور اپنی سازشون مین ہمہ تن سرگرم ہو گئے۔

انگریزی کمپنی حسب اجازت مذکورہ بالا بندرگاہ مدراس پر اپنے کاروبار تجارت مین مصروف تھی کہ ناگہان فرانسیسیون کی غائبانہ حکمت عملی سے معرض خطر مین آ گئی اور بظاہر حالات اب اوسکے قدم ٹکنے کا سہارا باقی نہ رہا تھا کہ حضور نظام کی توجہ سے پھر اوسکے پیر جم گئے۔

کرنل ہیسٹنگز فریزر اپنی کتاب "ہمارے وفادار دوست نظام" کے صفحہ ۲۳ پر اس واقعہ کا یون ذکر کرتے ہین :-

"بندرگاہ کے انگریزی کارخانہ جات کے منیجر ایک عرصہ سے صوبہ دار کی گورمنٹ کے چھوٹے بڑے عہدہ دارون سے فرانسیسیون کے مقابلہ مین اپنے مقاصد کے حصول کیلئے سازشین کر رہے تھے مگر یہ کسی طور سے نہین معلوم ہوتا کہ ۱۷۴۸ء سے قبل کبھی انکو صوبہ دار کی بارگاہ مین براہ راست باریابی حاصل کرنے کے لیئے کامیابی ہوئی ہو۔ اس زمانہ مین جب آصف جاہ کرناٹک مین اپنے نائب انورالدین کو چھوڑ کے اورنگ آباد واپس ہوئے مدراس فرانسیسیون کے ہاتھ مین آ گیا جنکی کامیابیان بندرگاہ پر انگریزی مقاصد کی کامل بربادی کا خطرہ پیدا کر رہی تھین۔ انکے شریک انورالدین نے انکی امداد کی التجاؤن کی طرف سے بالکل کان مین تیل ڈال لیا تھا۔

اس نازک موقع پر کاموڈور گریفن نے جو ہمارے بحری بیڑہ متعینہ ساحل کا کمانڈنگ اور فورٹ سینٹ جارج کا گورنر تھا۔ خود آصف جاہ کی خدمت مین دو خطوط مورخہ ۷ مارچ ۱۷۴۸ء روانہ کئے اور اپنے بادشاہ کا واسطہ دیکے یہ التجا کی کہ نواب (انورالدین) کو گذشتہ معاملات کی طرف توجہ دلائی جائے اور خود مداخلت فرما کے جہان تک ممکن ہو ہمکو اپنی حالت اصلی پر پہونچا دیا جائے اور جو کچھ ہم سے غیر واجبی طور پر چھین لیا گیا ہے وہ

مسترد کرا دیا جائے۔

اس عرضی پر آصف جاہ نے عنایت آمیز توجہ کی۔ انورالدین کے نام ضروری احکام صادر ہوئے کہ فرانسیسیون کی سرکوبی کیجائے اور ہز میجسٹی (شاہنشاہ دہلی) کے بندرگاہ کا شہر چھین لیا جائے۔ اور انگریزون کے حقوق دلائے جائین۔ ان احکام کو عملاً ظہور مین لانے کی غرض سے انورالدین نے ایک جماعت سوارون کی خاص اپنے فرزند کے زیر حکم واپسی مدراس کے لیئے متعین کی اور اگرچہ فرانسیسیون کی جراءت کے باعث اسکو کوشش مین کامیابی نہین ہوئی۔ لیکن اونکو (فرانسیسیون کو) بعجلت تمام ارکاٹ مجبوراً واپس ہونا پڑا۔

اس اثنا مین نواب چین قلیچ خان نظام الملک آصف جاہ اول بانی مملکت آصفیہ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور اس دارنا پائدار سے مرہٹون کی بیخ کنی کرکے اور سلطنت اسلام کو پھر سرسبز و شاداب دیکھنے کی آرزو لیئے ہوئے رخصت ہوئے اور انکے اخلاف مین جانشینی کا وہی مناقشہ اوٹھ کھڑا ہوا۔ جس نے سلطنت دہلی کی جڑ ہلا دی تھی اور باہم اون مین معرکہ جدال و قتال گرم ہوا جو ایک دوسرے پر جان کے فدا کرنے والے عزیز از جان عضد الاخوان تھے۔ اس وقت اون لوگون کی بن آئی جو ہمیشہ ایسے ہی مواقع کی گھات مین لگے ہوئے اپنی کامیابیون کا راستہ دیکھا کرتے ہین۔ اس موقع کو غنیمت سمجھ کے ایک سمت فرانسیسیون نے اختیار کی اور دوسرے فریق کے ساتھ انگریزی کمپنی ہوگئی اور یہ پہلا ہی موقعہ ہے جب صلح کل اور تجارت پیشہ کمپنی فوجی صورت مین نمایان ہوئی۔

(باقی آئندہ)

سید افضل حسین

زبان طفل اشک من بہ خون شد کہ اوفتاد دوشش از دریچہ دل وامشب ز بام چشم

عرفی

رخصت اے بزم جہان!

رخصت اے بزم جہان سوئے وطن جاتا ہون مین
آہ! اس آباد ویرانے مین گھبراتا ہون مین!

بسکہ مین افسردہ دل ہون درخور محفل نہین
تو مرے قابل نہین ہے مین ترے قابل نہین!

قید ہے دربار سلطان و شبستان وزیر
توڑ کر نکلے گا زنجیر طلائی کا اسیر

زخم پیکان ہے نگاہ چشم تو دولت مجھے
ہے ترے عجز خوشامد زادہ سے نفرت مجھے

گو بڑی لذت تری ہنگامہ آرائی مین ہے
اجنبیت سی مگر تیری شناسائی مین ہے!

مدتون تیرے خود آراؤن سے ہم صحبت رہا
مدتون بے تاب موج بحر کی صورت رہا

مدتون بیٹھا ترے ہنگامہ عشرت مین مین
روشنی کی جستجو کرتا رہا ظلمت مین مین!

مدتون ڈھونڈا کیا نظارہ گل خار مین
آہ! وہ یوسف نہ ہاتھ آیا ترے بازار مین

مدتون ضبط تکلم سے ستم سہتا رہا
اشک کی صورت مین اپنا حال دل کہتا رہا!

اب مگر بار خموشی مین اٹھا سکتا نہین
آئینہ مشرب ہون راز اپنا چھپا سکتا نہین

چشم حیران ڈھونڈتی اب اور نظارے کو ہے
آرزو ساحل کی مجھ طوفان کے مارے کو ہے!

چھوڑ کر مانند بو تیرا چمن جاتا ہون مین
رخصت اے بزم جہان سوئے وطن جاتا ہون مین

گھر بنایا ہے سکوت دامن کہسار مین
آہ! یہ لذت کہان موسیقی گفتار مین!

ہم نشین نرگس شہلا رفیق گل ہون مین!
ہے چمن میرا وطن ہمسایہ بلبل ہون مین

شام کو آواز چشمون کی سلاتی ہے مجھے!
صبح فرش سبز سے کوئل جگاتی ہے مجھے!

مل کے رہتی ہین تہ دامان دریا مچھلیان
یعنی وہ چاندی کے طائر بے پر و بے آشیان

مل کے اڑتے مل کے گاتے ہین گلستان کے طیور
خیمہ زن انسان ہین شہرون مین ویرانون سے دور

باغ عالم مین ہے سب کو محفل آرائی پسند
ہے دل شاعر کو لیکن کنج تنہائی پسند

ہے جنون مجھکو کہ گھبراتا ہون آبادی مین مین — ڈھونڈتا پھرتا ہون کسکو کوہ کی وادی مین مین؟
شوق کسکا سبزہ زارون مین پھراتا ہے مجھے؟ — اور چشمون کے کنارون پر سلاتا ہے مجھے؟
کوہ کے دامن مین کیا بے مدعا پھرتا ہون مین — کیا مصاف زندگی سے بھاگتا پھرتا ہون مین
طعنہ زن ہے تو کہ شیدا کنج عزلت کا ہون مین — دیکھ اے غافل! پیامی بزم قدرت کا ہون مین
ہم وطن شمشاد کا قمری کا مین ہمراز ہون! — اس چمن کی خامشی مین گوش بر آواز ہون!
کچھ جو سنتا ہون تو اورون کو سنانے کے لیے — دیکھتا ہون کچھ تو اورون کو دکھانے کے لیے
عاشق عزلت ہے دل نازان ہون اپنے گھر پہ مین — خندہ زن ہون مسند دارا و اسکندر پہ مین!
لیٹنا زیر شجر رکھتا ہے جادو کا اثر — شام کے تارے پہ جب پڑتی ہو رہ رہ کر نظر

علم کے حیرت کدہ مین ہے کہان اسکی نمود
گل کی پتی مین نظر آتا ہے راز ہست و بود

اقبال

ارمغان فرنگ - سید محمد ضامن صاحب کنتوری نے جو اس وقت دولت آصفیہ کے محکمہ تعلیمات مین ملازم ہین مشاہیر شعرائے یورپ کی چیدہ چیدہ نظمون کا اردو ترجمہ کر کے سوا سو صفحہ کی ایک کتاب ارمغان فرنگ کے پسندیدہ نام سے شایع کی ہے جسکا ایک نسخہ اونہون نے ہمارے پاس بھی بھیجا ہے اس کتاب کے اوراق سے سید محمد ضامن صاحب کی طبیعت کی روانی اور پختہ کلامی کا جابجا پتہ چلتا ہے اور اردو شاعری کو اونکا ممنون ہونا چاہیئے کہ ایک غیر زبان کے شاعرانہ خیالات کو اونہون نے عمدگی کے ساتھ اردو کا لباس پہنا دیا نظم کا نظم مین صحیح ترجمہ کرنا ایک نہایت مشکل کام ہے اور چونکہ ہمکو بھی اس قسم کی طبع آزمائی کا اتفاق اکثر پیش آیا ہے لہذا ہم سید محمد ضامن صاحب کی بعض نظمون کا اصل سے مقابلہ کرنے کے بعد اونکی قابلیت کی قدر اور اون کی کتاب کی سفارش کئے بغیر نہین رہ سکتے جو بارہ آنہ مین سید افضل حسین صاحب (کہنہ گوشہ محل حیدر آباد دکن) سے مل سکتی ہے

تزک جہانگیری
اور
جہانگیر
(۳)

ملک کا دورہ | جہانگیر کی بیدار مغزی اور بالغ نظری کی بڑی شہادت اوس کی ملکی سیر و سیاحت سے ملتی ہے سلاطین تیموریہ عموماً ملک کا دورہ کیا کرتے تھے۔ آج بھی ہندوستان کے نائبان سلطنت سال کا بڑا حصہ اس مشغلہ مین صرف کرتے ہین لیکن دورہ کی غرضین مختلف ہوتی ہین۔ ایشیائی سلاطین کے تفریح و سیر کے جہان اور سیکڑون مشغلے تھے۔ ایک یہ بھی تھا۔ آج بھی نائبان سلطنت کے دورے بظاہر شان و شوکت کے اظہار اور رؤسا و عام رعایا سے اڈریس لینے کے سوا اور کوئی نتیجہ نہین رکھتے[۵] لیکن جہانگیر کے دورے ایک خاص خصوصیت رکھتے ہین۔ ممکن ہے کہ اکبر۔ شاہجہان۔ عالمگیر کی سیاحت مین بھی یہ خصوصیت پائی جاتی ہو۔ لیکن چونکہ خود ان تاجدارون نے اپنا کوئی روزنامچہ نہین لکھا۔ نہ اور مورخون کے بیان مین کافی تفصیل ملتی ہے۔ اسلیئے ہم جہانگیر سے ان کا مقابلہ نہین کرسکتے۔

کسی ملک مین اگر ایک مورخ۔ ایک جغرافیہ دان۔ ایک عالم طبعیات۔ ایک مدبر ملک۔ ایک شاعر کا گذر ہو تو ہر ایک کی سیر و ملاحظہ کی مختلف حیثیتین ہونگی۔ ایک مورخ جن باتونکو اپنی یادداشت کی کتاب مین نوٹ کریگا عالم طبعیات کو اوس سے سروکار نہ ہوگا۔ مدبر ملک جن حالات کو ڈھونڈیگا شاعر کو اس سے غرض نہ ہوگی لیکن عجب بات ہے کہ جہانگیر ملک کی سیاحت کے وقت مورخ جغرافیہ نگار۔ عالم طبعیات۔ مدبر اور شاعر سب کچھ نظر آتا ہے۔

---

۵ ملاحظہ ہو حاشیہ صفحہ ۲۸

اگرچہ اس دعوے کے ثبوت کے لیئے اس بات کی ضرورت تھی کہ مختلف ممالک کے متعلق تزک جہانگیری کے اقتباسات درج کیئے جاتے لیکن چونکہ اس مختصر مضمون مین اسکی سمائی نہین اسیلیئے ہم صرف کشمیر کے متعلق اس کتاب کے ایک آدھ صفحہ کا بعینہ ترجمہ کرتے ہین

مختصر تاریخ

وہ لکھتا ہے کہ کشمیر کا عرض خط استواء سے ۳۵ درجہ اور طول جزائر سفید سے ۱۰۵ درجہ ہے قدیم زمانہ سے یہ ملک راجاؤن کے تصرف مین چلا آتا تھا جنکی حکومت کی مجموعی مدت ۴ ہزار سال ہے۔ چنانچہ ان راجاؤن کے نام اور حالات کی تفصیل راجہ ترنگ کی تاریخ مین ملسکتی ہے جس کا ترجمہ عرش آشیانی (اکبرشاہ) کے حکم سے ہندی زبان سے فارسی مین کیا گیا ہے۔ ۷۱۲ھ مین یہ اسلام کے قبضہ مین آیا اور ۲۸۲ برس کی مدت مین یہان ۳۲ حکمرانون نے حکومت کی۔ ۹۹۴ھ مین حضرت عرش آشیانی نے اسکو فتح کیا اس زمانہ سے ابتک اس خاندان کے قبضہ مین ہے۔

حدود

کشمیر کی سرحد طول مین کوتل بہلولپاس سے قروزتک ۵۶ میل جہانگیری ہے اور عرض ۲۷ میل سے زیادہ اور دس سے کم نہین۔ ابوالفضل نے اکبرنامہ مین تخمینہ سے لکھا ہے کہ اس کا طول دریائے کشن گنگا سے قروزتک ۱۲۰ میل ہے اور عرض دس

ابوالفضل کی غلطی کی اصلاح

میل سے کم اور ۲۵ سے زیادہ نہین" مین نے تحقیق کے لحاظ سے چند ماہران فن کو حکم دیا کہ پیمایش کرکے حقیقت حال عرض کرین۔ معلوم ہوا کہ ابوالفضل نے جسکو ۱۲۰ میل لکھا ہے وہ صرف ۶۷ میل ہے۔

"چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر ملک کی سرحد وہان تک خیال کیجاتی ہے جہان تک اوس ملک کی زبان بولی جاتی ہے۔ اسیلیئے کشمیر کی سرحد بہلولپاس سے قرار دی گئی جو کشن گنگا سے ۱۱ میل اسطرف ہے اس حساب سے صرف ۵۶ میل ہوے۔ عرض مین البتہ صرف ۲ میل کا فرق نکلا۔

میل کی تحقیق

"میرے زمانہ مین میل کی مقدار عرش آشیانی کی مقرر کردہ مقدار کے موافق ہے یعنی

ہر میل ۵ ہزار گز کا ہوتا ہے اور ہر گز دو شرعی گز کے برابر اور شرعی گز ۲۴ انگل کا ہوتا ہے -
چنانچہ جہاں میل کا لفظ آئے یہی مقدار مراد ہے -

شہر کا نقشہ | اور کشمیر کے شہر کا نام سری نگر ہے اور دریائے بھٹ بیچ شہر مین سے ہو کر گذرتا ہے - اسکے سرچشمہ کا نام ویرناگ ہے جو شہر سے ۴۱ میل پر جنوب کی جانب واقع ہے میرے حکم سے اس سرچشمہ پر ایک باغ اور عمارت طیار کی گئی ہے - شہر مین چار پل پتھر اور لکڑی کے نہایت مضبوط ہین - لوگ انھی پلون پر سے آتے جاتے ہین - پل کو کشمیری زبان مین کدل کہتے ہین - شہر مین ایک بڑی عظیم الشان مسجد ہے جسکو سلطان سکندر نے ۷۹۵ھ مین تعمیر کرایا تھا - چند روز کے بعد وہ جل گئی - پھر سلطان حسین نے از سر نو تعمیر کی لیکن عمارت تمام نہین ہونے پائی تھی کہ سلطان حسین کا انتقال ہوگیا - ۹۰۹ھ مین سلطان حسین کے وزیر ابراہیم باکری نے اس کی تکمیل کی - اُس وقت سے آج تک کہ ۱۲۰ برس ہوئے اپنی حالت پر قایم ہے -

محراب سے شرقی دیوار تک ۱۴۵ گز ہے - اور عرض ۱۴۴ گز ہے - چار محراب ہین اور دونون طرف ایوان اور عالی شان ستون ہین جن پر نہایت اعلیٰ درجہ کی نقاشی اور صنعت کاری ہے - سچ یہ ہے کہ فرمانروایان کشمیر کی اس سے بڑھکر کوئی یادگار نہین - . . . . . لوگون کی آمدورفت و باربرداری کا مدار کشتیون پر ہے - شہر اور مضافات مین ۵۷۰۰ کشتیان اور سات ہزار چار سو ملاح ہین -

کشمیر کا ملک ۳۸ پرگنون مین منقسم ہے بالائی حصّہ کو امراج اور نشیبی کو کامراج کہتے ہین"

(اسکے بعد مالگزاری کی تفصیل لکھی ہے)

کشمیر کی بہار آرائی | اور کشمیر ایک باغ ہمیشہ بہار یا ایک قلعہ آہنین حصار ہے - بادشاہون کے لئے ایک عشرت افزا باغ ہے اور فقرا کے لئے ایک پر لطف خلوتکدہ - سرسبز باغون اور

فرحت افزا آبشارون اور چشمون کا شمار نہین ہوسکتا - جہان تک نظر کام کرتی ہے - سبزہ اور آب روان نظر آتا ہے - گلاب - بنفشہ - نرگس خودرو اور طرح طرح کے پھول اسقدر پیدا ہوتے ہین کہ ان کا اندازہ نہین ہوسکتا - بہار کے زمانہ مین کوہ و دشت گونا گون شگوفون سے پٹ جاتے ہین - اور در و دیوار بام و سرا لالہ کے پھولون سے چراغان بن جاتے ہین -

شدہ جلوہ گر نازنینان باغ	رخ آراستہ ہریکے چون چراغ
شدہ مشکبو غنچہ در زیر پوست	چو تعویذ مشکین بہ بازوے دوست
بہر چشمہ منقار بط آب گیر	چو مقراض زرین بہ قطع حریر
بساط گل و سبزہ گلشن شدہ	چراغ گل از باد روشن شدہ
بنفشہ سر زلف را خم زدہ	گرہ در دل غنچہ محکم زدہ

(باقی آیندہ) شبلی نعمانی

(ب - نوٹ متعلقہ صفحہ ۳۵) لیکن ہمارے موجودہ وایسراے حضور لارڈ کرزن اس سے مستثنےٰ ہین حضور ممدوح نے بتاریخ ۱۸ فروری ۱۹۰۴ء جو تقریر ڈاکہ مین فرمائی اسکے یہ چند فقرے ہمکو نہین بھولتے ہ "جب سے میرا ہندوستان آنا ہوا ہے مین نے کبھی اڈریسون پر اس حیثیت سے نظر نہین ڈالی کہ گویا وہ رسمی طور پر شاہنشاہ کے نائب کی مدح مین لکھے گئے ہین - اڈریسون کی نسبت میرا ہمیشہ سے یہ خیال ہے کہ انکے ذریعہ سے رعایا کو جسکی رسائی حاکم وقت تک بہت کم ہوسکتی ہے - یہ موقع ملتا ہے کہ حاکم کی خدمت مین اپنے خیالات کو مناسب حدود کے اندر پیش کرسکے "

تقلید کا اثر اقوام کے نشوونما پر

یہ مسئلہ کہ قومین بنتی کس طور پر ہین۔ بالفاظ دیگر یہ مسئلہ کہ قومین موجودہ حالت پر کس طرح پہونچین اور زمانہ قدیم مین اون کی ساخت و ترکیب کس طریقہ پر عمل مین آئی۔ اوس وقت تک حل نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ اسکو دو جداگانہ حصون مین تقسیم نہ کیا جائے۔ اول یہ کہ وہ کیا اسباب ہین جو حبشی یا یورپین یا سرخ رنگ والی نسلون کو اون کی خصوصیات مخصوصہ کے لحاظ سے قومیت کے درجہ کو پہونچاتی ہین۔ دوم یہ کہ وہ کیا بواعث ہین۔ جو حقیقت مین امتیازات یا خصوصیات کی محرک ہوتے ہین مثلاً وہ امتیازات جنھون نے اسپارٹا اور ایتھنز یا اسکاٹ لینڈ اور انگلستان کے باشندونکو ایک دوسرے سے متمیز کیا ہے۔ جن براہین و دلایل سے اس مضمون مین کام لیا جائیگا اگر وہ درست ثابت ہون تو یہ حالت موجودہ اقوام دو بڑی قوتون کے عمل کا ماحصل ہین۔ ایک وہ قوت جسکے سانچہ مین نسلین ڈھلتی ہین۔ یہ قوت خواہ اس کی ماہیت کچھ بھی ہو زمانہ قدیم مین عمل کر چکی۔ اب معطل ہے دوسری قوت جسکو اس کے صحیح معنون مین ساخت و ترکیب اقوام کی علت اصلی کہا جا سکتا ہے۔ اب بھی اوسی طرح کام کر رہی ہے جسطرح زمانہ قدیم مین کرتی تھی اور اس کی استعداد تخلیق مین کسی طرح کا فرق نہین آیا۔

جن مہتم بالشان اسباب نے قومون کو بنایا ہے اور اب تک بنا رہے ہین اون پر سب سے زیادہ تیز روشنی وہ چھوٹے چھوٹے اسباب ڈالتے ہین۔ جن کا کام قومون مین تغیر اور انقلاب پیدا کرنا ہے۔ نسلاً بعد نسل جس طریقہ پر اقوام مین تغیر پیدا ہوتا رہتا ہے اوسکو ارباب نظر استعجاب کے بغیر نہین دیکھ سکتے اور یہ تغیر التزاماً ایسی حالت مین واقع ہوتا ہے جبکہ اسکے وقوع کے لیے کوئی وجہ موجہ موجود نہین ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوسائٹی پر دفعتہً کسی مخفی اثر کا جادو چل جاتا ہے جسکی حقیقت ہمکو پوری طرح سے معلوم نہین۔ انگلستان کی تاریخ اٹھا کر دیکھو تو ملکہ الزبتھ اور ملکہ

این کے زمانون مین ایک اختلاف عظیم پاؤ گے - خارجی و مادی تبدیلی اس عرصہ مین ایسی
کوئی نہین ہوئی جو قابل توجہ ہو لیکن قومی تغیر اتنا بڑا ہے کہ اوسکی تفصیل کے لیے ورق کے
ورق چاہئین - ملکہ این کے زمانہ مین بمقابلہ عہد ملکہ الزبتھ انگلستان کی طبعی حالت بہت کم بدلی
ایجادات و اکتشافات بہت کم ظہور مین آئے لیکن باشندون کی مجموعی حالت مین زمین آسمان کا
فرق نظر آتا ہے۔ بیکن سے اڈیسن اور شکسپیر سے پوپ تک آتے ہوئے ہمکو ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ گویا ہم ایک نئی دنیا مین داخل ہو گئے -

لٹریچر کے اعتبار سے جو تغیرات اقوام مین واقع ہوتے ہین اور جس طریقہ پر ہوتے ہین اونکا
ذکر اس ضمن مین خصوصیت کے ساتھ کیا جائیگا کیونکہ صحیفۂ حیات کے مقابلہ مین لٹریچر کی حدود
زیادہ معین اور زیادہ تنگ ہین اور بظاہر ہے کہ ایک کم پیمانہ کی چیز مین جو تبدیلیان واقع ہون گی
وہ کیفیت کے لحاظ سے اوسی قسم کی بڑے پیمانہ کی چیز کی تبدیلیون کے لئے مثال یا نمونہ کا کام
دے سکین گی - بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مصنف کو جسکا پایہ تحریر مین چندان بلند نہ تھا اور جسے اب
کوئی جانتا بھی نہین حسن اتفاق سے ایک ایسا موضوع سوجھ گیا جسکو پبلک نے پسند کرلیا۔ اس
پر اوس نے مضامین کا ایک تار باندہ دیا اور دوسرون نے اوسکے طرز تحریر کی تقلید کرکے اوسی
روش کے مضامین لکھنے شروع کیئے یہان تک کہ ناظرین اس طرز تحریر کے عادی ہوگئے اور دوسرے
مضامین کو خواہ وہ کسی پایہ کے کیون نہ ہون ناپسند کرنے لگے - جن لوگون کو یہ عام اور رایج الوقت
طرز ناپسند تھا اونھین مجبوراً دوسرے زمانون اور غیر ممالک کی تصانیف اپنی علمی خواہشین یہ کہہ کر
پوری کرنی پڑین کہ ہم ان آج کل کے مزخرفات اور ہزلیات کو ردی کی ٹوکری مین پھینک دینے
کے قابل سمجھتے ہین - لیکن اون کے اس کہنے سے کیا ہوتا تھا - پبلک کو جو چیز پسند آئی تھی
آچکی تھی -

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اخبار لندن ٹائمس کے بانی سے کسی نے پوچھا "کیون حضرت
اسکی کیا وجہ ہے کہ جتنے مضامین ٹائمس مین شایع ہوتے ہین سب کے سب ایک شخص کے

قلم کے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہین ؟" اس کا جواب مستفسر کو یہ ملا کہ "ہمارے اخبار کو ایک نہ ایک نہایت عمدہ مضمون لکھنے والا تو ہمیشہ مل ہی جاتا ہے - بس جس طرز پر وہ لکھتا ہے باقی سب مضمون نگار اوس کا تتبع کرتے ہین" اس مین ذرا شک نہین کہ بانی ٹائمس کا یہ جواب نہایت شافی تھا اور ہر اخبار پر جو طرز تحریر کے متعلق ایک خاص تجارتی علامت بلکہ یون کہیے کہ ایک ناقابل بیان وحدت و یکرنگی کا نقش ثبت ہو جاتا ہے اوسکی علت غائی یہی ہے - رسالہ "سیٹرڈے ریویو" کے طرز تحریر کے جو لوگ اب سے کچھ سال پہلے موجد ہوئے اور جسکا تتبع آج کے دن ایک نوخیز نسل کر رہی ہے اون کے نام شاید بڑی آسانی سے گنائے جاسکتے ہین لیکن ساتھ ہی یہ امر بھی مد نظر رکھنا چاہیئے کہ جب رسالہ کا طرز تحریر کسی خاص مذاق کے سانچہ مین ایک دفعہ ڈھل چکتا ہے تو پھر اوسکے قیام و تسلسل کا کفیل مضمون نگارون کا وہ میلان ہی نہین ہوتا جسے قدرت نے تتبع اور تقلید کی شکل مین ہماری طبیعتون مین ودیعت کیا ہے بلکہ ایک اس سے بھی زیادہ قوی اور جابرانہ خواہش جسکو ایڈیٹر رسالہ کی ذاتی اغراض سے تعلق ہوتا ہے - یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اڈیٹر اپنے پرچہ کے خریدارون کے لئے گویا ٹرسٹی کی خدمت انجام دیتا ہے اور پرچہ مین اونہی مضامین کو درج کرتا ہے جن کی نسبت اوسے یہ گمان ہوتا ہے کہ ناظرین کو پسند آئینگے - ایک رسالہ کے مستقل خریدار اوسی قسم کے مضامین پڑہنا چاہتے ہین - جسکے پڑہنے کے وہ عادی ہو چکے ہین - وہ پرچہ کے ہر نمبر مین ایک ہی طرح کے خیالات اور ایک ہی طرح کے الفاظ دیکھنا چاہتے ہین اور ایڈیٹر اپنا یہ فرض سمجھتا ہے کہ اوسکے ناظرین کی یہ خواہش پوری ہوتی رہے جو مضامین اس عام پسند معیار مین پورے اترتے ہین اونکو تو وہ پرچہ مین درج کرتا ہے اور باقی مضامین کو رد کر دیتا ہے - ایک موقت الشیوع پرچہ کے لیئے جو خدمت ایڈیٹر انجام دیتا ہے وہی خدمت کتب مین پبلک عام لٹریچر کے لئے انجام دیتی ہے - یعنی ایک طرز روش کی تصانیف کی سرپرستی کرتی ہے اور جو تصانیف اس طرز کی نہ ہون اوس کے ساتھ اعتنا نہین کرتی -

اس مین شک نہین کہ ہر زمانہ اور ہر ملک مین کسی خاص طرز کے لٹریچر کی ترجیح کی

کوئی نہ کوئی وجہ ضرور تھی گو کہ اوس وجہ کو ہم اب نہ بتا سکتے ہون کہ کیا تھی - اور اس مین
بھی شک نہین کہ عورتون کے لباس کی موجودہ وضع وتراش کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے
لیکن جسطرح لباس کے متعلق ہم جانتے ہین کہ آج کل ایک خاص وضع کے لباس کا اختیار کیا
جانا اکثر صورتون مین کسی اتفاقی سبب پر مبنی ہوتا ہے اسی طرح ایک خاص قسم کے لٹریچر کے
مرغوب الطبع ہونے کا باعث بھی زیادہ تر اتفاقات ہی قرار دیے جا سکتے ہین - پیرس کے درزی
خاتونان لندن سے جس وضع قطع کے سایون کی سفارش کرتے ہین - وہ کہین کارگاہ آسمانی
سے سل کر تو آتے نہین ہوتے - لیکن جب ایک دفعہ یہ بیبیان اس وضع خاص کا لباس پہننا
شروع کر دیتی ہین - پھر مجال کیا جو اوس مین سرمو فرق آجائے اور طرہ یہ ہے کہ چند کی دیکھا
دیکھی سب وہی لباس پہننے لگتی ہین - خواہ اونھین پسند آئے یا نہ آئے اس صورت مین جس
وضع کی ابتدا محض ایک اتفاقی تحریک کی بنا پر ہوئی تھی اوس مین تقلید وتتبع کی خواہش.
فوراً ایک رنگی پیدا کر دیتی ہے اور "وہ بھونڈا گون جو ہم نے پچھلے سال پہنا تھا" نام کو نظر نہین آتا
لٹریچر مین بھی فیشن اسی طرح بدلتے رہتے ہین اگرچہ لباس کی طرح اونکے تغیر کی محرک محض
اندھا دھند اور ناقابل فہم تقلید نہین ہوتی - ایک خاص مذاق علمی کی ابتدا ہمیشہ کسی معقول
وجہ کی بنا پر ہوتی ہے لیکن جب ایک دفعہ یہ مذاق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر لباس کے فیشن
کی طرح اسکی اشاعت بھی رک نہین سکتی - وہ لوگ بھی جو اس مذاق کی تصانیف کو نہین پڑھنا
چاہتے بے اختیار انھی کو پڑھتے ہین - کیونکہ تصانیف موجود ہین - اور دوسری قسم کی تصانیف
باسانی دستیاب نہین ہو سکتین - (باقی آئندہ)

(ماخوذ از کتاب "فزکس اینڈ پالیٹکس" مصنفہ والٹر بیجہاٹ) سید محفوظ علی

غازی بہ رہ شہادت اندر تگ و پوست | غافل کہ شہید عشق افضل تر ازوست
در راہ محبت این بدان کے مانند | کین کشتۂ دشمن است وآن کشتۂ دوست

سحابی استرابادی



ایس سلٹن جنباکے کمپونڈ فاسفورس پلز

یعنے

حبوب مقوی باہ

جو

عصا ہین پیر کو اور سیف ہین جوان کے لیئے

انگلستان کے نامور طبیب ڈاکٹر اسلٹن نے فاسفورس۔ فولاد۔ کوینن اور اسٹرکنیا (کچلہ) کے اجزا سے ترکیب دیکر تیار کی ہین۔ اِن چارون اجزا کے خواص علیحدہ علیحدہ طور پر تو سب کو معلوم ہی ہین کہ پہلا اعلیٰ درجہ کا مہیج باہ ہے۔ دوسرا مصفی خون۔ تیسرا زہریلے تپ کے مادون کا جسم سے خارج کرنے والا۔ اور چوتھا مقوی اعصاب لیکن ڈاکٹر سلٹن نے بہ اسلوب مناسب ان چارون کے امتزاج سے جو گولیان تیار کی ہین۔ وہ اپنے خواص کے لحاظ سے انسان کے بدن پر ایک حیرت انگیز اثر پیدا کرتی ہین۔ انکے استعمال سے نظام عصبی و شریانی و عضلاتی و انفعال دماغی و قواے حواس خمسہ ظاہری و باطنی قوی ہوجاتے ہین۔ حرارت غریزی بڑہ جاتی ہے۔ ہاضمہ درست رہتا ہے باہ کی زیادتی۔ انعاظ و انتشار کی کثرت۔ تولید و تغلیظ منی و امساک کے لئے بہت مفید ہین پیر و جوان دونون کو از سر نو راحت زندگی حاصل ہوتی ہے۔ دماغی محنت۔ کثرت جماع۔ جلق۔ جریان یا کسی اور وجہ سے اگر باہ مین کمی ہوجائے تو ان گولیون کا استعمال بے انتہا فائدہ کرتا ہے۔

ہر قسم کے بخار۔ صرع۔ درد عصبی۔ لاغری۔ رعشہ۔ کمزوری مثانہ۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد شقیقہ درد عصابہ وغیرہ وغیرہ کے لیئے اکسیر ہین۔ یہ گولیان نہایت صفائی سے خاص انگلینڈ مین تیار ہوئی ہین۔ قیمت فی شیشی جس مین ۲۵ گولیان ہوتی ہین ۲ معہ محصولڈاک ہے اور یکشت ایک درجن شیشی کے خریدارون سے ۱۶ لئے جائینگے۔ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی کے ہے جس شیشی پر علامت نشان (شیر و پہلوان کشتی کر رہے ہین) نہو اوسکو جعلی سمجھنا چاہیئے۔

المشتہر

یس لے۔ رزاق اینڈ کمپنی سول ایجنٹ فار انڈیا۔ ایس سلٹن پلز مینوفیکچرنگ کمپنی۔ چارکمان حیدرآباد دکن

مخزن

لاہور سے ہر انگریزی مہینے مین ایک بار شایع ہوتا ہے ملک کے مستند اور مشہور نامہ نگاروں کے علاوہ ایک معقول تعداد نئے اور ہونہار اہل قلم کی اسکی اعانت مین مصروف ہے رسالہ کا حجم ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر معہ سرورق چونسٹھ صفحہ کا ہے قیمت عمدہ و بیز کاغذ پر بلامحصول تین روپے اور دوم درجہ کے کاغذ پر دو روپے ہے محصولڈاک ہر دو صورت مین چھہ آنہ سالانہ ہے درخواست خریداری کے ساتھ پیشگی قیمت یا ویلیو پے ایبل کی اجازت آنی چاہیئے۔

المشتہر شیخ عبدالقادر مالک و ایڈیٹر مخزن لاہور

زمانہ

یہ علمی و اخلاقی مضامین نثر و نظم سے بھرا ہوا رسالہ بریلی سے ہر مہینے مین ایک بار شایع ہوتا ہے۔ اور بالفعل اسکا حجم ۵۰ صفحہ ہے قسم اول کی قیمت ۳ سالانہ اور قسم دوم کی قیمت ۲ سالانہ ہے ہر صورت مین رقم پیشگی لیجائیگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل منگانے پر بھیجا جا سکتا ہے درخواستین ذیل کے پتہ سے آنا چاہئین۔

المشتہر

داروغہ مہاراج پرشاد منیجر رسالہ زمانہ قیصری پریس

کوچہ سیتارام - بریلی

زمیندار

ہندوستان مین اپنی قسم کا پہلا اخبار ہے۔ جو زمینداروں کے اغراض و مقاصد کی حمایت اور اونکے حقوق کے تحفظ اور علم فلاحت و زراعت کی اشاعت کی غرض سے مہینے مین چار مرتبہ لاہور سے شایع ہوتا ہے اور ملک کے معزز اہل قلم ہندو مسلمان اسکے معاون ہین۔ کم استطاعت معاونین سے اخبار کی قیمت صرف ے ہے اور ذی استطاعت اصحاب سے ے روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔ شرح طبع اجرت اشتہارات کے متعلق ہم سے خط و کتابت کیجائے۔

المشتہر سراج الدین احمد مالک و ایڈیٹر زمیندار لاہور

پنجہ فولاد

یہ اخبار جو تمام اخباری ہنر دریاست کو ۱۶ صفحہ پر پورا کرتا ہے لاہور سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ گورنمنٹ و والیان ریاست سے عـہ جاگیرداروں اور تعلقہ داروں سے ہـے رئیسوں سے ے عوام سے ے اور ممالک غیر سے للعہ ہے قیمت ہر صورت مین پیشگی لیجاتی ہے جسکے صلہ مین عہ کی کتاب انعام مین ملتی ہے۔ تمام درخواستین و ترسیل زر بنام منیجر اخبار پنجہ فولاد لاہور کو لکھا ہونی چاہیئے

المشتہر

محمد الدین فوق مالک و ایڈیٹر لاہور پنجہ فولاد

جائز نہین رکھہ سکتا تھا۔ تم نے مجھکو ایک ایسی رقم کی طمع دلائی جس سے انکار کرنا
بلحاظ اون مشکلات کے جو مجھکو چارون طرف سے گھیرے ہوئے تھین میرے
لیئے ممکن نہ تھا۔ قطع نظر اوس وحشیانہ اور پاجیانہ نیت کے جو تمہارے اس
منصوبہ کی محرک ہوئی تم نے تخویف وترہیب کے ذریعہ سے مجھکو اپنا شریک
بنانا چاہا۔ اس لیئے مین نے عزم بالجزم کرلیا تھا کہ تمہارے غدارانہ اور مغویانہ
ارادون کا توڑ کرونگا اور انعام موعودہ کے حاصل کرنے کے ساتھہ تم سے
اون دہمکیون کا انتقام لونگا جو تم نے مجھے دی تھین۔ مجھے اپنے ارادہ مین
جس حد تک کامیابی ہوئی ہے اوسکا اندازہ تم بخوبی کر سکتے ہو۔ کل دوپہر تک
مین کلارکن دل کے محلہ مین جہان چور ڈاکو اور انواع واقسام کے مجرم رہتے
ہین گھومتا پھرا۔ اتفاق سے میرا گذر ایک قہوہ خانہ مین ہوا جہان دو آدمی مجھکو
ایسے مل گئے جنہون نے میری ہدایات پر کاربند ہونے کی حامی بھرلی۔ یہ
سب باتین مین تم سے اسلیئے کہہ رہا ہون کہ تم کو یقین آجائے کہ اگرچہ مین بدکردار
ہون لیکن ایسا گیا گذرا بھی نہین کہ ایک لمحہ بھر کو اس بات پر دل سے راضی ہوگیا
ہون کہ تمہاری پاجیانہ تجاویز کے عملدرآمد مین تمہارا ساتھہ دیا جائے۔ مین نے
اوس شریف دل عورت کو جسکی بربادی کا تم نے تہیہ کرلیا تھا اس تمام واقعہ سے
آگاہ کردئے جانے کا انتظام کردیا ہے تاکہ آیندہ وہ تمہاری طرف سے
چوکنی اور خبردار رہے۔ بس مجھے اتنا ہی کہنا تھا۔ مین تمکو اس حالت مین یہان
چھوڑے جاتا ہون۔ چند گھنٹے کے بعد کسان لوگ جب ادہر سے گذرینگے
تو تم کو اس حال مین دیکھہ کر آزاد کردینگے۔ اوس وقت تک الایزا بھی خواب غفلت

سے بیدار ہوچکی ہوگی اور مین تمہارے تعاقب کی رسائی سے کوسون دور ہونگا۔"
اتنا کہہ کر اسٹیونس خاموش ہوگیا۔ پھر اوس نے ایک مضبوط سا رستا
جو کھلیان کے ایک کونے مین اوس نے پہلے سے چھپا رکھا تھا نکالکر اوس
رسی مین باندھا جس سے گرین وڈ کے ہاتھ پاؤن پہلے ہی بندہے ہوئے
تھے اِس رسّے کو اوسنے ایک کھمبے سے جو کھلیان کے اندر گڑا ہوا تھا خوب
مضبوط باندہ دیا۔ تاکہ گرین وڈ رینگتا ہوا باہر نہ نکل جائے۔

گرین وڈ کو اسطور پر باندہ چکنے کے بعد اسٹیونس رخصت ہوگیا۔

اسٹیونس جس وقت گرین وڈ سے اس طرح باتین کر رہا تھا اور اوسے رسی
سے باندہ رہا تھا۔ اوس وقت گرین وڈ کے دل مین غصّہ۔ بیقراری اور مایوسی
کی جو کیفیت پیدا ہوئی اوسکا اندازہ لگانا محال ہے۔ لیکن رسی سے باندہے جاتے
وقت اوسنے بالکل ہاتھہ پاؤن نہین مارے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اوسکا ایسا کرنا
بالکل بے سود ثابت ہوگا۔

اسٹیونس کو جاکرہ منٹ کا عرصہ ہوچکا تھا اور گرین وڈ پڑا پڑا اپنے دل مین سوچ
رہا تھا کہ مین کب تک اس غیر خوش آیند حالت مین (کہ میرے ہاتھہ پاؤن رسی سے
بندہے ہوئے ہین اور میرے منھہ مین کپڑا ٹھنسا ہوا ہے) پڑا رہونگا۔ اس
وقت دفعتہً اوس کے کانون مین کسی کے قدمون کی چاپ پڑی اور ساتھہ ہی
کرکیسمین کی لالٹین کی روشنی کھلیان کے اندر پھیل گئی۔ کرکیسمین نے آتے ہی
گرین وڈ کے منہ سے کپڑا نکال دیا اور کہا:

"لیجئے جناب آپ کے دوست صاحب تو چلے گئے۔ اس لئے اب ہم

آپ وددو باتیں کر سکتے ہین - پہلے تو ہم آپ کی مدد نہین کر سکے کیونکہ ہم سے اوراوس شخص سے معاہدہ ہو چکا تھا - لیکن اب جبکہ معاہدہ پورا ہو چکا ہے ہم آپکی اعانت کر سکتے ہین - اگر ہم آپکو اس وقت نہ چھوڑ دین تو ظاہر ہے کہ کئی گھنٹہ تک آپ کو اسی حالت مین پڑا رہنا ہوگا - تو کہیے اگر ہم ان رسیون کو جو آپ کو جکڑے ہوئے ہین کاٹ ڈالین تو آپ ہمکو کیا دین گے -

گرین وڈ "اگر تم مجھکو فوراً چھوڑ دو تو اپنا کیسہ جس مین دس بارہ گنیان ہونگی تمکو دونگا"

کریکسمین "آپکی بڑی مہربانی ہے - لیکن وہ کیسہ تو اینجانب کی جیب مین پہلے ہی سے پہونچ چکا - جب ہم آپکو کھیتون مین سے لارہے تھے تو اوس کیسہ کو ہم نے آپکی جیب مین سے نکال لیا - ہمارا یہ قاعدہ ہے کہ جو پرندہ ہمارے جال مین پھنستا ہے اوسکے پر فوراً ہی نوچ لیا کرتے ہین - اگر ایسا نکرین تو ہمارا شکار ہی کیا - آپ کو یاد ہوگا کہ کل رات آپ نے ہم سے کہا تھا کہ نیلی گاڑی والے شخص کی جیب مین جو کچھ نقدی پاؤ وہ تمہارا حق ہے اور آج رات اوس دبلے پتلے زرد رنگ کے شخص نے ہم سے یہ کہا تھا کہ مین تمکو بیس پاونڈ دونگا اور جس جنٹلمین پر تمکو عمل کرنا ہے اوسکی جیب مین جو کچھ پاؤ وہ اس پر مستزاد"

گرین وڈ "اچھا کل میرے مکان پر آؤ - مین تمکو اور بیس پاونڈ دونگا"

مردہ فروش "یہ تو ایک لاش کی قیمت ہوئی - بیس نہین تیس ۳۰ پاونڈ دو"

کریکسمین "ہان تیس کر دو"

گرین وڈ "اچھا تیس پاونڈ ہی دونگا - مگر مجھکو فوراً چھوڑ دو - میرے ہاتھ

پاؤن بند ہے بند ہے اکڑ گئے ہین اور سردی کے مارے ٹھٹھر رہا ہون۔

کریکسمین "ٹوٹی یہ لالٹین تو ذرا تھامنا۔ مین ان رسیون کو کاٹتا ہون" (گرین وڈ کی طرف مخاطب ہوکر) "مسٹر گرین وڈ، روپیہ لینے کے لیئے مین آپ کے مکان پر نہین آؤن گا۔ آپ قہوہ خانہ "بوزنگ کن" مین جہان آپ کا ملازم آیا جایا کرتا ہے بھجوا دیجئے مجھے وہین ملجائیگا۔ دیکھئے کل رات تک روپیہ مجھکو ملجاے ورنہ پچھتائیگا" (پھر اپنے ساتھی کی طرف مخاطب ہوکر) "ٹوٹی کل رات سے ہم کو خوب کام مل رہا ہے۔ مگر آج رات جس بنگلہ مین جانے کا ہمکو اتفاق ہوا اوسے دیکھکر مجھکو بہت ہی تعجب ہوا کیونکہ یہ وہی بنگلہ ہے جہان ہم نے تین سال ہوئے بل بولٹر اور ڈک فلیر کے ساتھ چھاپہ مارا تھا۔ نہایت عجیب بات ہے اور سب سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ کل رات جس جنٹلمین کی ہم نے خدمت کی اوسی کی آج رات ہمین مرمت کرنی پڑی"

مردہ فروش "تم زیادہ باتین مت کرو۔ اب یہان سے جلد چلدو"

کریکسمین "یہ لو رسیان بھی سب کٹ گئین جناب اب آپ اوٹھکر تشریف لیجا سکتے ہین"

گرین وڈ پیال کے گٹھے پر سے جہان وہ اتنی دیر سے پڑا ہوا تھا اُٹھا اور دونون بدمعاشون سے انعام کے وعدہ کا اعادہ کرتا ہوا ویسٹ اینڈ کی طرف تن تنہا روانہ ہوا اور رستہ بھر جو خیالات اوس کے دل مین گذرتے ہے اون کا ناظرین بہ آسانی خود اندازہ کرسکتے ہین۔



چوتھا باب

ڈائینا اور الائزا

جس دن وہ واقعات پیش آئے جن کا ذکر فصل گذشتہ مین کیا گیا ہے۔
اوس کی دوسری صبح کو مسز آرلنگٹن ایک چھوٹے سے پرتکلف کمرہ مین بیٹھی ہوئی
ناشتہ کر رہی تھین۔ یہ کمرہ اوس عالیشان مکان کا ایک حصہ تھا جسے ارل آف
وارنگٹن نے اپنی معشوقہ دلنواز کے لیے ڈوور اسٹریٹ واقع پکاڈلی مین کرایہ پر لیکر
نہایت تکلف اور سلیقہ سے آراستہ کرایا تھا۔

اس وقت کوئی گیارہ بجے کا عمل ہوگا۔ ساحرہ ایک فرانسیسی وضع کا خوشنما ڈھیلا
ڈھالا لباس پہنے بیٹھی تھی۔ اوس کی قامت رعنا نے اپنے آپ کو ایک نفیس و گداز
مخملی گدیلون والی کرسی کے حوالے کر رکھا تھا اور اوس کے دلفریب پاؤن ایک
چھوٹی سی اطلس سے منڈھی ہوئی تپائی پر رکھے ہوئے تھے۔ چاکولیٹ کی ایک
گرم گرم پیالی جس مین سے خوشگوار بھاپ اوٹھ رہی تھی اوس کے سامنے رکھی ہوئی
تھی اور اخبار مارننگ ہیرلڈ کا اسی دن کا پرچہ جو ایک خدمت گار نے ابھی ابھی
لاکر دیا تھا اوس کے ہاتھون مین تھا۔ صبح کے ناشتہ مین ساحرہ علی العموم اپنے وقت
کا بہت سا حصہ گذارا کرتی تھی۔ اس مین فائدہ یہ تھا کہ تبدیل پوشاک کی ساعت
تک وقت بڑی آسانی اور لطف سے کٹ جاتا تھا۔ اس کے بعد ملاقاتی آجاتے تھے

تین چار بجے تک اون سے صحبت رہتی تھی۔ یہان تک کہ گاڑی تیار ہوکر دروازہ کے سامنے آجاتی تھی اور ساحرہ اوسمین سوار ہوکر اگر موسم اچھا ہوتا تو ہوا خوری کے لیئے چمن کی طرف نکل جاتی تھی۔ ورنہ سوداگرون کی دکانون کی سیر سے جی بہلا لیتی تھی۔ گھر پر آتے آتے چھہ سات بج جاتے تھے۔ اور اب ساحرہ شام کے کھانے کے لیئے دوبارہ پوشاک بدلتی اور بناؤ سنگار کرتی تھی۔ اتنے مین ارل آف وازنگٹن آجاتا تھا اور ساحرہ کی دلاویز صحبت مین کچھہ وقت گذارتا تھا۔ پھر دولؤن مل کر کھانا کھاتے تھے اور کھانا کھا چکنے کے بعد یا تو تھیٹر مین چلے جاتے تھے یا تفریح طبع کے لیئے کسی اور ناچ رنگ کے جلسے مین جاکر شریک ہوتے تھے۔ گھر لوٹتے لوٹتے آدھی رات ہو جاتی تھی اور اس وقت ساحرہ خوابگاہ کو چلی جاتی تھی۔

ہم نے جو کچھہ اوپر لکھا ہے اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ساحرہ کی روزانہ زندگی کیسے پرلطف طور پر بسر ہوتی تھی۔ ارل آف وازنگٹن اوسکے ساتھہ نہایت فیاضانہ برتاؤ کرتا تھا۔ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو دوسو گنی کا ایک چک بلاناغہ اوسکے نام بھیج دیتا تھا۔ اسکے علاوہ ساحرہ کو مہینہ بھر کے لیئے جسقدر شراب مطلوب ہوتی تھی اوس کا خرچ بھی ارل اپنی ہی جیب سے ادا کرتا تھا اور گاہ بگاہ زیورات۔ نقرئی ظروف اور ریشمی پوشاکون کی قسم سے بیش قیمت تحایف بھی اپنی محبوبہ کو دیتا رہتا تھا۔ جس مکان مین ساحرہ رہتی تھی اوسکے فرنیچر اور سامان آرایش پر پندرہ سو پاؤنڈ خرچ ہوئے تھے اور یہ کل رقم ساحرہ کی طرف سے ارل ہی نے ادا کی تھی۔ یہان اس امر کا ذکر کرنا بیجا نہ ہوگا کہ ساحرہ اون عورتون کی طرح جو اس قماش کی ہوتی ہین فضول خرچ نہ تھی جو روپیہ اوسکو ارل دیتا تھا اوسے نہایت سلیقہ اور انتظام سے

خرچ کرتی تھی اور اسلئے مقروض ہونے کے بجائے اوس کی حالت روپیہ پیسہ کی طرف سے ہر طرح قابل اطمینان تھی اور اوس نے بہت کچھ رقم پس انداز بھی کر لی تھی۔

ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ ارل آف وارنگٹن کو ساحرہ سے عشق تھا۔ ارل کو عالم شباب مین ایک دفعہ ضرور عشق ہوا تھا۔ لیکن ناکامی و حرمان نے اوس کے دل کو کچھ ایسا افسردہ کر دیا تھا کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اوس کا عشق اوس کی آرزؤن اور امیدون کے ساتھ پیوند زمین ہو گیا۔ لہذا یہ امر نا ممکن تھا کہ عشق کا جذبہ دوبارہ اوس کے دل مین گھر کر سکے۔ البتہ ساحرہ سے اوس کو اُنس ضرور تھا اور اوس کو اس بات کا بھی یقین تھا کہ جن تعلقات کی امانت مین نے اس عورت کے سپرد کی ہے اوس مین یہ خیانت نہین کرتی۔ ساحرہ کی دلپذیر گفتار۔ اور دلآویز حرکات و سکنات نے اوسکو اپنا شیدا بنا لیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ عورت تصنع اور بناوٹ سے پاک ہے اور میری دلجوئی اور رضامندی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھتی۔ حقیقت مین ساحرہ نے ارل کے متعلق اپنا طرز عمل ایسا اختیار کر رکھا تھا کہ اوس مین کسی قسم کی نکتہ چینی کو دخل نہ تھا وہ کبھی ارل کے جذبات رشک و رقابت کو برانگیختہ کرنے کی کوشش نہین کرتی تھی اور نہ براہ تصنع اس بات کے آزمانے کے لئے خفگی یا غصہ کا اظہار کرتی تھی کہ ارل کہان تک میرا حلقہ بگوش ہے۔ غرضکہ ساحرہ کی صحبت مین ارل اون سیاسی مسائل کے افکار کو جن کے ساتھ اوسی بہت کچھ دلبستگی تھی اور اون چھوٹی چھوٹی حقیقی یا وہمی تکالیف کو جن مین اہل دنیا (گو اون کی حالت کیسی ہی اچھی کیون نہ ہو) مبتلا ہوا کرتے ہین بھول جاتا تھا۔

اس تمہید مین ہم اسقدر اضافہ کئے بغیر نہین رہ سکتے کہ ارل کے ساتھ ساحرہ

کے تعلقات نہایت وفادارانہ تھے۔ وہ بالطبع ایک پاکباز عورت تھی۔ صرف بعض مجبوریون نے اوس کو اس حالت کو پہونچا دیا تھا۔ ارل آف وارنگٹن کو وہ اپنا محسن سمجھتی تھی اور اگرچہ ارل کی طرف سے اوسکے دل مین اوس سے زیادہ محبت نہ تھی۔ جتنی ارل کے دل مین اوسکی طرف سے تھی لیکن جن اصولون کی بنا پر ارل کو اوس سے اُنس تھا اونہی کے لحاظ سے وہ بھی ارل سے مانوس تھی یہ خیال کہ اوسکے حسن نے ایک وجیہ وشکیل اور عالی خاندان وذی ثروت شخص کو اپنا والہ وشیدا بنالیا درحالیکہ اوسکے جیسی بیسیون عورتین جان ودل سے اس شخص کو اپنے کمند حسن کا اسیر کرنا چاہتی تھین ڈاینا کی خودپسندی کو ہ زہ کر تحریک پھونچاتا تھا۔ اِسکے علاوہ ارل کی کرم آمیز عنایت اور فیاضی ایسی نہ تھی کہ ساحرہ اوس سے متاثر ہوسکے بغیر رہ سکے۔ اس لحاظ سے دونون کے تعلقات ایک ایسی بنیاد پر قایم تھے جسکو بظاہر کوئی قوت متزلزل نہین کرسکتی تھی۔

ارل اور ساحرہ مین رسمی راز و نیاز کبھی نہین ہوا اور دونون مین جو تعلقات قایم تھے اونکے متعلق عشق کا لفظ کبھی اون کی زبان پر نہین آیا۔ ارل نے کبھی اپنی محبوبہ کے سامنے عشاق کا یہ عام شیوہ نہین اختیار کیا کہ گھٹنون کے بل کھڑے ہوکر جذبہ دل کی زورآزمائی کا ثبوت دے۔ یا ہر ملاقات پر قسمین کھا کھا کر یہ کہے کہ مین تم پر ہزار جان سے قربان ہون۔ مین عمر بھر کے لیئے تمہارا ہوچکا وغیرہ وغیرہ۔ ڈاینا بھی اسی اصول پر عمل کرتی تھی۔ اس طور پر دونون مین حقیقی اور سچی دوستی کے مراسم قایم ہوگئے تھے۔ اور ارل ڈاینا پر بھروسا اور اعتبار کرسکتا تھا۔ ڈاینا کی عقل سلیم اور طبع رسا کو وہ اس درجہ دقیق سمجھتا تھا کہ جو کام کرنا ہوتا تھا اوس مین ڈاینا سے

ضرور مشورہ لے لیتا تھا خواہ وہ کام معاملات سیاسی سے متعلق ہوتا خواہ اوسکی جاگیر کے انتظام سے ڈائنا بھی اوس کو ہمیشہ ایسی صلاح دیتی تھی جس مین اوس کا فائدہ مرکوز ہو۔ اس لیئے ارل کو ڈائنا پر پورا بھروسا تھا اور یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھہ چکے ہین کہ الایزا سڈنی کے متعلق جو فیاضانہ فیصلہ ارل نے کیا تھا وہ عملی شکل مین ڈائنا ہی کی بدولت معرض ظہور مین آیا۔

اس قدر تمہید کے بعد اب ہم اصل قصہ کی طرف رجوع کرتے ہین۔

جیسا کہ ہم اس فصل کے شروع مین بیان کر چکے ہین ڈائنا صبح کے وقت ناشتہ کر رہی تھی۔ اتنے مین ایک خدمتگار نے آکر اطلاع کی کہ مس سڈنی باہر کھڑی ہوئی ہین۔ اور چند منٹ کے لیئے آپ سے ملنا چاہتی ہین۔ ڈائنا نے خدمتگار کو حکم دیا کہ مس سڈنی فوراً بلالی جائین۔

الایزا داخل ہوتے ہی ڈائنا سے جو از راہ تپاک دروازہ تک اوس کا خیر مقدم کرنے کے لیئے آئی تھی۔ نہایت گرم جوشی سے ملی اور کہنے لگی:۔ ”معاف کیجیے کہ مین اتنے سویرے بلا پوچھے گچھے دفعتہً آپکے پاس چلی آئی جسکی وجہ سے شاید آپکا ہرج ہوا۔“

ساحرہ:۔ ”الایزا ان تکلفات کو رہنے دو۔ تم سے ملنے کے لیئے مین ہر وقت حاضر ہون اور اسکو تم بھی جانتی ہو۔ مگر تم آج خلاف معمول اس قدر متفکر اور متوحش کیون نظر آرہی ہو اور یہ تمہارے چہرے پر زردی کیسی چھائی ہوئی ہے۔ یہان میرے قریب آکر بیٹھہ جاؤ اور اپنی سب کیفیت مجھے کہہ سناؤ۔ اگر مین تمہارے کسی کام آسکتی ہون تو دل وجان سے حاضر ہون۔“

الائیزا۔" ڈائنا مجھے تم سے آج ایک راز کہنا ہے اور ایک ایسے ناگفتہ بہ واقعے کا ذکر کرنا ہے جسکو سنکر تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائینگے۔"

مسٹر آرلنگٹن۔" خدا کا شکر ہے کہ مین بال بال بچ گئی۔ ایک شخص کی توجہ نے مجھکو ذلت اور بربادی سے بچا لیا۔ لیکن مجھے زبانی تفصیل کی ضرورت نہین۔ اس خط کو پڑھو گی تو سب حال آئینہ کی طرح روشن ہو جائیگا۔"

یہ کہکر الائیزا نے وہ خط جو اسٹیونس نے شب گذشتہ ملاقات کے کمرہ مین پاانداز کے نیچے نمایان طور پر چھپا دیا تھا ڈائنا کو دیا۔ ڈائنا نے اس خط کو توجہ سے پڑھا اور گرین وڈ کی پاجیانہ سازش کا حال معلوم کرکے فرط غصہ و نفرت سے اوس کا چہرہ تمتما اوٹھا۔ خط پڑھ چکنے کے بعد اوسکے منہ سے بے اختیار یہ لفظ نکلے:"اس جارج مانٹیگ کی خباثت اور پاجی پن کی کوئی انتہا نہین رہی۔"

الائیزا۔" پیاری ڈائنا مجھکو معاف کرنا کہ مین نے اپنی زندگی کا ایک راز آج تک تم سے چھپائے رکھا۔ اس جارج مانٹیگ کو مین ایک دفعہ اپنا دل دے چکی ہون۔"

مسٹر آرلنگٹن۔(ازراہ استعجاب)" تم!"

الائیزا۔" ہان ڈائنا اس شخص پر مین ایک دفعہ ہزار جان سے عاشق ہو چکی ہون یہ وہ زمانہ تھا جب میرے التباس کا راز ابھی افشا نہین ہونے پایا تھا۔ لیکن اوس نے میرے ساتھ نہایت پاجیانہ برتاؤ کیا اور میری محبت سے فائدہ اوٹھانا چاہا۔ اس لئے مین نے اس محبت کی چنگاری کو جو میرے دل مین سلگ اٹھی تھی جسطرح ہو سکا دبا دیا۔"

مسٹر آرلنگٹن۔" آفرین ہے تمہارے عزم پر۔ تم نے بہت ہی اچھا کیا

کہ ایک ایسے جذبہ کے متعلق اپنی طبیعت کو قابو مین رکھا جو تمہاری خوشی کے حق مین مہلک ثابت ہوتا کیونکہ تم آبرو کے ساتھ اپنی دلی تمنا کو کبھی پورا نہ کرسکتین ‘‘

الایزا۔ ’’افسوس! جو کچھ تم نے کہا اوس کا حرف حرف سچ ہے۔ مین حقیقت مین ایک غار کے کنارے کھڑی تھی اور قریب تھا کہ گر پڑون مگر کسی رحمت کے فرشتے نے مجھکو بچالیا۔ لیکن یہ مانٹیگ یا گرین وڈ یا جو کچھ بھی اس کا نام ہو ہاتھ دھو کر میری عزت کے پیچھے پڑگیا ہے۔ مین اس سے اپنے آپ کو بچاؤن تو کس طرح بچاؤن۔‘‘

مسٹر آرلنگٹن۔ ’’اس شخص کے جرایم بے حساب و بے شمار ہین اور طلب معصیت مین اوس کا استقلال ان تھک ‘‘

الایزا۔ اس شخص کی سازشون اور آبروریزی کی کوششون سے بچنے کی مین کیا تدبیر کرون۔ میری تو کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ اس لیئے تم سے مشورہ لینے آئی ہون۔ آج صبح جب مین اُٹھی تو اس بات کو یاد کر کے میرے بدن پر لرزہ طاری ہو گیا کہ گذشتہ شب مین اپنی مرضی سے اپنے بستر پر نہین لیٹی تھی۔ اور کھانا کھانے کے بعد مین نے دیکھا کہ وہ طناب جس کے ذریعہ سے گھنٹی بجائی جاتی ہے کٹی ہوئی تھی اور وہ خنجر بھی جسے مین ہمیشہ اپنے تکیہ کے نیچے رکھا کرتی ہون۔ وہان موجود نہین۔ ان تمام باتون نے میرے دل پر جو کچھ اثر کیا ہوگا اوس کا اندازہ تم بخوبی کرسکتی ہو۔ قریب تھا کہ مجھکو غش آجائے لیکن مین نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا اور خادمہ کو آواز دی۔ خادمہ آواز سنکر آئی اور ایک خط بھی لیئے آئی جو اوس کو پاانداز کے نیچے سے ملا تھا۔ یہ خط جو تم نے ابھی ابھی پڑھا وہی ہے

اب تم کو سب واقعات بلا کم و کاست معلوم ہو گئے۔ اسلیئے للہ مجھکو بتاؤ کہ اس شخص کی آبرو ستانی سے بچنے کی کیا تدبیر ہو۔"

مسز آرلنگٹن۔ (کچھ دیر غور کرنے کے بعد) "پیاری الائیزا افسوس مجھکو سوائے اسکے اور کوئی تدبیر نہیں سوجھتی کہ تم لندن کو خیرباد کہو۔"

الائیزا۔ "اگر لندن کو خیرباد کہنا ہے تو پھر انگلستان ہی سے کیون نہ چلی جاؤن لیکن مین اوس شخص کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہین کر سکتی جسکے احسانون کے بوجھ کے تلے مین دبی جاتی ہون۔"

مسز آرلنگٹن۔ "تمہاری مراد ارل آف وارنگٹن سے ہے۔ مین تمہاری اس احسانمندی کی ثنا خوان ہون۔ اور تمکو یقین دلاتی ہون کہ جو امر تمہاری راحت اور اطمینان قلب کا موجب ہو اوسکی تکمیل مین ارل حتی الامکان ساعی ہونگے۔ آج کا دن تم میرے ہان گذارو۔ مین ابھی ارل کو چٹھی لکھتی ہون کہ مجھ سے فوراً آکر مل جائین۔"

الائیزا۔ "ارل آف وارنگٹن شاید میرے یہان موجود ہونے پر اظہار ناراضی"

مسز آرلنگٹن۔ "اس کی طرف سے بالکل بے فکر رہو۔ مین ارل سے دوسرے کمرے مین مل لونگی۔ ارل کی طرف سے اپنے دل مین اس خیال سے ذرا بھی میل نہ آنے دو کہ اون کو تم سے ملنا گران گذرتا ہے۔ بات یہ ہے کہ تمہاری مان کی یاد۔"

الائیزا۔ (جلدی سے بات کاٹ کر) "مجھے خوب معلوم ہے کہ لارڈ وارنگٹن کو مجھ سے ذاتی طور پر کوئی وجہ تنفر نہین ہے۔ ورنہ وہ میرے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرتے کہ جسکے لحاظ سے میرے جسم کا ہر ایک روان اونکو دعا دیتا ہے۔"

القصہ مسز آرلنگٹن نے لارڈ وارنگٹن کو چٹھی لکھی اور خود کپڑے بدلنے کے لیے سنگار کے کمرے مین چلی گئی۔ اور ایک گھنٹہ مین ارل بھی آپہونچا۔ وہ مسز آرلنگٹن سے دیر تک تخلیہ مین باتین کرتا رہا۔ چار بجے کے قریب ارل رخصت ہوا اور ڈاینا اوس کمرے مین واپس آئی جہان الائزا کو چھوڑ کر گئی تھی۔ ڈائینا کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایان تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اوسے اپنے مقصد مین پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ اوس نے اپنی جلیس سے اس طرح خطاب کیا۔

"جارج مانٹیگ گرین وڈ کی وحشیانہ حرکت کے واقعہ کو ارل آف وارنگٹن نے نہایت توجہ سے سنا۔ ہز لارڈشپ مین اور مجھہ مین دیر تک اس مسئلہ پر بحث ہوتی رہی کہ تمہارے اطمینان قلب اور سلامتی کے لیے بہترین طریقہ کیا اختیار کیا جاسکتا ہے۔ آخر ہم دونون کی رائے یہ قرار پائی کہ تمہارے لیئے یہ بہتر ہوگا کہ انگلستان کو کچھہ عرصہ کے لیئے الوداع کہو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ گرین وڈ کی بے باکانہ عیاشی ایسی حالت مین جبکہ دولت بھی اوسکے پاس موجود ہے تمہاری آبروریزی کا باعث ہو۔ اگرچہ جس حد تک دل اور ارادہ کو تعلق ہے تمہاری عصمت وعفت برقرار ہی کیون نہ رہے۔ اسلیئے لارڈ وارنگٹن کی یہ رائے ہے کہ تم اٹلی جاؤ۔ وہان ریاست کسٹلیگا مین خود اون کا ایک محل بھی ہے جس مین تم سکونت اختیار کرسکتی ہو۔ آب وہوا نہایت جانفزا اور منظر نہایت دلفریب ہے۔ اطمینان خاطر پوری طرح سے تمکو وہان نصیب ہوگا"

الائزا (احسان مندی اور شکر گزاری کے آنسو آنکھون مین بھر لاکر) "ہز لارڈشپ کی اس کرم آمیز عنایت کا مین کس زبان سے شکریہ ادا کرون"

مسز آرلنگٹن (اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھ کر) "چند سال کا زمانہ ہوتا ہے کہ ہز لارڈشپ بغرض سیر و سیاحت براعظم یورپ کو تشریف لیگئے۔ اور دو سال تک مانٹانی مین جو کسٹلسیکا لا کے گرینڈ ڈیوک کا پایہ تخت ہے رہے۔ اس خوشنما شہر کی دلبستگیان اور اس کے سواد کی دلفریبیان کچھ ایسی تھین کہ ہز لارڈشپ نے ایک قطعہ آراضی نواح مانٹانی مین خرید لیا اور اوسکو ایک عالیشان مکان اور ایک پر رونق باغ سے اچھی طرح آباد کیا۔ ہز لارڈشپ کا خیال تھا کہ موسم گرما وہ کبھی کبھی وہین بسر کیا کرین گے لیکن سفر یورپ سے واپس آنے کے بعد یہان کے معاملات مین بہت سی الجھنین پیدا ہو گئین اور اس سلیئے آج تک وہ اپنے ارادہ کو پورا نہین کر سکے مانٹانی کا باغ اور مکان اس وقت تک خالی پڑے ہین۔ اگر کوئی وہان رہتا ہے۔ تو ایک بڈھا چوکیدار اور اوسکی بی بی اور بس۔ مکان ایک جانفزا ندی کے کنارے واقع ہے جو شہر مانٹانی کے بیچ مین سے گذرتی ہے اور اس کے آس پاس کا منظر ایسا سہانا اور نظر فریب ہے کہ اسکے دیکھنے سے نگاہ سیر ہوتی ہی نہین۔ تم جب تک چاہو اس مکان مین رہ سکتی ہو۔ ہز لارڈشپ اپنے لندن والے مہاجن کو یہ ہدایت کر دین گے کہ تمہاری تنخواہ تمکو ماہ بماہ مانٹانی مین ہنڈی کے ذریعہ سے پہونچ جایا کرے۔ اسکے علاوہ اونہون نے مجھسے یہ بھی فرمایا ہے کہ سفر خرچ کے لئے جسقدر رقم کی تمکو ضرورت ہو مین اپنے پاس سے دیدون۔"

الائیزا۔ "میری پیاری ڈاینا مین کس زبان سے کس دل سے اوس احسان کا اعتراف ۔۔"

مسز آرلنگٹن (قطع کلام کر کے) "احسان مندی اور شکریہ کا ایک لفظ بھی

زبان پر نہ لاؤ - لارڈ وارنگٹن کا یہ خیال ہے کہ وہ تمہاری مدد کرکے اپنے اوس مرحوم چچا کی روح کو تسکین پہونچا رہے ہین جسکی بیٹی تمہاری مان تھی - اور میری جو پوچھتی ہو تو الایزا بخدا اے لایزال تمہارے کسی کام آسکنا میرے لئے حقیقی مسرت کا باعث ہے لیکن مین نے اپنی حکایت ابھی ختم نہین کی - لارڈ وارنگٹن اس وقت کاونٹ الٹرانی سے جو کسٹلسیکالا کا ایک مخروج امیر ہے اور جس سے اونکا تعارف اثنائے قیام اٹلی ہی مین ہوا تھا ملنے کے لئے سیدھے ررچمنڈ گئے ہین - اس ملاقات سے ہز لارڈ شپ کا مقصد یہ ہے کہ تمہارے لئے چند خطوط تعارف ماٹالی کے معزز ترین خاندانون کے نام کے لیتے آئین تاکہ وہان کے معززین کے گھرون تک تمہاری رسائی ہو سکے اور تمکو کچھ ہم صحبت ملسکین "

الایزا " میرا قصد ہے کہ وہان جاکر ایسی خلوت پسند اور گوشہ گزین ہون کہ کسی سے ملنے جلنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہے - اسلئے ہز لارڈ شپ کی یہ مزید اعانت شاید رائگان جائے گی "

مسز آرلنگٹن " ہز لارڈ شپ جب کسی بات کا عزم کر بیٹھتے ہین تو اوسکو پورا ہی کرکے چھوڑتے ہین - اسلئے چٹھیان تمکو ساتھ لے جانی ہونگی - اور کیا معلوم ان چٹھیون سے تمہارے حق مین کوئی ایسا نتیجہ نکلے جو بہت ہی مفید ہو - ہان مین نے یہ تم سے اس وقت تک کہا ہی نہین کہ انگلستان سے روانہ ہوتے تک تمکو یہین رہنا ہوگا - اپرکلیپٹن کو اب مت جاؤ - جب تک تمہارے سفر کی تیاریان مکمل نہ ہولین - تم میرے ہان مہمان رہو - خود ہز لارڈ شپ کی یہی خواہش ہے " (کسی قدر جھجک کر اور شرما کر) " بشرطیکہ تم اس کلبہ احزان مین رہنا اپنے خلاف

خواہش نہ سمجھو اور میری صحبت کو۔"

الایزا (فرط گرمجوشی سے مسز آرلنگٹن سے بغلگیر ہو کر) "ڈاہنا افسوس ہے کہ اس بات کا شبہ تک تمہارے دل مین گذرے مین تو تم کو بہن کے پیارے خطاب سے پکارنا اپنی سچی خوشی کا موجب تصور کرتی ہون"

مسز آرلنگٹن۔ (متاثر ہو کر) "الایزا تم مجھکو بہن کہہ کر نادم تو نہ ہوگی؟"

الایزا" بہن یہ کیسی باتین کر رہی ہو۔ مجھے تمہارے ان سوالات سے تکلیف ہوتی ہے۔ تم کو بہن کہتے ہوے مجھے ہزار ناز ہے۔ تم سی پاک طینت اور شریف دل عورت مین نے نہین دیکھی۔ اس لحاظ سے مجھکو تم سے سچی محبت ہے اور مین دل سے تمہاری عزت کرتی ہون"

مسز آرلنگٹن" خدا تمکو خوش رکھے اور ہمارا تمہارا یہ بہناپا عمر بھر تک نبھا ہے"

اسکے بعد مسز آرلنگٹن نے خدمتگارون کو حکم دیا کہ ارل آف وارنگٹن کے سوا اور جو کوئی بھی آئے اوس سے کہدین کہ مکان پر موجود نہین ہین۔ ادھر الایزا نے اپنے مکان پر کہلا بھیجا کہ مین چند دن تک مسز آرلنگٹن کے ہان رہون گی۔ شام کے وقت لوئیسا جو ابھی ابھی اوس سفر سے لوٹی تھی جو اوسنے اسٹیونس کے جعلی خط کی بنا پر اختیار کیا تھا اپنی مالکہ کے کپڑے اور دوسرا ضروری سامان لیکر ڈرائنگ روم مین پہونچی۔ اور الایزا نے اوس کو روانگی یورپ کے عزم سے اطلاع دیکر کہا کہ سامان سفر بہ عجلت تمام درست کر رکھے۔

———— ۰ ———

پانچوان باب

بستر بیماری

الایزا اسٹڈنی اور مسز آرلنگٹن کو باتین کرتے ہوئے چھوڑکر ہم اوسی شام کو جس کا حوالہ فصل سابق مین دیا گیا ہے رچرڈ مارکھم کے مکان پر پہونچتے ہین۔

رچرڈ بڑی دیر کے بعد گویا ایک متوحش خواب سے بیدار ہوا۔ آنکھین کھولکر اوسنے اپنی بے رونق نگاہ چارون طرف ڈالی اور اپنے آپ کو اپنے ہی بستر پر لیٹا ہوا پایا اور دیکھا کہ وٹنگھم اوسکے سرہانے بیٹھا ہوا ہے۔ اپنے آقا کو عالم ہوش مین دیکھ کر وفادار خانسامان بے اختیار کہہ اوٹھا: "اے خدا تیرے نام کی تصدیق (تقدیس) ہو!"

رچرڈ۔ (دہیمی اور ضعیف آواز مین) "وٹنگھم یہ مین کب سے بیمار ہون؟"

وٹنگھم "رچرڈ میان آپ آج چارون سے ہوش و حواس سے مرحوم (محروم) ہین۔ مجھکو تو یہی خوف تھا کہ آپ کے دشمنون کی یہ نیند کہین ایسی نہ ہو جس سے آپ جاگین ہی نہین۔ میان مین چارون سے برابر آپ کی سحری (مسہری) کے پاس بیٹھا ہوا ہون۔ اور مین سچ عذر (عرض) کرتا ہون کہ جس وقت سے آپ مکان پر لائے گئے اوس وقت سے مین نے اپنی کوشک (پوشاک) تک نہین اتاری"

رچرڈ "وٹنگھم میرے اچھے دوست مین تمہارا نہایت ممنون ہون۔ لیکن کیا

حقیقت مین مین ایسا ہی سخت بیمار تھا جیسا تم کہتے ہو۔"

وٹنگھم۔" بیمار سے بیمار! تین چار دن سے آپ نے ایک مراتبہ (مرتبہ) بھی آنکھین نہین کھولین اور کھولین بھی تو کفتان (خفقان) کی حالت مین۔ خواب مین بالبتہ (البتہ) آپ روتے اور چلاتے رہے۔ میان آپ کو تو شاید نشان گیان (شان گمان) بھی نہ ہوگا کسطرح آپ گھر پہونچے۔"

رچرڈ۔" مجھے اس کا ذرا بھی علم نہین۔ صرف اتنا یاد پڑتا ہے کہ مین آدھی رات کے وقت رچمنڈ کی سڑک پر بے تحاشا دوڑ رہا تھا اور میرے دماغ مین وحشت و اضطراب کا ایک بگولا اٹھ رہا تھا اور۔"

وٹنگھم۔ (قطع کلام کرکے) " اور ضرور ہے کہ آپ تھک کر سرعام (شارع عام) پر گر پڑے ہون کیونکہ دو گاڑیبانون نے آپکو بیہوشی کی حالت مین پڑا ہوا پایا اور اُٹھا کر ایک مکان مین جو پاس ہی تھا لے گئے۔ مکان والون نے آپ کی جیبین ٹٹولین تو آپ کا کارڈ ملا جسے دیکھ کر اونہون نے یہان آدمی بھیجا اور مین خبر پاتے ہی ایک گاڑی لیکر گیا اور آپ کو گھر لے آیا۔"

رچرڈ۔" تو مین چار دن سے علی الاتصال بیہوش تھا۔"

وٹنگھم۔" جی ہان میان۔ مگر ابھی مین نے آپ سے یہ تو کہا ہی نہین کہ اس عصرے (عرصہ) مین کیا کیا وقوعات (واقعات) پیش آئے۔"

رچرڈ۔" جو کچھ اس عرصہ مین پیش آیا ہو سب بالتفصیل مجھ سے بیان کرو۔"

وٹنگھم۔" جو وقوعات (واقعات) اس عصرے (عرصہ) مین گذرے ہین مین سب آپکو ہرفن ہرفن (حرفاً حرفاً) سنائے دیتا ہون۔ سب سے پہلا وقوعہ (واقعہ) جسے

متھم بستان (مہتم بالستان) کہا جا سکتا ہے یہ تھا کہ سور کی مادہ نے بچے جنے۔ اسکے بعد ایک بڑا سخت نوطان (طوفان) آیا جس کی وجہ سے ہمارا کھلیان گر پڑا۔ اسکے بعد مالن کی چھوکری کی جچگی (زچگی) ہوئی مگر چونکہ یہ جچگی (زچگی) نازایج (ناجایز) طلاق (تعلق) کا نتیجہ تھی اس لیئے مین نے مالن سے کہدیا کہ اپنی بیٹی کو ہمارے مکان پر نہ آنے دے کیونکہ ہم کو سیاہ تر کاری (سیہ کاری) پسند نہین۔ اسکے بعد بچارے بتی ہالیڈے کے سامان کی عدالت والون نے تقصری (قرقی) کرلی اور مین نے اوسکے حال پر رحم کھا کر اوسکو دو گنیان دین۔ سب سے آخر مین یہ دقوعہ (واقعہ) پیش آیا کہ ایک صاحب کا نوکر آیا۔ اوس بدماش (بدمعاش) کا نوکر سمجھیے جسکا نام پارک منسٹر ہے یا خدا جانے کیا ہے۔ اور آپ کا پوک منٹی (پورٹ منٹو) چھوڑ گیا"

رچرڈ۔ (جسکے دل مین ڈنگھم کا آخری فقرہ سنکر یکایک اُمید تازہ ہوگئی) "میرا پورٹ منٹو! تم نے ابھی تک کھولا تو نہین؟"

ڈنگھم "کھولتا کیسے۔ مجھے وقت کہان ملا"

رچرڈ "تو فوراً اوسکو اوٹھا کر یہان لے آؤ اور میرے پلنگ کے قریب دو کرسیون پر رکھ کر کھول دو۔ ڈنگھم! میرے اچھے ڈنگھم! للہ جلدی کرو۔ مین دیکھنا چاہتا ہون کہ آیا کوئی خط۔ کوئی چٹھی ہے۔"

ادھر رچرڈ کے منھ سے یہ الفاظ بیقراری کے عالم مین نکل رہے تھے اور ادھر نیک نہاد خانسامان دوسرے کمرے مین جا کر بکس کو جو ایک میز کے تلے رکھا ہوا تھا اٹھا کر لا رہا تھا۔ تھوڑی دیر مین اوسنے صندوق اپنے آقا کی مسہری کے قریب ایک تپائی پر رکھ کر کھول دیا اور رچرڈ نے اشتیاق آمیز ہاتھون سے

کپڑون کی تہین الٹ پلٹ کرنی شروع کین لیکن کاونٹ کے مکان سے جس چٹھی کے آنے کی اوسے امید پیدا ہوئی تھی وہ نہ ملنی تھی نہ ملی۔

اس وقت دفعتہً ایک خیال اوسکے دل مین پیدا ہوا۔ اوس نے اپنے دل سے سوال کیا کہ وہ دستاویز کیا ہوئی جس پر قہوہ خانہ "ڈارک ہاوس" مین پوکاک عرف ٹالبٹ نے دستخط کیے تھے آیا وہ اوسکے کاغذون مین رکھی ہوئی تھی۔ اتنا تو اوسکو یاد پڑتا تھا کہ اوسنے یہ دستاویز کاونٹ کے ہاتھ مین دی مگر پھر خدا جانے اوس کا کیا حشر ہوا۔ کاغذون مین جستجو کرنے پر اوسکو معلوم ہوا کہ دستاویز اوسکو واپس نہین دی گئی۔ اول اوّل تو اس واقعہ کا اوسکو نہایت رنج ہوا مگر تھوڑی دیر مین یہ رنج اس خیال سے مبدل بہ مسرت ہو گیا کہ ممکن ہے کہ جب اوس جانکاہ رات کی یاد کا جوش فرد ہوا ہو تو کاونٹ یا اوسکے لواحقین کی نظر اس کاغذ کے مضمون پر پڑی ہو۔ مگر مردہ فروش نے اوسکے (رچرڈ کے) نقب زنی مین شریک ہونے کے متعلق جو خوفناک شبہات کاونٹ کے دل مین پیدا کر دیے تھے وہ رفع ہون تو کیسے ہون۔ رچرڈ کے نزدیک یہ خیال سب سے زیادہ جان خراش تھا۔ مگر اسی کا مٹانا سب سے زیادہ ضروری بھی تھا۔

رچرڈ مایوس ہو کر لیٹ گیا اور کسی سوچ مین محو ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد کسی نے دروازہ پر دستک دی اور جب ڈنگھم نے جا کر دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ مسٹر مانزدے ہے۔ مسٹر مانزدا افکار و مصائب کی تصویر بنا ہوا تھا۔ اوس کی گالین جن مین گڑھے پڑے ہوئے تھے فاقہ کشی کی بھی گواہی دے رہی تھین۔ آنکھین بالکل بے نور اور لب زرد تھین۔ گردن۔ کلائیون اور ہاتھون مین بجز پوست و استخوان

کے اور کچھ باقی نہ رہا تھا۔ جسم اگرچہ بظاہر صاف و پاکیزہ تھا لیکن کپڑون کی پھٹی حالت کہے دیتی تھی کہ جس شخص نے اپنے بدن کو ان سے ڈہانپ رکھا ہے وہ افلاس کے آخری درجہ مین ہے۔

رچرڈ نے مانرو کو کئی مہینے سے نہ دیکھا تھا اور اب جو دیکھا تو اس ہیئت کذائی مین دیکھا اپنے ولی کو ان پھٹے حالون پا کر نیک نہاد نوجوان کی آنکھون مین بے اختیار آنسو ڈبڈبا آئے۔ ادہر مانرو بھی رچرڈ کو بستر بیماری پر پڑا ہوا دیکھ کر نہایت متعجب ہوا۔ آخرکار رچرڈ نے اپنے دیرینہ سال ملاقاتی سے اسطرح خطاب کیا:۔

"جناب آپ بیمار معلوم ہوتے ہین۔ اور ساتھ ہی آپ کی وضع یہ بھی کہے دیتی ہے کہ طرح طرح کے آلام و افکار آپ کے لیئے سوہان روح ہو رہے ہین۔ آپ میری پاس"

مسٹر مانرو۔ (تلخی سے) "رچرڈ آخر تم پر میرا راز کھل گیا۔ خیر مین تم سے اب اپنا حال کیا چھپاؤن۔ ہان سچ ہے مین اور میری بیٹی بھوک کے عذاب سے سسک سسک کر جان دے رہے ہین۔"

رچرڈ۔ "اللہ اکبر! مین یہ کیا داستان سن رہا ہون۔ افسوس کہ غرور و خودداری نے آپ کو میرے پاس اس سے پہلے نہین آنے دیا۔ جو کچھ اس گئی گذری حالت مین بھی میرے پاس موجود ہے مین اوس مین سے آدہا آپکو کس خوشی اور کس شوق سے بانٹ دیتا۔"

مسٹر مانرو۔ (رو کر) "رچرڈ مین تیرے پاس کیا منھ لیکر آتا۔ مین تجھے پہلے ہی کیا کچھ کم برباد کر چکا ہون جواب تیرے لئے اور زیادہ بار خاطر ہون۔"

رچرڈ۔ "آپ نے ہرگز ہرگز مجھکو برباد نہین کیا۔ اس تباہی کا اصلی باعث

ایک اور ہی تسبیت تھا۔ جسکے جال مین آپ پھنس گئے ورنہ آپ کی نیت صادق تھی۔"

مسٹر مانرو۔" خدا گواہ ہے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اوسکا حرف حرف سچ ہے مگر یہ تو کہو کہ تم بیمار کیسے ہو اور کب سے اس بستر پر پڑے ہوئے ہو۔"

رچرڈ۔" یہی کوئی ایک دو دن سے طبیعت ناساز ہوگئی۔ اب مین اچھا ہون میری فکر نہ کیجئے آپ اپنا حال کہئیے۔"

مسٹر مانرو۔" رچرڈ مین حقیقت مین ایک نہایت ہی بدنصیب شخص ہون۔ قسمت نے مجھکو دولت واقبال کے محل کے کنگرہ پر سے دفعتہً افلاس وادبار کے پست ترین گڑھے مین گرا دیا۔ مگر مین اپنی قسمت کو نہین روتا اور اپنے نصیب سے شکوہ نہین کرتا۔ مجھکو جو چیز تکلیف دے رہی ہے وہ یہ خیال ہے کہ میری بیکس اور غریب بچی ایلین پر بھی میرے ساتھ مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ زمانہ کی گردش نے مجھکو انواع واقسام کی مایوسیون اور تکلیفون کا عادی بنا دیا ہے اور مین نے اپنائے روزگار کے جور وستم سہنے کی کافی سے زیادہ مشق بہم پہونچائی ہے لیکن میرے دل کے سو ٹکڑے ہوجاتے ہین جب مین یہ سوچتا ہون کہ میری پیاری ایلین جس نے ناز ونعم مین پرورش پائی تھی اور جس نے تنگی کا منھہ نہ دیکھا تھا اب نان شبینہ تک کو محتاج ہے۔ قسم لے لو جو ہم دونون کو کل رات سے ایک گروہ نان نصیب ہوا ہو۔"

رچرڈ۔ (محو استعجاب وہیبت رہ کر) "پناہ بخدا! مسٹر مانرو کیا نوبت یہان تک پہونچ گئی ؟"

مسٹر مانرو - (ہچکیاں لے کر) "رچرڈ مین نے جو کچھ کہا ہے سب سچ ہے ہم کو آج دو دن کا فاقہ ہے"

وڈنگھم اوٹھہ کر کھڑکی کے قریب چلا گیا اور آستین سے اپنی آنکھین پونچھنے لگا۔ آخر رچرڈ نے مسٹر مانرو سے کہا:

"اچھا ہوا کہ آپ میرے پاس چلے آئے۔ مین آپکی حتی الامکان مدد کرون گا۔ اور اس حال کو پھر نہ پہونچنے دونگا - آہ! اے خبیث مانٹیگ تو کتنون کے دل توڑ چکا ہے اور خدا جانے ابھی کتنون کے اور توڑے گا"

مسٹر مانرو "اسی مانٹیگ کی بدولت مجھے اس روز سیاہ کا منھہ دیکھنا پڑا - مگر ایک فقط مین ہی اوسپر نفرین نہین بھیجتا - اور بھی ایسے شخص لندن مین موجود ہین جنکے دلون مین اوس کی طرف سے چھالے پڑے ہوئے ہین - مجھکو محض اتفاقیہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ اوس نے اپنا نام بدلکر محلہ ویسٹ انڈ مین وہی اپنی پرانی گھاتین شروع کر دی ہین"

رچرڈ "نام بدل ڈالا؟ اب کیا لقب اختیار کیا ہے؟"

مسٹر مانرو "گرین وڈ"

رچرڈ - (دفعتہً اوس شخص کو یاد کر کے جسکے تعریف کاونٹ نے اپنا سرمایہ کیا تھا) "گرین وڈ! تو جارج مانٹیگ اور گرین وڈ اصل مین ایک ہی ہین - افسوس یہ شخص نئے شکار پھانس رہا ہے مین ایک شخص کو جانتا ہون جو شاید اس وقت تک تباہ و برباد ہو بھی چکا ہو گا - وڈنگھم جلدی سے مجھے قلم دوات اور کاغذ لا دو مین اون لوگون کو خبردار کئے دیتا ہون اگرچہ مجھے ڈر ہے کہ مبادا میرا یہ انتباہ ہی

خطا دہ مین پہونچے"

ونگہم جب اپنے آقا کے لیئے پلنگ کے قریب ایک میز پر قلم دوات اور کاغذ رکھ رہا تھا تو جرڈ یہ سوچ رہا تھا کہ کاونٹ الٹرانی کو اس واقعہ سے مطلع کرنیکا بہترین طریقہ کیا ہو سکتا ہے۔ گمنام خط بھیجنا جرڈ جیسے پاک باطن اور شریف النفس شخص کے مذہب مین جائز نہ تھا اور اپنی طرف سے اگر وہ براہ راست کاونٹ کو چٹھی لکھتا تو اوسے خوف تھا کہ مبادا اوسکے دستخط پہچانتے ہی کاونٹ اوسکی چٹھی بے پڑھے آگ مین ڈال دے۔ اور اس طور پر مطلب فوت ہو جائے۔ کاونٹ سے جاکر بالمشافہ اس واقعہ کو بیان کرنا کسی طرح سے ممکن ہی نہ تھا اور مسٹر مانرو کی زبانی کہلا بھیجنا بھی ٹھیک نہ تھا با این ہمہ بجز اسکے چارہ بھی نہ تھا کہ کاونٹ کو اس واقعہ کی اطلاع کیجائے۔ لیکن کیجائے تو کیونکر۔ اس پریشانی مین اوسے ایک بات سوجھی۔ اوس نے اپنے دل سے کہا کہ اگر مین کاونٹ کی بی بی کو خط لکھونگا تو چونکہ عورتین بالطبع متجسس ہوتی ہین لہذا میرا خط ضرور پڑھا جائے گا۔ یہ سوچ کر اوس نے حسب ذیل چٹھی لکھی:۔

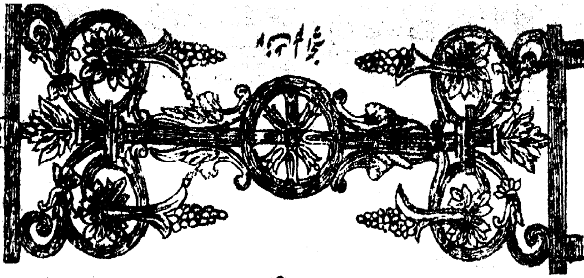
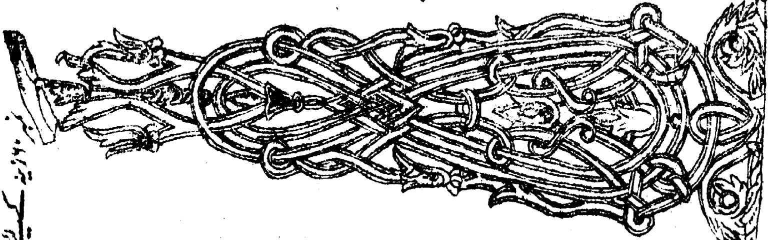
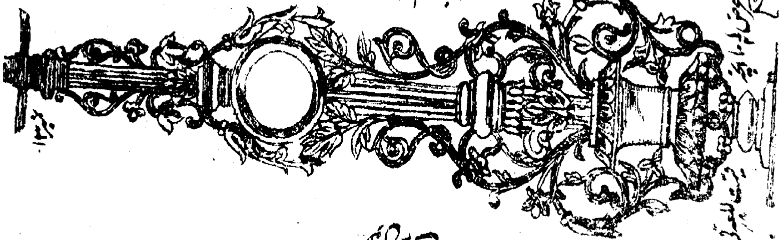
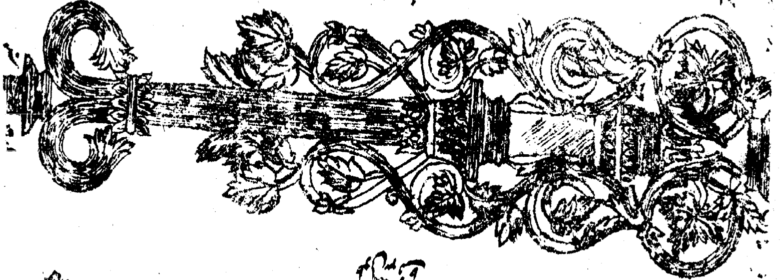
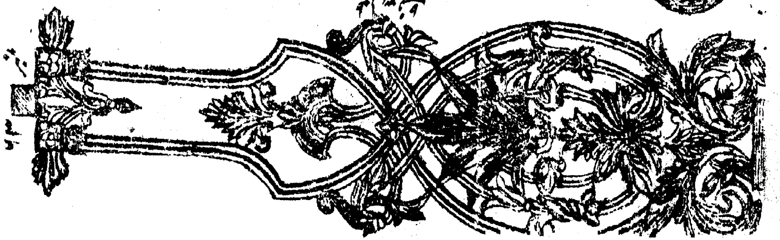
"میڈم

" اگرچہ کاونٹ الٹرانی کے مواجہ مین ایک افترا پرداز نے مجھہ پر بہتان باندھا اور مجھکو اپنی صفائی مین کوئی عذر پیش کرنے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ اور اگرچہ آپ کی نظرون مین بھی میرا اعتبار جاتا رہا ہے لیکن با این ہمہ مین ابھی تک نہایت مخلصانہ طور پر آپ کے خاندان کا بہی خواہ ہون۔ اس دعوے کے ثبوت مین مین آپکو یہ اطلاع دینا چاہتا ہون کہ جس مسٹر گرین وڈ کے حوالے کاونٹ الٹرانی نے اپنا سرمایہ کر دیا ہے وہ بڑا جعلساز

کارخانہ صنعت ہند

یہ کارخانہ جو حیدرآباد دکن کے روشن خیال امیر نواب میر عبدالعلی خان بہادر خلف نواب شمشیر الملک بہادر مرحوم کی حسن سعی کا نتیجہ ہے ایک عرصہ سے بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین لاکھون روپیہ کے صرف سے قایم ہے۔ اسکی غرض وغایت یہ ہے کہ لوہے اور فولاد کا کل سامان ضرورتی وآرایشی مقامی دستکاری کی مدد سے کیفیت وساخت کے لحاظ سے ولایتی پیمانہ پر تیار کیا جائے۔ اور اسطور پر ہندوستان کے ملکی مصنوعات کو ترقی دی جائے۔ الحمدللہ کہ اس غرض کی تکمیل مین خدا کے فضل اور اس کارخانہ کے بانی کی توجہ سے ہمکو پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے اور جو کام اس کارخانہ مین تیار ہوتا ہے وہ کسیطرح ولایتی کام سے بناوٹ کی مضبوطی اور ظاہری آرایش مین کم نہین ہوتا اور لطف یہ کہ قیمت مین بھی ولایتی سامان کے مقابلہ مین گران نہین آرایشی کٹہرے۔ زینے۔ پھاٹک۔ دیوارگیریان۔ لیمپ نصب کرنے کے ستون اور ہر قسم کی مشینین (کلین) ہمارے ہان ولایتی عمدگی کے ساتھ بکفایت تیار ہوسکتی ہین۔ نمونہ کے طور پر ہم چند نقشے کٹہرون وغیرہ کے معہ قیمت دوسرے صفحہ پر درج کرتے ہین۔ نقشون سے اصل کی صفائی اور عمدگی کا اندازہ تو نہ ہوسکیگا۔ البتہ ایک سرسری سا اندازہ ہمارے یہان کے کام کی ظاہری وضع کا لگایا جاسکیگا۔ مفصل کیفیت ہم سے خط وکتابت کرنے پر معلوم ہوسکتی ہے جو لوگ ملکی صنعتون کو ترقی دینا چاہتے ہین۔ اون سے استدعا ہے کہ ایک دفعہ اس کارخانہ کا مال منگوا کر دیکھین اور پسند آنے پر اسکی سرپرستی فرمائین

المشتہر۔ مینجر کارخانہ صنعت ہند یاقوت پورہ حیدرآباد دکن

آؤ ہم بتلائیں پچیس ہزار مریض کسطرح صحت یاب ہوگئے ہین

ممیرہ کراماتی — مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ نزول الماء - دھند - غبار - ابروائی وغیرہ فی تولہ دو روپے .... (عہ)

حب ذیابیطس — پیشاب کا بار بار آنا اور شکر رک کر تندرستی نصیب ہو - فی تولہ دس روپیہ

حب دائمی قبض — ایک گولی سے دائمی قبض دور اور تمام عوارض درد سر - یرقان وغیرہ کافور ۲ درجن ...... (عہ)

سیلان الرحم — عورت کی صحت بحال - زردی چہرہ اور کمزوری دور - دو ہفتے کے لیئے دو روپے ۔ (عا)

جوہر عشبہ — صفائی خون کے لیئے بے مثل - گندے خون کو زہر سے صاف کرتا ہے دافعہ پھوڑا پھنسی - ناسور - بھگندر - خارش - شیشی کلاں (۵ سے شیشی خورد (عہ)

سرخ رو — اسکے لگانے سے چہرہ بارونق - جھریاں وغیرہ دور - چہرہ گلفام سا ہو جاتا ہے شیشی ایک روپیہ (عہ)

نور علی نور — چند منٹ مین بال دور - چار تولہ ایک روپیہ (عہ)

حب دافع وجع مفاصل — درد اعضاء - جوڑوں کا درد دور ہو ۲ ہفتے کے لیئے دو روپیہ

حب دافع طحال — تلی یا لقف کے دفعیہ کے لیئے ستلایہ دو ہفتے کے لئے دو روپے (عا)

ہیر آئیل — دل ربا خوشبو کے علاوہ بال بیوقت سفید نہین ہونے دیتا - نزلہ زکام کو دور کرتا ہے ضعف دماغ کو مفید فی شیشی تین روپے ... (سے)

ہزود گن — اسکے لگانے سے بال بکثرت پیدا ہوتے ہین شیشی دو روپے ...... (عا)

دوائی خارش — رانوں کی خارش اور بدن کے داغ دو دن مین خشک ہو جاتے ہین دو تولہ ...... (عا)

تریاق السعال — اخراج بلغم - درد سینہ - سرفہ کہنہ اور خراش گلو - نزلہ کا چھاتی پر گرنا اسکے استعمال سے بند ہو جاتا ہے اور ہر موسم مین کارآمد - ایک تولہ کی قیمت (عا)

حب قائم مقام افیون — چانڈو - افیون بلا تکلف اس سے چھوٹ جاتے ہین ایک تولہ .... (ی)

روغن اعجاز — ہون کا زخم بھر جاتا ہے - بھگندر و ناسور کے لیئے اکسیر اور مجیب الاثر ۲ تولہ دو روپیہ (عا)

دوائی درد کان — دو قطرے ڈالنے سے آرام ہو جاتا ہے - ایک شیشی دو سو مریض کو کافی ہے - (عہ)

چورن مقوی معدہ — خوش مزہ بھوک لگاتا اور کھانا ہضم کرتا ہے ۴ تولہ ایک روپیہ (عہ)

سنون مستحکم دندان — ہلتے دانت مضبوط اور میل دور کرتا ہے ایک روپیہ (عہ)

یداللہ دافع بخار — دوری تپ بہر سے بخار اتر جاتا ہے اور پسینہ خوب آتا ہے ۲ درجن (عہ)

حب دافع بواسیر — بواسیر خونی ہو یا بادی - ریحی ہو یا سادی مسّوں کا درد سب دور دو ہفتہ کے لیئے .. (عا)

دمہ یا ضیق النفس — سانس رکنا اور بلغم وغیرہ دور ہو کر صحت ہو جاتی ہے - (عا)

رعنا — چہرہ کے بدنما داغ چھیپ وغیرہ دور ہو جاتی ہے ۴ تولہ دو روپیہ ...... (عا)

مدر حیض — باقاعدہ ایام کھلکر مقررہ وقت پر آجاتے ہین - قیمت دوائی ۲ ہفتہ کے لیئے .... (عا)

پیچش و مروڑ — جب اجابت بار بار آئے اور زور لگانے سے بجز دو قطروں کے اور کچھ نہ نکلے تو یہ مفید ہے ۴ تولہ ..... (عہ)

سفوف درد گردہ — دورہ درد دور اور ریگ مثانہ بلا تکلیف خارج ہو جاتا ہے ۴ تولہ دو روپے ..... (عا)

اکسیر الشفا

دوائی طاعون بطور علاج حفظ ماتقدم عامل مرض کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے غربا کو مفت فی شیشی - (عہ)

حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ترکرو - اور پہر اوس کاغذ کو ایک رکابی مین رکہو اور ذرا پانی سے ترکرتے جاؤ -
جو مکھی اوسپر بیٹھیگی وہ فوراً مرکر رہجائیگی - مگر جو جانوران مری ہوئی
مکھیون کو کہائیگا وہ بہی مرجائیگا - اس خطرناک تدبیر کے استعمال مین
بہت ہی بڑی ہوشیاری اور خبرداری کرنا چاہئے - "کوآشا" کے
جوشاندے مین شکر ملاکر رکہنے سے مکھیان دور ہوسکتی ہین -
اگر مکانون مین مکھیان بکثرت ہون اور رحل کئے ہوئے فریم یا تصویرون
کے چوکھٹے اور شمعدانون کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اونپر باریک
کاغذ لپیٹ دینا چاہئے -

پشمینے کپڑون کو کیڑون کو دور کرنیکا طریقہ

پشم اور ریشمی بٹے ہوئے دہاگون کو کیڑون سے
محفوظ رکھنے کی عمدہ تدبیر یہہ ہے کہ انکو کورے ململ کے تہیلون
مین بہرکر سید دینا چاہئے - اگر یہہ تدبیر کارگر نہو تو اونکو اکثر نکال کر
ہوا کہلاتے رہنا چاہئے - کافور - لیونڈر - رشیالیدر یعنے
روس کے چمڑے وغیرہ کے استعمال کو لوگ جسقدر مفید خیال
کرتے ہین اسقدر کارآمد نہین ہے - جس پروانے کو تم اوڑہتا
ہوا دیکہو اوسکو مار ڈالو

جلنے وغیرہ سے محفوظ رہنے کی تدبیرین

آگ کے بارے مین احتیاط یا دور اندیشی

گھر دن مین آتش زدگی کے واقعات کثیر ہوا کرتے ہین - لیکن یہہ واقعات اکثر بے احتیاطیون اور بی سروپاہیون کے نتیجے ہین - ان واقعات سے محفوظ رہنے کے لئے جہانتک عقل و تمیز جایز رکہے احتیاط اور ہوشیاری کرنا چاہئے - کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے اسواسطے ہم چند ہدایتین ذیل مین لکھتے ہین -

سوتے وقت سرہانے یا میز پر جلتا ہوا چراغ نہ رکھنا چاہئے - بلکہ چراغ گل کر کے سونا چاہئے - اگر بچھونی اور کھڑکیون کے پردون سے دور اور علیحدہ جلتا ہوا چراغ یا موم بتی ایک طرف مین محفوظ جگہہ رکھی جاوے تو کچھہ مضایقہ نہین -

پلنگ کے پاس آگ کی انگیٹھی سوتے وقت نہ رکھو -

اگر تم کاغذ کے ٹکڑون کو جلاکر چراغ روشن کرو تو اس بات کی بڑی ہوشیاری رکھنا چاہئے کہ بعد چراغ جلانے کے اون کو اچھی طرح بجھا دو - نہایت محفوظ طریقہ چراغ روشن کرنے کا یہہ ہے کہ ایک چھوٹی سی موم بتی یا اسپرٹ لیمپ کے ذریعے سے چراغ روشن کرین جو پھونک دینے سے باسانی بجھہ جاتی ہے - بڑے بڑے کارخانون - شاپون یا دکانون مین جہان بہت سے

چراغ اور لیمپ جلائے جاتے ہین ایک دستی لمپ کے ذریعے سے چراغ روشن کئے جائین اور اونکو روشن کرنے کا کام ایک خاص شخص کے تفویض ہونا چاہئے — ایسے مقامون مین "سیفٹی میچ" یا اون دیا سلائیون کو استعمال کرنا چاہئے جو بکس یا ڈبی ہی پر رگڑنے سے جلتی ہین —

"گیس لایٹ" کو پھونک کر نہ بجھانا چاہئے — جب اوسکو بجھانا چاہین تب بجھانے کے پیچ کو مروڑنا چاہئے — اگر اتفاقاً کسی سبب سے گیس نکلجائے اور دفعتاً بدبو معلوم ہو تو چاہئے کہ پیچ مذکور کے پاس سے گیس کو خارج کردین اور کھڑکیون کے دروازے کھولدین تاکہ تازی ہوا اندر آئے مگر ایسی صورت مین جبکہ گیس کمرے مین موجود ہو جلتی ہوئی بتی وہان نہ لئے جانا چاہئے —

تین مہینے مین کم از کم ایکبار یا اس سے زیادہ جیسی ضرورت ہو چمنیون یا دودکشون کو جو باورچیخانون کی چھتون مین دھوان نکلنے کے لئے نصب کئے جاتے ہین صاف و پاک کرانا چاہئے — تاکہ جو کچھہ دود یا کاجل اومین اکٹھا ہو جاتا ہے اوسمین آگ نہ لگ اوٹھے — لکڑیان چمنی کے پاس رکھنے سے سلگ اوٹھتی ہین اور اسوجہ سے بعض اوقات مکانون مین آگ لگجاتی ہے — اسواسطے مکان بنانے کے وقت اسبات کی بڑی احتیاط کرین کہ کوئی لکڑی چمنی یا دودکش کے قریب نہ رکھین —

مندرجہ ذیل ہدایتین آگ لگنے کے وقت

بڑی کارآمد ہین ۔ انسے ہمکو آگ بجھانے کے طریقے بخوبی معلوم ہوتے ہین ۔

چمنی یا دود کش مین آگ لگنا

جب چمنی یا دود کش مین آگ لگے تب فوراً جلدی سے تم ایک کمبل یا دری کا ٹکڑا آتشدان پر لٹکانا چاہئے ۔ چند مٹھی نمک آگ مین ڈالنے سے بہی بہت جلد آگ بجھہ جاتی ہے ۔ گندک کا براده جلتے ہوئے کوئلون کے مدہم مقامون پر پھیلا کر ڈالنے سے بھی آگ کے بجھانے مین بڑی مدد ملتی ہے ۔ کیونکہ آگ پر گندک کا براده ڈالنے سے جو دہوان پیدا ہوتا ہے وہ شعلے کو بجھاتا ہی ۔ دود کش کی چوٹی پر سے پانی ڈالکر آگ بجھانا کچہہ اچھا طریقہ نہین ۔ یہہ بھونڈا طریقہ آگ بجھانے کا ہے ۔ اس سے سامان اور اسباب کو جو مکان مین رکھا ہوتا ہے اکثر بہت کچہہ نقصان پہنچتا ہے ۔ اسیطرح دود کش کے منہہ کو ڈہکنے اور بند کرنے سے بھی آگ بجھانا اچھا نہین ہے ۔ کیونکہ جب چمنی یا دود کش کا منہہ بند ہو جائیگا تو تمام دہوان اور بدبو مکان کے اندر بہر یگی ۔ اگر ہر ایک آتشدان مین "ڈیمپر" یا لوہے کے کواڑ رکہے جائین جو اوسکے منہہ کو پورے طور سے بند کرین تو چمنیون یا دود کشون مین آگ لگنے سے زیادہ اندیشہ نہین اور اوسکا بجھانا کوئی بڑی بات نہین ۔ کیونکہ اسوقت آگ بجھانے کے لئے یہی کافی ہوگا کہ ڈیمپر یا کواڑ جلدی سے بند

کر دئے جائین ۔ اب آجکل تمام آتشدانون مین ڈیمپر رکھے جاتے ہین چمنیون یا دود کشون کے صاف کرنے کا یہ نہایت ہی بھونڈا طریقہ ہے کہ اونمین آگ لگائین اور اوس سے جسقدر دود اور کاجل وغیرہ اونمین جمع ہو وہ سب جلکر دور ہو جائے ۔ جہان آگ لگانے سے کوئی اندیشہ نہو وہان بھی اس طریقے کا استعمال بالکل ناجایز ہے ۔ کیونکہ دود کشون مین آگ لگانے سے جو ایک سخت حرارت پیدا ہوتی ہے وہ دیوارون کو کمزور اور بودا کر دیتی ہے ۔

کپڑون مین آگ لگنا

جسوقت خدانخواستہ تمھارے کپڑون مین آگ لگے اور تمکو معلوم ہو تمکو چاہئے کہ تم چپ چاپ اور مستقل مزاج رہو ۔ اور خوف زدہ ہو کر فوراً ادہر اودہر نہ بھاگنے لگو ۔ اگر تمھارے قریب کوئی کمل ۔ دری ۔ میز پوش وغیرہ ہو تو تم اوسکو جلد سے لو اور اوسکو اوڑھکر چارون طرف سے خوب کسکر لپیٹ لو ۔ اگر یہ تدبیر پھرتی اور چالاکی سے کیجائے تو آگ فوراً بجھ جائیگی ۔ اگر اسوقت کوئی اس قسم کا کپڑا بہم نہ پہنچے اور نہ کوئی آدمی موجود ہو جو تمکو مدد پہنچائے تو اسصورت مین تمکو چاہئے کہ تم زمین پر لوٹنے لگو اور اپنے کپڑے خوب سمیٹے رہو ۔ زمین پر لوٹنے سے آگ بجھ جاتی ہے مگر کپڑون مین آگ لگنے کے وقت ہمیشہ اسبات کی

اغلب ہے کہ کپڑے سمٹے رہین ـ جس صورت مین کوئی کمل وغیرہ دستیاب نہو مگر کوئی مرد وہان موجود ہو تو اس صورت مین اوس مرد کو چاہئیے کہ وہ اپنا کوٹ یا دگلا بشرطیکہ وہ کسی موٹے کپڑے جیسے بانات وغیرہ کا ہو فوراً اوتار کر تمھارے چارون طرف لپیٹ دے یا اگر کوئی عورت اس موقع پر موجود ہو تو اوسکو چاہئیے کہ اپنی شال تمپر ڈالدے اور تمکو اوسمین خوب لپیٹ دے

گھر مین آگ لگنا

جب گھر مین آگ لگے اور تمام مکان مین خوب دہوان بھرا ہو تو سیدہے کھڑے ہو کر اوس مکان سے نہ نکلنا چاہئیے کیونکہ اسمین دم گھٹ کر مر جانے کا اندیشہ ہے ـ اس صورت مین ہاتھون اور گھٹنون کے بل جھک کر چلنا چاہئیے ـ کیونکہ ایسے مقامون مین جہان دہوان بکثرت بھرا ہوتا ہے اچھی ہوا زمین سے ملی ہوئی رہتی ہے ـ جب رات کو گھر مین آگ لگے اور شور و غل سے آنکھہ کھلے تو اوس وقت مزاج مستقل رکھنا چاہئیے اور پریشان اور منتشر خاطر نہونا چاہئیے اور بغیر سوچے سمجھے کوئی حرکت نکرنا چاہئیے ـ ایسی صورتون مین موقع و محل سوچ سمجھہ کر نکلجانے سے آدمی بچ جاتا ہے ـ سیڑہیون پر سے اوترنے یا چڑھنے یا اور کسی راہ سے حسب موقع بھاگ جانے سے جان بچتی ہے ـ فلپ صاحب کا آگ بجھانے کا آلہ اور "ایکسٹنگشر" یعنے آگ بجھانے کا آلہ جو جدید ایجاد

سے ہین آگ بجہانے کے لئے بہت کار آمد ہے ـــ جب آگ لگے اور فوراً ان آلات سے کام لیا جائے تو بہت جلدی آگ بجھ سکتی ہے ان آگ بجہانے کے آلون مین پانی اور ایک شے بہری جاتی ہے جس سے کاربونک ایسڈ گیس بکثرت نکلتی ہے ـــ پہر بذریعے ایک نل کے جو آلات مذکور مین لگایا جاتا ہے کاربونک ایسڈ گیس ہمراہ دخان کے آگ کے شعلون پر چہوڑی جاتی ہے اور اس تدبیر سے بہت جلد آگ بجہ جاتی ہے ـــ

آتش زدہ مکانون سے بہاگنے کی تدبیرین

جن مکانون مین کاٹھ کی سیڑہیان ہوتی ہین اور جب ان مین آگ لگتی ہے تو بوجہ سیڑہیون مین آگ لگجانے یا اُنکے جلکر خاک ہو جانے کے بہاگنا بہت دشوار ہو جاتا ہے ـــ ایسی صورتون مین یا تو کہڑکیون یا اسکائی لائٹیون یعنے روشندانون سے نکل جاسکتے ہین اور دوسرے قریب کے مکان مین پہنچ جاتے ہین ـــ اسواسطے جس مکان مین کاٹھ کی سیڑہیان ہون اوس مین ایک چور دروازہ یا "ٹریپ ڈور" چہت مین ضرور رکہنا چاہئے اور کوئی آلہ اس قسم کا بہی رکہنا چاہئے جسکے ذریعہ سے کہڑکیون وغیرہ سے زمین تک بحفاظت تمام اوتر سکین ـــ اس قسم کا آلہ جو اس غایت کے لئے بہت بکار آمد ہے رسّی کی سیڑہی ہے ـــ رسّی کی سیڑہی

وغیرہ مین مبتلا ہوتے ہین یا دنکے کپڑون مین جوئین وغیرہ پڑہجاتی ہین اونکے کپڑون کو پکاتے ہین — چونہ کاربونک ایسڈ سلفیوریٹڈ ہائڈروجن اور بہت سی دوسری مضر اور سمّی گیسون یا ہواون کو بہت جلد جذب کرلیتا ہے — اور اسیواسطے عموماً دیوارون پرچونہ پہیرتے ہین — کافور — عود — اگر — لبان — کاسکریلا — بہورا کاغذ اور سرکہ عفونت کے دفع کرنے کے لئے اکثر مروّج ہین — توتیا یا ہیرا کسیس یعنے سلفیٹ آف آیرن مین عفونت دفع کرنے کی بہت بڑی خاصیت ہے — مثلاً اگر تہوڑا سا توتیا بدررو اور مُہری مین ڈالین تو چند ہی گہنٹون مین تمام بدبو اور متعفّن ہوا جو اونمین غلاظت اور کثافت کے سڑنے سے پیدا ہوتی ہین دور ہوجاتی ہین —

دافع عفونت گیسون یا ہواؤن مین سے سلفیورس ایسڈ گیس یا دودگوگرد جو گندہک کے جلانے سے پیدا ہوتا ہے بہ نسبت کلوارین یا خضریّہ کے زیادہ مروّج اور پسند کے لایق ہے دودگوگرد سے زیادہ دافع عفونت حیوانی اور نباتی کوئی دوسری چیز نظر نہین آتی ہے — اس سے بہت جلد عفونت حیوانی اور نباتی دفع ہوجاتی ہے —

آج کل کاربولک ایسڈ بھی بہت بڑا دافع عفونت خیال کیا جاتا ہے — کاربولک ایسڈ مین اوسکی مقدار سے بیس[۲] گونہ پانی ملاکر ایک عرق بنالینا چاہیے — پہر اس عرق کو بیمار دن تیے

پاخانے اور پیشاب وغیرہ کے ظروف مین ڈالنے سے عفونت دفع ہوجاتی ہے اور موریون اور بدرؤن مین بھی ڈالنے سے عفونت دور ہوتی ہے —

مجلسون محفلون اور ناٹکون مین خطرناک اور اندیشناک واقعات سے محفوظ رہنے کی تدبیر

اس قسم کے مقامون مین پریشانی اور پراگندگی اکثر دو اسباب سے واقع ہوا کرتی ہے — ایک تو آگ لگنے اور دوسرے مکان کے گرنے سے — مگر عموماً انتشار بغیر کسی اصلی سبب کے ایسے مقامون مین اکثر پھیل جایا کرتا ہے — جہان ذراسی کوی بات واقع ہوئی یا کسی مفسد نے بغرض نقصان رسانی کوئی خفیف حرکت کی تو اوسوقت فوراً بھیڑ پڑ جاتا ہے اور سخت پریشانی اور پراگندگی پھیل جاتی ہے — گو یہہ پریشانی یا پراگندگی کسی سبب سے ہو مگر ایسے مقامات مین اس سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور سخت خطرناک ہوتی ہے — ایسے موقعون پر اگر آدمی ذرا مضبوط رہے اور اپنی فکر سے ذرا کام لے تو خطرات سے محفوظ رہسکتا ہے — اخبارون مین اکثر اس قسم کے واقعات مندرج ہوتے رہتے ہین — اس قسم کی بہت سی صورتون مین اکثر نقصان صرف اسیوجہ سے ہوتا ہے کہ جہان کوئی ذرا سا بھی واقعہ ہو تو مجلسون اور ناٹکون مین [illegible]

سخت پریشانی اور ہلڑ مچ جاتا ہے اور غل غپاڑا اور کود پھاند شروع ہو جاتی ہے — ہم ہر شخص کو اس موقع پر نصیحت کرتے ہین کہ جب اس قسم کی واردات ہو اور وہ اس مصیبت مین ناگہان پھنس جائے تو ذرا اپنے دل کو کڑا رکھے اور اوسان خطا نہونے دے جب کبھی کسی مجلس اور ناٹک مین آگ لگنے یا مکان گرنے کا شور و غل بلند ہو تو اسکو چاہیے کہ وہ اپنی جگہہ پر باطمینان تمام بیٹھا رہے جب بھیڑ بھاڑ چھٹ جائے اور لوگ ادہر ادہر ہو جائین تو فورًا موقع پاکر نکلجائے — بہرحال ایسی صورتون مین پریشان حرکتین نکرنا چاہیئے — اور اگر بالفرض مکان گرے یا آگ لگے ہی تو بھی ایک جگہہ بیٹھے رہنا پراگندہ حرکتین کرنے اور کشمکش اور ریل پیل مین دروازے سے گھسکر نکلنے سے بہتر ہے —

مجنون یا دیوانہ آدمی کے حملے سے بچنے کی تدبیر

گہرون مین کبھی کوئی آدمی دفعتًا مجنون یا دیوانہ ہو جاتا ہے — اور گہر والون پر سخت اور خوفناک حملہ کر بیٹھتا ہے — ایسی صورتون مین انسان کو چاہیئے کہ ہوش و حواس درست رکھے — اور اگر ضرورت ہو تو مجنون کو اُسوقت تک ذرا دم دلاسہ دیتے رہنا چاہیئے جب تک اور لوگ امداد کے لئے آجائین یا کسی تدبیر اور حیلہ و مکر سے کسی طرح نکل بھاگنا چاہیئے —

بگی کے واقعات سے محفوظ رہنے کی تدبیر

جب کوچ بگی کے گھوڑے سے بگی لیکر بے تحاشا بگٹٹ بھاگین اور روکے سے نہ رُکین اور تم اوس مین بیٹھے ہو تو اوسوقت تمکو چاہیے کہ اپنی جگہہ چپ چاپ بیٹھے رہو۔ اور بخوف بگی لوٹ جانے کے اپنے ہاتھہ پانون نہ ہلاؤ۔ اسصورت مین تم صرف بالطمینان تمام اپنے ہاتھہ پانون سمیٹے بگی مین بیٹھے رہو۔ جب وہ گر بگی یا کسیطرف کو لوٹ جائیگی تو تم بہی ڈہیلے کیطرح باسانی بغیر کسی چوٹ اور مضرت کے اوسطرف کو گر پڑو گے جدہر بگی گر گیگی اور اس تدبیر سے تم چوٹ سے محفوظ رہو گے۔ بہت سے دفعات ہمنے ایسے واقعات مین مردون اور عورتون کو چلاتے اور اپنے ہاتھہ بگی کی کہڑکیون سے مدد مانگنے کے لئے باہر نکالتے ہوئے دیکھے ہین۔ اس حرکت سے بجز ہاتھہ پانون کی ہڈی ٹوٹنے کے اور کوئی فائدہ نہین ہے۔

اگر کھلی ہوئی دوپہیون کی بگی ہو تو اسصورت مین یا تو چپ چاپ اپنی جگہہ پر بیٹھے رہو یا پیچھے کیطرف سے کود پڑو مگر کودنے مین اسبات کا خیال رہے کہ پہلے جسقدر دور تک بگی سے لٹکتے ہوئے چلے جائین بعد ازان ہاتون کے بل کود پڑین۔

دوڑتی ہوئی بگی یا گاڑی پر سے کبھی دفعتًا نہین کودنا چاہیئے۔ مگر جب کوئی اونچی جگہہ سامنے آجاے تو

ہو سپر فوراً او تر بنا نا چاہیئے —

ایندہن اور پانی کا انتظام

آگ جلانے کا طریقہ

انگیٹھی - تندور اور چولہے مین سے پہلے راکھہ نکالو اور پھر ادہمین سے کوئلون کی ایک تھہ جماؤ — بعد ازان ادسپر کاغذ کے ٹکڑون کا ایک چھوٹا ڈہیر جماؤ — اس کاغذ کے ڈہیر کے چارون طرف تپلی تپلی چھوٹی چھوٹی لکڑیان اسطرح ایک دوسرے سے لگا کر رکھو جیسے سپاہی بندوقین کھڑی کرتے ہین — ان لکڑیون کے انبار کے چارون طرف چھوٹے چھوٹے کوئلون کی ایک تپلی تھہ چڑہانا چاہیئے — اور انبار کی چوٹی کھلی رہنے دینا چاہیئے یا باریک کوئلون سے ڈہک دینا چاہیئے — اب اسمین آگ لگانا چاہیئے مگر جب تک آگ خوب اچھی طرح نہ جلے تب تک ادر لکڑیان نرکہنا چاہیئے — جب انبار کے اندر کی تپلی تپلی لکڑیان جلنے لگتی ہین تب پہلے انکے نیچے کے کوئلے سلگ اور جل اوٹھتے ہین — یہہ طریقہ آگ جلانے کا جسے ہمنے بیان کیا بہت کارآمد ہے — اس سے آگ بہت جلد اور بآسانی جل اوٹھتی ہے — اور دہوان کم نکلتا ہے — آگ جلانے

کے لئے تہوڑی ہی لکڑی درکار ہے اگر لکڑیان پتلی اور چہوٹی ہون - مگر پتلی اور چہوٹی لکڑیون کو کاغذ کے متصل رکھنا چاہئے اور اس سے موٹی لکڑیون کو انکے بعد رکھنا چاہئے - کاغذ رکہنے سے غایت یہ ہوتی ہے کہ لکڑیون مین جلد آگ لگجائے اسواسطے اوسیقدر کاغذ کے ٹکڑے رکھنا چاہئے جسمین یہہ غایت پوری ہو - لکڑی کے برادے اور کوئلے کے سفوف سے گولے اور ٹکیان تیار کیجاتی ہین اور بہت ہی ارزان دکانون مین بکتی - ان سے بہی آگ بہت جلد جلتی ہے -

سستا ایندھن

جہان کوئلے کم اور مہنگے ہون وہان سستا ایندھن اس ترکیب سے تیار ہوسکتا ہے کہ کوئلون کا کوڑا یا سفوف لیکر چکنی مٹی مین ملائین اور پہر اس ممزوج کو پانی سے تر کرکے اوسکے گولے یا اینٹین بنائین - جب یہہ گولے یا اینٹین خشک ہوجائین تب اونکو جلانے کے کام مین لائین - یہہ ایک نہایت عمدہ ترکیب سستے ایندھن کے حاصل کرنے کی ہے - اور اسکی آگ بہت دیر تک ٹہیرتی ہے -

زیادہ دہوان دینے والی چمنیان یا دودکش

چمینون مین سے زیادہ دہوان نکلنے کے بہت سے مختلف اسباب ہین - لیکن یہہ سب اسباب ہوا اور حرارت کی خاصیتون سے تعلق رکہتے ہین - کیونکہ دہوان کاجل کے باریک اجزا ہین جو بذریعے گرم ہوا کے اوپر چڑہتے ہین - چمنی مین سے دہوان بخوبی خارج ہونے کے لئے یہہ ضرور ہے کہ جو گرم ہوا آگ سے نکلے اوسمین ٹہنڈی ہوا شامل نہونے پائے نہ تو ٹہنڈی ہوا چمنی کے نیچے اور نہ اوپر سے آکر اوسمین ملنے پائے - اس غایت کے لئے دو باتون کا لحاظ بہت ضرور ہے اوّل تو یہہ کہ چولہا یا آتشدان بہت بڑا نہ بنایا جائے - دوسرے یہہ کہ چمنی لمبی ہو - چمنی سے زیادہ دہوان نکلنے کا بہت بڑا سبب یہی ہے کہ جب گرم ہوا خارج ہوتی ہے تو اوسوقت خواہ چمنی کے منہہ کے پاس یا حلق کے پاس ٹہنڈی ہوا اوسمین شامل ہوجاتی ہے اور دہ کاجل کے اجزا کو بسرعت اوپر نہین چڑہنے دیتی ہے - بلکہ کبہی کبہی دہوان مطلق خارج نہین ہوتا ہے - اسواسطے آتشدان مین سے گرم ہوا جسقدر سمٹی سمٹائی نکلے گی اوسیقدر پتلی ہوگی - اور جب چمنی لمبی ہوگی تو یہہ گرم ہوا بلا مداخلت ٹہنڈی ہوا کے چمنی مین سے گذر جائیگی - اسطرحپر ٹہنڈی ہوا کو اوسمین شریک ہونے اور دہوان پیدا کرنے کا کوئی موقع نملیگا پس بہت سی صورتون مین دہوئین کا علاج اسطرحپر ہوسکتا ہے

کہ چمنی کا منہہ چھوٹا کیا جاے مگر اسبات کا خیال رہے کہ تازی ہوا
آگ جلنے کے لئے آتی رہے — مگر چمنی کا منہہ ایکبارگی چھوٹا
نکر دینا چاہئے بلکہ بتدریج اور رفتہ رفتہ اوسکو کم کرتے جائین اور
پہر کسیقدر لمبا اوپر کیطرف لئے جائین — تاکہ تازی ہوا ایدہر
اودہر خالی مقامون مین بہری رہے — جب چمنی نیچے چوڑی اور
بتدریج اوپر تنگ ہوتی ہے تو ٹہنڈی ہوا اوسکے تلے کے پاس جمع
رہتی ہے اور جب ہوا کا جہونکا چمنی مین آتا ہے تو دہوان فوراً باورچیخانے
مین لوٹ آتا ہے یہہ بہت بڑا عیب چمنی کا خیال کیا جاتا ہے — اور
اس سے بہت ہی بڑی تکلیف ہوتی ہے — جہان ذرا بھی ہوا چلی
تو دہوان مکان مین بہر گیا — اس خرابی کا سبب صرف چمنی کی
تعمیر مین غلطی کرنا ہی نہین ہوتا ہے بلکہ مکان کی وضع اور ساخت
سے بھی یہہ خرابی لاحق ہی — اب ہم اس بارے مین کچہہ تہوڑا سا لکھتے ہین —
بہت سی صورتین ایسی نظر آتی ہین کہ جب
باورچیخانے کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے تو آتشدان یا چولہے
مین سے دہوان بکثرت نکلنے لگتا ہے — اسکا باعث یہہ ہے کہ
کمرے مین اسقدر تازی ہوا نہین ہوتی کہ جس سے آگ اچھی طرح
جلے — دروازہ بند کر دینے سے بیرونی ہوا کا تموج کم ہو جاتا ہے
اور باورچیخانے کے کمرے کی ہوا مین اسقدر زور باقی نہین رہتا
ہے کہ وہ دہوین کو اوپر اوٹھائے — اسواسطے دہوان کمرے مین

بھی بھر جاتا ہے — جب باورچیخانے کا دروازہ اور آتشدان یا چولھے ایک ہی جانب ہوتے ہین تب اوسمین دھوان اکثر بھر جاتا ہے — مکان بنانے کے وقت اسباب کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے —

علاوہ ازین اس خرابی کا علاج یہہ ہے کہ چمنی کا مُنہ تنگ رکھنا چاہیے اور اوسکی گردن لمبی کر دینا چاہیئے — کیونکہ جب چمنی لمبی ہوگی تو اوسوقت گرم ہوا اسقدر زور کے ساتھہ اوپر چڑھیگی کہ خارجی وزنی ہوا نیچے نہ آسکیگی اور اگر آئیگی بھی تو اسقدر نیچے نہ آنے پائیگی جس سے دھوان مکان مین بھر جائے —

چمنی کی تعمیر مین اسباب کا خیال رکھنا چاہیے

کہ پہلے کسیقدر دور تک چمنی کو سیدھا بنا کر لئے جائین بعد ازان اوسمین خم دین — اس سے فائدہ یہہ ہے کہ گرم ہوا کو اوپر چڑھنے مین مدد ملتی ہے — چمنی کا مُنہہ بنانے کے قبل اوسمین ایک دو خم دینا نہایت ضرور ہے — گر یہ چمنی مین دو خم ہوتے ہین — چمنی مین اوپر خم نہ دینے سے دھوان مکان مین بھر جاتا ہے — اور خم دینے کے فوائد ظاہر ہین — جب ہوا کے سخت اور ناگہانی جھونکے بعض اوقات چمنی مین گھستے ہین تو بوجہ خم کے اونکی طاقت اور زور کم ہو جاتا ہے اور وہ دھوئین کو مکان مین ڈھکیل نہین سکتے اور خود بھی مکان تک پہنچنے سے رکجاتے ہین — برخلاف اسکے اگر چمنی سیدھی ہی ہو تو کوئی چیز ہوا کے جھوکون کو چمنی مین

داخل ہونے سے باز نرکہیگی - اور ہوا کے جہونکے اوس مین داخل ہوکر دہوئین کی راہ کو بند کردینگے اور اسواسطے دہوان مکان ہی مین لوٹ کر بہرجائیگا - اس موقعے پر یہہ بات یاد رکہنے کے قابل ہے کہ جسقدر ہوا کے جہونکے چمنی مین دور تک پہنچینگے اوسیقدر اونکی قوت بڑہتی جائیگی اور روکے سے کم رکینگے - پس چمنی کی چوٹی یا منہہ کے پاس خم دینا بہت بہتر ہے - اور جسقدر یہہ خم چوٹی کے پاس ہونگے اوسیقدر ہوا کے جہونکے اندر نہ آنے پائینگے - علاوہ ازین خم دینے سے یہہ فایدہ بہی ہے کہ جب پانی اولے اور برف پڑیگا اور پانی اور اولے خطوط مستقیم مین گرینگے تو وہ خم کی وجہ سے چمنی مین نہ آسکینگے - اور اگر چمنی صاف نہوگی اور اوس مین کاجل بہت بہرا ہوگا تو وہ پانی اور اولون کے پڑنے سے مکان مین گریگا - پس ان وجوہات سے بہت ضرور ہے کہ چمنی مین دو ایک خم رکہے جائین اور مکان بنانے کے وقت ان تمام باتون کا خیال رکہنا لازم ہے -

گریٹ چمنی بہ نسبت دوسری قسم کی چمنیون کے زیادہ دہوان دیتی ہے - اسکا سبب یہہ ہے کہ اوسکی گردن چہوٹی ہوتی ہے - کیونکہ جب دہوئین اور دخان کے اجزا زیادہ بلند ہونگے تو اوسوقت دہوئین کا ایک بڑا استون بنیگا - اور پہر اوس ستون کو نیچے دبانے کے لئے مساوی زور درکار ہوگا

مگر گریٹ چمنی مین بہت بڑا استون دہوئین کا نہین بن سکتا ہے —
کیونکہ اوسکی گردن چہوٹی ہوتی ہے - جب چہوٹی گردن کی چمنی مین
سے دہوان لوٹکر نیچے آئے تو اوسکی گردن لمبی کردینے سے یہہ
خرابی دور ہوسکتی ہے - یا اگر گردن اونچی نکردین تو پہر ایک
مٹی یا لوہے کا نل اوسکے مُنہہ پر لگا دین - سب سے بہتر یہہ ہے
کہ چمنی کی گردن ہی بلند بنانا چاہئے جس سے تمام خرابیین بشرطیکہ
چمنی کے نیچے درستگی ہو دور ہو جاتی ہین - مگر آس پاس کی چہتون
کو اس سے اندیشہ ہے - چمنی کو لمبا کرنے کے لئے اوسمین لوہے
یا مٹی کا نل یا ٹیوب لگانا ہی کار آمد ہے - اس سے دہوان باسانی
نکل جاتا ہے اور اوسکے لوٹنے کا بہت کم اندیشہ ہوتا ہے —

ایک اور عام سبب مکان مین زیادہ دہوان
بہرنے کا یہہ ہے کہ ایک چولہے کی آگ دوسرے چولہے کی آگ
پر غلبہ کرتی ہے - مثلاً اگر ایک بڑے کمرے مین دو چولہے اور
دو چمنیان ہون اور اون دونون چولہون مین آگ جلائی جائے - اور
کمرے کے تمام دروازے اور کہڑکیان بند کردیجائین - تو بڑی
اور قوی آگ دوسری کم اور ضعیف آگ پر غلبہ کریگی - اور بذریعے
چمنی کے ہوا کو اوپر سے نیچے شعلے بہڑکنے کے لئے کہینچے گی -
جب یہہ عارضی اور اوپری ہوا بڑی آگ کی کوشش سے ہٹ نیچے
اُتریگی تو ضعیف اور کمزور آگ کی چمنی مین داخل ہوگی اور اوسکے دہوئین

کو نیچے کیطرف مکان مین ڈہکیلیگی جس سے تمام مکان مین دہوان بہر جائیگا
اگر بعوض ایک کمرے کے دو مختلف کمرون مین دو چمنیان بنائی جائین
اور دونون کمرون کے درمیان مین ایک دروازہ رکہا جاے اسطرح
کہ جب وہ درمیانی دروازہ کہولدیا جاسے تب دونون کمرے ایک
ہو جائین تو اس صورت مین بہی دروازہ کہولنے سے وہی خرابی
پیدا ہوگی جنکا ذکر ابہی ہمنے کیا - اسکا علاج یہہ ہے کہ ہر کمرے
مین ہوا آنے کے پورے ذرایع رکہے جائین تاکہ کمرے ہوا لینے
مین ایک دوسرے کے محتاج نہون -

جب چمنیان اونچے مکانون - بلند عمارتون
اور پہاڑون کے متصل ہوتی ہین تب بہی دہوان مکان مین لوٹ کر
بہر جاتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ ہوا کے جہونکے چمنی پر اگر گرتے
ہین اور دہوئین کو اندر ڈہکیلتے ہین - جس سے دہوان مکان مین
لَوٹ آتا ہے - بعض اوقات ایسا بہی دیکہنے مین آیا ہے کہ کئی
گہنٹون تک ہوا چمنی ہی مین چکر کہاتی رہتی ہے - اس خرابی کے
دو سبب ہین اوّل تو مکان کا بیموقع وغیر مناسب جگہہ پر بنانا
دوسرے چمنی مین پیچ وخم نرکہنا - اس خرابی کے دفع کرنے کا
علاج یہہ ہے کہ ایک بہرتی ہوئی لوہے کی ٹوپی مثل موسم نمایا
"ویدر کاک" کی چمنی کے مُنہہ پر لگادین تاکہ ہوا کے جہونکے اندر
نہ آنے پائین -

نقشۂ فلٹر

پہلے پانی اسفنج مین ہوکر گذرتا ہے اور موٹے کثیف مادّون کو روکتا ہے — پہر کنکرون یا روڑون — باریک ریت اور کوئیلہ کے سفوف کی تہون مین ہوکر گذرتا ہے اس ترکیب سے پانی خوب صاف ہوتا ہے —

پانی کی امتحان کرنی یا جانچنی کے طریقے

غلیظ اور کثیف مادّون کے چہوٹے چہوٹے ریزے اور ذرّے جو پانی مین تیرتے رہتے ہین چہاننے یا فلٹر کرنے سے دور ہوسکتے ہین یا پانی کو رکہنے سے نیچے تہ نشین ہوسکتے ہین — مگر جو مادّے پانی مین خوب گہل جاتے ہین وہ فلٹر وغیرہ سے ہرگز دور نہین ہوسکتے — کیونکہ فلٹر مین انکو جدا کرنے کی قوّت نہین ہے — پس یہان پر مختلف امتحان کے طریقون کو جن سے وہ مادّے معلوم

ہوسکتے ہین جو پانی مین خوب گھل گئے ہون بیان کرتے ہین —

(۱) "اگزلیٹ آف ایمونیا" کو پانی مین ڈالنے سے چونہ خواہ وہ کاربونیٹ آف لایم ہو یا سلفیٹ آف لایم دریافت ہوجاتا ہے — یعنے اوسکے ڈالنے سے پانی پر سپید سپید ذرے چونے کے پیدا ہوجاتے ہین — (۲) نائٹریٹ آف سلور کے ملانے سے پانی مین کلورائیڈ دریافت ہوجاتی ہین یعنے ان دونون کے ملنے سے پانی مین سفید سفید ٹکڑے پیدا ہوتے ہین —

(۳) جب چند قطرے پرمینگنیٹ اف پٹاش کے پانی مین ڈالین اور اوس سے ایک گلابی سا رنگ یا "پنک کلر" پیدا ہوکر فوراً غایب ہوجاے تو سمجھنا چاہئے کہ اوس پانی مین "ارگینک میٹر" شریک ہے سالٹ آف لایم یا چونے کے نمک کا پانی مین شریک رہنا کچھ برا نہین ہے سوا اوس صورت کے کہ بہت مقدار شامل ہونے سے پانی بھاری ہوجائے — مگر جب پانی مین زیادہ کلورائیڈ اف سوڈیم یا ارگینک میٹر پایا جائے اسکے استعمال مین مضرت کا احتمال ہے اور اوس سے پرہیز کرنا چاہئے —

بعض اوقات پانی کو تانبے کے برتن مین جوش دینے سے اوسمین تانبا شریک ہوجاتا ہے — اسکے دریافت کرنے کا یہہ طریقہ ہے کہ ایسے پانی مین جسمین تانبا شریک ہونے کا احتمال ہو ایک مصفا اور مجلا چھری یا چاقو کے پھل کو ڈبولین —

اگر پانی مذکور مین تانبا ہوگا تو چہری کے پہل پر ایک زردی مایل یا سنہرا داغ پڑ جائیگا —

گھرون مین کارآمد چھوٹی چھوٹی چیزون کی تیار کرنیکی تدبیرین

اس زمانے مین تمام چیزون کا گھر مین تیار کرنا کچھہ مفید اور بکفایت نہین ہے — کیونکہ جسقدر وقت اور روپیہ اوس چیز کے بنانے مین صرف ہوگا اوس سے کم مین بازار سے خرید کر سکتے ہین — چیزون کے بنانے مین بنسبت خریدنے کے دام اکثر زیادہ صرف ہوتے ہین — پس ہم یہان پر ان ترکیبون کو اون لوگون کے لئے لکھتے ہین جو دیہات چھوٹے چھوٹے گانون اور شہرون سے دور مقامون پر رہتے ہین اور جنکو ضروری اشیا ملنا مشکل ہے یا ارزان دستیاب نہین ہو سکتی ہین —

جوتون کی سیاہی بنانیکی ترکیب

جوتون کی سیاہی بنانیکی کئی ترکیبین ہین مگر خاص اجزا یہہ ہین — (۱) آوری بلیک یعنی ہاتی دانت

یا ہڈی کے کوئیلے کا باریک سفوف۔ (۲) سرکہ۔ (۳) شکر یا گڑ (۴) تھوڑا میٹھا تیل۔ (۵) روغن توتیا۔ ایک نہایت عمدہ نسخہ سیاہی بنانے کا ہم ذیل مین درج کرتے ہین:—

(۱) اوری بلیک۔ ڈیڑہ چھٹانک۔

(۲) شیرۂ گڑ یا شکر۔ ایک چھٹانک (۳) میٹھا تیل۔ ایک چمچہ (۴) روغن توتیا۔ آدہی چھٹانک (۵) صمغ عربی یا گوند پانی مین بھیگا ہوا۔ آدہی چھٹانک (۶) سرکہ۔ ڈہائی پاو۔

بگی گھوڑون کے سازوسامان کی سیاہی بنانے کی ترکیب

ایک چھٹانک بھیڑ کی چربی لیکر تین چھٹانک موم کے ساتھہ پگھلاؤ۔ پھر اوسمین گڑ تین چھٹانک۔ نرم صابون پانی مین گھلا ہوا ایک چھٹانک اور باریک سفوف نیل آدہی چھٹانک ملاؤ۔ جب یہہ سب چیزین آپسمین خوب ملجائین تب ڈہائی چھٹانک ٹرپن ٹین یعنے تارپین اور شریک کرو۔ پھر ایک اسفنج کے ذریعے سے اسکو سازوسامان پر لگاؤ بعد ازان برش سے پالش یا جلا کرو۔

لیمپ بنانیکی ترکیب

گہرون مین لیی کا اکثر کام پڑتا ہے۔
لیہی کی عمدہ ترکیب یہہ ہے کہ گیہون کے باریک آٹے مین پانی شامل کرکے معمولی طور سے پکائین۔ جب وہ کسیقدر گاڑہا ہوجائے تب اوسمین تہوڑا گلسرین اور تہوڑا کاربولک ایسڈ شریک کرین۔ گلسرین سے فایدہ یہہ ہے کہ لیہی سوکہنے نہین پاتی اور کاربولک ایسڈ سڑادت کو روکتا ہے۔

جوتون کے لئے "واٹر پروف سلف" یا پانی اور تری سے محفوظ رکہنے والی شی بنانے کی ترکیب

برسات اور جاڑے کے موسم مین مندرجہ ذیل مرکب کو جوتون کی ایڑی اور سیون پر لگانے سے جوتے بہیگنے اور تر ہونے سے محفوظ رہتے ہین۔

السی کا کچا تیل سوا پاؤ۔ روغن تارپین دو چمچے۔ موم آدہی چہٹانک۔ برگنڈی پچ ... نصف تولہ

ان سب چیزون کو باہم ملا کر پگہلانا چاہیے۔ بعد ازان آگ کے سامنے جوتے پر ایک برش سے لگانا چاہیے۔ جب تک ایڑی مین خوب جذب نہو جائے تب تک برابر اوسپر لگاتے رہین۔ صرف روغن پائے مویشی (یہہ ایک روغن ہے

جو بکری- گائی بھینس وغیرہ کے پانون سے نکالا جاتا ہے) کے پہیرنے سے بہی جوتا برسات مین خراب ہونے سے محفوظ رہتا ہے

بوتل کے بند کرنیکی لاکہہ بنانے کی ترکیب

بوتلین بند کرنے کے لئے ایک نہایت ارزان لاکہہ کا نسخہ ہم ذیل مین مندرج کرتے ہین —

(۱) رال — آدہ سیر (۲) موم - پاوبہر

ان دونون چیزون کو ایک لوہے کے ظرف مین آگ پر پگہلاؤ- جب خوب پگہل جائین تب اسمین کوئی چیز مثلاً کاجل- تیل یا اور کوئی رنگ جو مناسب معلوم ہو رنگت کیواسطے شریک کرو — اور بوتلون کے منہہ پر بند کرنے کے لئے گرم گرم لگاو — اگر اس مرکب کو رکہہ چہوڑین اور بعد تیار کرنے کے کام مین لائین تب بتی سے مثل لاکہہ کے گرم کرکے لگائین —

آلو کا نشاشتہ بنانے کی ترکیب

پانچ سیر اچہے آلو لیکر دہو اور چہیلو اور ہانڈی بہر پانی مین خوب رگڑو اور دمبدم ہلاتے جاو — بعد ازان ہانڈی کے پانی کو ٹہیر جانے دو — دوسرے دن ہانڈی کے تلے مین نشاستہ جما ہوا ملیگا — پہر ہانڈی کے

پانی کو نتھار کر پھینکٹ دو اور تازہ پانی ڈالو۔ اور پہلے کیطرح
خوب ہلاو۔ اسیطرح کئی بار پانی بدلو اور ہلاو اور ٹھیر جانے
دو۔ بعدازان پانی نتھار کر دُرد کو نکالو اور اوسکو دھوپ یا
دھیمی اگن کے تنور مین خشک کرلو۔

پٹاشن بنانے کی ترکیب

جو لوگ جنگلون کو صاف کرکے اونمین
بستے ہین ادنہین پٹاشن کے تیار کرنے کا خوب موقع ملتاہے۔
پٹاش نہایت کارآمد اور قیمتی شئے ہے۔ ملک کینڈا مین
ہرسال بہت سی پٹاش تیار ہوتی ہے اور وہان سے ممالک برطانیہ
مین آتی ہے۔ پٹاش جلے ہوئے درختون کی راکھہ سے بنائی جاتی
ہے۔ جب زمین صاف کرنے کے لئے درختون کو جلاتے ہین
تو اونکی راکھہ محفوظ رکھتے ہین اور راکھہ کو پیپون یا اور کسی ظروف
مین جنکے پیندے مین سوراخ ہوتے ہین رکھہ کر اوپر سے پانی
ڈالتے ہین۔ پھر سوراخون کی راہ سے ایک رقیق شئے یا الکلی
باہر نکلتی ہے۔ جب اوسکو جوش دیتے ہین تو پانی اوڑجاتاہے
اور ایک شئے باقی رہجاتی ہے جسے کالا نمک کہتے ہین۔
پھر اس دُرد کو خوب حرارت پہنچاتے ہین جس سے وہ پگھلتی ہے
اور جب اوسکو ٹھنڈا کرتے ہین تو پٹاش حاصل ہوتا ہے۔

اہل کینڈا اسی پٹاش سے صابون تیار کرتے ہین — ایک پیپے بہر راکہہ کے کہار مین پانچ سیر چربی ملا کر اوبالنے سے بیس سیر عمدہ نرم صابون تیار ہوتا ہے —

راکہہ کے گولے

مختلف درختون خصوصاً فرن کے درختون کی راکہہ کو تر کرکے گولے بناتے ہین — یہہ گولے بجاے صابون کے مستعمل ہوتے ہین اور اونسے روغنی تصویرین خوب صاف ہوتی ہین

رنگنے کی ترکیب

گہر مین کپڑون کو اچہی طرح نہین رنگ سکتے ہین اسواسطے ہم مناسب سمجہتے ہین کہ رنگریزون سے رنگانا چاہیئے — چہوٹی چہوٹی اونی اور ریشمی چیزین اسطرح رنگنا چاہئے کہ پہلے کپڑے کو داغ دہبے سے پاک کرین اور اوسکو خوب صابون سے دہو ڈالین پہر کسیقدر گرم پانی مین رنگ گہول کر اوسمین کپڑے کو ڈبو دین — بعد ازان نچوڑ کر سکہائین —

چہوٹی چہوٹی چیزون کو سفید جہک کرنیکی ترکیب

ریشم کو سفید جہک کرنے کی ترکیب یہہ ہے

کہ اوسکو سفید صابون اور پانی کے ساتھہ جوش دو۔ اس سے اوسکا قدرتی زردی مایل رنگ دور ہو جائیگا۔ بعدازان اوسکو کئی بار دہو۔ جن چیزون کو بہت ہی سفید کرنا منظور ہو جیسے دستانے۔ یا تابے وغیرہ انکو گندہک کی دہونی دینا چاہئیے یا سلفیورس ایسڈ کو استعمال کرنا چاہئیے۔ سینکین اور خشک گہاس جس سے ٹوپیان تیار ہوتی ہین گندہک کی دہونی سے بہت صاف ہوتی ہے۔ اسیوجہ سے اکثر اون ٹوپیون مین جو سینکین اور گہاس سے بنی ہوتی ہین گندہک کی بو آتی ہے۔

کپڑی کو جلنے کے ناقابل بنانی کی ترکیب

روئی کے باریک کپڑون کو جنمین اگ بہت جلد بہڑک اوٹہنے کی از حد قابلیت ہوتی ہے (مثلاً ناچنے۔ تماشا کرنے وغیرہ کے کپڑے) ناقابل افروز بنا سکتے ہین۔ اور اوسکی ترکیب یہہ ہے کہ کلفمین ٹنگ سٹیٹ آف سوڈا یا سلفیٹ آف ایمونیا یعنے نوشادر شریک کرکے کپڑون پہیرین۔ مگر بنسبت سلفیٹ آف ایمونیا کے سوڈا کا استعمال بہتر ہے۔ کیونکہ سلفیٹ آف ایمونیا مین ایک بہت بڑا عیب یہہ ہے کہ استری پہیرنے سے کپڑا بہورا ہو جاتا ہے "بورکس" کو بہی اس غایت کے لئے استعمال کرتے ہین۔

اعلان

یہ رسالہ معلم شفیق مہینے مین دو بار طبع ہوتا ہے
علوم و فنون سیاست مدن وغیرہ سے آزادانہ بحث کرتا ہے
ناول ڈراما اور مفید کتابون کے ترجمے درج ہوتے ہین
مضمون مفید خاص فی سطر ایک آنہ مقرر ہے مفید عام مفت
خریدارون سے چھہ روپے سالانہ لیا جائیگا پیشگی محصول ڈاک ایک روپیہ
اہل ملک سے حالی غیر ملک والون سے کمپنی بعد سال کے ڈیوڑہا ہے

مخفی نرہے

کہ ہمارے مطبع مین کتابین اشتہارات رقعے وغیرہ نہایت خوش خط
اور صفائی سے چھپتے ہین - اُجرت نہایت
کم لیجاتی ہے — اس مطبع مین معلم کی
پچھلی جلدین بھی فروخت کرنے کے لئے
موجود ہین باشرح خواہش فی جلد
تین روپیہ بھیجکر منگوا لیں

فقط

تر کرو۔ اور پھر اوس کاغذ کو ایک رکابی مین رکھو اور ذرا پانی سے تر کرتے جاؤ۔
جو مکھی اوس پر بیٹھیگی وہ فوراً مر کر رہجائیگی۔ مگر جو جانوران مری ہوئی
مکھیون کو کھائیگا وہ بھی مر جائیگا۔ اس خطرناک تدبیر کے استعمال مین
بہت ہی بڑی ہوشیاری اور خبرداری کرنا چاہئے۔ "کواشا" کے
جوشاندے مین شکر ملا کر رکھنے سے مکھیان دور ہو سکتی ہین۔
اگر مکانون مین مکھیان بکثرت ہون اور حل کئے ہوئے فریم یا تصویرون
کے چوکھٹے اور شمعدانون کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اونپر باریک
کاغذ لپیٹ دینا چاہئے۔

پشمینے کپڑون کی کیڑون کو دور کرنیکا طریقہ

پشم اور ریشمی بنے ہوئے دہاگون کو کیڑون سے
محفوظ رکھنے کی عمدہ تدبیر یہہ ہے کہ انکو کورے ململ کے تھیلون
مین بھر کر سید دینا چاہئے۔ اگر یہہ تدبیر کارگر نہو تو اونکو اکثر نکال کر
ہوا کھلاتے رہنا چاہئے۔ کافور۔ لیونڈر۔ رشیا لیدر یعنے
روس کے چمڑے وغیرہ کے استعمال کو لوگ جسقدر مفید خیال
کرتے ہین اسقدر کارآمد نہین ہے۔ جس پر دانے کو تم اوڑتا
ہوا دیکھو اوسکو مار ڈالو

جلنے وغیرہ سے محفوظ رہنے کی تدبیرین

آگ کے بارے مین احتیاط یا دور اندیشی

گھر دن مین آتش زدگی کے واقعات اکثر ہوا کرتے ہین ۔ لیکن یہہ واقعات اکثر بے احتیاطیون دربی پرواہیون کے نتیجے ہین ۔ ان واقعات سے محفوظ رہنے کے لئے جہانتک عقل و تمیز جایز رکھے احتیاط اور ہوشیاری کرنا چاہئے ۔ کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے اسواسطے ہم چند ہدایتین ذیل مین لکھتے ہین ۔

سوتے وقت سرہانے یا میز پر جلتا ہوا چراغ نہ رکھنا چاہئے ۔ بلکہ چراغ گل کرکے سونا چاہئے ۔ اگر بچھونے اور کھڑکیون کے پردون سے دور اور علیحدہ جلتا ہوا چراغ یا موم بتی ایک ظرف مین محفوظ جگہہ رکھی جاوے تو کچھہ مضایقہ نہین ۔

پلنگ کے پاس آگ کی انگیٹھی سوتے وقت نہ رکھو۔

اگر تم کاغذ کے ٹکڑون کو جلا کر چراغ روشن کرو تو اس بات کی بڑی ہوشیاری رکھنا چاہئے کہ بعد چراغ جلانے کے اون کو اچھی طرح بجھا دو ۔ نہایت محفوظ طریقہ چراغ روشن کرنے کا یہہ ہے کہ ایک چھوٹی سی موم بتی یا اسپرٹ لیمپ کے ذریعے سے چراغ روشن کرین جو پھونک دینے سے باسانی بجھہ جاتی ہے ۔ بڑے بڑے کارخانون ۔ شاپون یا دکانون مین جہان بہت سے

چراغ اور لیمپ جلائے جاتے ہین ایک دستی لمپ کے ذریعے سے چراغ روشن کئے جائین اور اونکو روشن کرنے کا کام ایک خاص شخص کے تفویض ہونا چاہئے — ایسے مقامون مین "سیفٹی میچ" یا اون دیاسلائیون کو استعمال کرنا چاہئے جو بکس یا ڈبی ہی پر رگڑنے سے جلتی ہین —

"گیس لایٹ" کو پھونک کر نہ بجھانا چاہئے — جب اوسکو بجھانا چاہین تب بجھانے کے پیچ کو مروڑنا چاہئے — اگر اتفاقاً کسی سبب سے گیس نکلجائے اور دفعتاً بدبو معلوم ہو تو چاہئے کہ پیچ مذکور کے پاس سے گیس کو خارج کر دین اور کھڑکیون کے دروازے کھولدین تاکہ تازی ہوا اندر آئے مگر ایسی صورت مین جبکہ گیس کمرے مین موجو ہو جلتی ہوئی بتّی وہان نہ لئے جانا چاہئے —

تین مہینے مین کم از کم ایکبار یا اس سے زیادہ جیسی ضرورت ہو چمنیون یا دودکشون کو جو باورچیخانون کی چھتون مین دہوان نکلنے کے لئے نصب کئے جاتے ہین صاف و پاک کرانا چاہئے — تاکہ جو کچھ دود یا کاجل اونمین اکٹھا ہو جاتا ہے اوسمین آگ نہ لگ اوٹھے — لکڑیان چمنی کے پاس رکھنے سے سُلگ اوٹھتی ہین اور اسوجہ سے بعض اوقات مکانون مین آگ لگجاتی ہے — اسواسطے مکان بنانے کے وقت اسبات کی بڑی احتیاط کرین کہ کوئی لکڑی چمنی یا دودکش کے قریب نہ رہین —

مندرجہ ذیل ہدایتین آگ لگنے کے وقت

بڑی کارآمد ہین ۔ انسے ہمکو آگ بجھانے کے طریقے بخوبی معلوم ہوتے ہین ۔

چمنی یا دودکش مین آگ لگن

جب چمنی یا دودکش مین آگ لگے تب فوراً جلدی سے
تم ایک کمل یا دری کا ٹکڑا آتشدان پر لٹکانا چاہئے ۔ چند مٹھی نمک
آگ مین ڈالنے سے بہی بہت جلد آگ بجھہ جاتی ہے ۔ گندک کا
برادہ جلتے ہوئے کوئلون کے مدہم مقامون پر پھیلاکر ڈالنے سے بھی
آگ کے بجھانے مین بڑی مدد ملتی ہے ۔ کیونکہ آگ پر گندک کا
برادہ ڈالنے سے جو دہوان پیدا ہوتا ہے وہ شعلے کو بجھاتا ہے ۔
دودکش کی چوٹی پر سے پانی ڈالکر آگ بجھانا کچھہ اچھا طریقہ نہین ۔
یہہ بھونڈا طریقہ آگ بجھانے کا ہے ۔ اس سے سامان اور اسباب
کو جو مکان مین رکھا ہوتا ہے اکثر بہت کچھہ نقصان پہنچتا ہے ۔
اسیطرح دودکش کے منہہ کو ڈھکنے اور بند کرنے سے بھی آگ بجھانا
اچھا نہین ہے ۔ کیونکہ جب چمنی یا دودکش کا منہہ بند ہو جائیگا
تو تمام دہوان اور بدبو مکان کے اندر بھریگی ۔ اگر ہر ایک آتشدان
مین ڈیمپر یا لوہے کے کواڑ رکھے جائین جو اوسکے منہہ کو پورے
طور سے بند کرین تو چمنیون یا دودکشون مین آگ لگنے سے زیادہ
اندیشہ نہین اور اوسکا بجھانا کوئی بڑی بات نہین ۔ کیونکہ اسوقت
آگ بجھانے کے لئے یہی کافی ہوگا کہ ڈیمپر یا کواڑ جلدی سے بند

کر دئے جائین — اب آجکل تمام آتشدانون مین ڈیمپر رکھے جاتے ہین
چمنیون یا دودکشون کے صاف کرنے کا یہ نہایت ہی بھونڈا طریقہ
کہ اونمین آگ لگائین اور اوس سے جسقدر دہوان اور کاجل وغیرہ اکٹھا
جمع ہو وہ سب جلکر دور ہو جائے — جہان کہین آگ لگنے کا
اندیشہ نہو وہان بھی اس طریقے کا استعمال بالکل ناجائز ہے — کیونکہ
دودکشون مین آگ لگانے سے جو ایک سخت حرارت پیدا ہوتی
ہے وہ دیوارون کو کمزور اور بودا کر دیتی ہے —

کپڑون مین آگ لگنا

جسوقت تمہارے کپڑون مین آگ لگے
اور تمکو معلوم ہو تو تمکو چاہئے کہ تم چپ چاپ اور مستقل مزاج رہو —
اور خوف زدہ ہو کر دوڑنا یا ادہر ادہر نہ بھاگو — اگر تمہارے
قریب کوئی کمبل یا دری یا میز پوش وغیرہ ہو تو اسکو جلدی سے
اور اوسکو اوپر لپیٹ کر چارون طرف سے خوب مضبوط لپیٹ لو — اگر یہ
تدبیر پھرتی اور چالاکی سے کی جائے تو آگ فوراً بجھ جائیگی —
اگر اسوقت کوئی اس قسم کا کپڑا پاس نہو اور نہ کوئی آدمی موجود
ہو جو تمکو مدد پہنچائے تو اسصورت مین تمکو چاہئے کہ تم زمین پر
لیٹنے لگو اور اپنے کپڑے خوب سمیٹے رہو — زمین پر لوٹنے سے
آگ بجھ جاتی ہے مگر کپڑون مین آگ لگنے کے وقت ہمیشہ اسبات کی

احتیاط رہے کہ کپڑے سمٹے رہین ۔ جس صورت مین کوئی کمل وغیرہ دستیاب نہو مگر کوئی مرد وہان موجود ہو تو اس صورت مین اوس مرد کو چاہئے کہ وہ اپنا کوٹ یا دگلا بشرطیکہ وہ کسی موٹے کپڑے جیسے بانات وغیرہ کا ہو فوراً اوتار کر تمھارے چارون طرف لپیٹ دے یا اگر کوئی عورت اس موقع پر موجود ہو تو اوسکو چاہئے کہ اپنی شال تمپر ڈالدے اور تملو اوسمین خوب لپیٹ دے

گھر مین اگ لگنا

جب گھر مین اگ لگے اور تمام مکان مین خوب دہوان بھرا ہو تو سیدہے کھڑے ہوکر اوس مکان سے نہ نکلنا چاہئے کیونکہ اسمین دم گھٹ کر مرجانے کا اندیشہ ہے ۔ اس صورت مین ہاتھون اور گھٹنون کے بل جھک کر چلنا چاہئے ۔ کیونکہ ایسے مقامون مین جہان دہوان بکثرت بھرا ہوتا ہے اچھی ہوا زمین سے ملی ہوئی رہتی ہے ۔ جب رات کو گھر مین اگ لگے اور شور وغل سے آنکھ کھلے تو اوسوقت مزاج مستقل رکھنا چاہئے اور پریشان اور منتشر خاطر نہونا چاہئے اور بغیر سوچے سمجھے کوئی حرکت نکرنا چاہئے ۔ ایسی صورتون مین موقع ومحل سوچ سمجھہ کر نکل جانے سے آدمی بچ جاتا ہے ۔ سیڑہیون پر سے اوترنے یا چڑہنے یا اور کسی راہ سے حسب موقع بھاگ جانے سے جان بچتی ہے ۔ فلپ صاحب کا آگ بجھانے کا آلہ اور "ایگزٹنگشر" یعنے اگ بجھانے کا آلہ جو جدید ایجاد

سے ہین آگ بجھانے کے لئے بہت کارآمد ہے ۔ جب آگ لگے
اور فوراً ان آلات سے کام لیا جائے تو بہت جلد آگ بجھ سکتی ہے
ان آگ بجھانے کے آلون مین پانی اور ایک شے بھری جاتی ہے
جس سے کاربونک ایسڈ گیس بکثرت نکلتی ہے ۔ پھر بذریعہ ایک
نل کے جو آلات مذکور مین لگا یا جاتا ہے کاربونک ایسڈ گیس ہمراہ
دخان کے آگ کے شعلون پر چھوڑی جاتی ہے اور اس تدبیر
سے بہت جلد آگ بجھ جاتی ہے ۔

آتش زدہ مکانون سی بھاگنی کی تدبیرین

جن مکانون مین کاٹھ کی سیڑھیان ہوتی ہین اور
جب ان مین آگ لگتی ہے تو بوجہ سیڑھیون مین آگ لگجانے یا انکے
جلکر خاک ہو جانے کے بھاگنا بہت دشوار ہو جاتا ہے ۔
ایسی صورتون مین یا تو کھڑکیون یا اسکای لائٹون یعنے روشندانون
سے نکل جاسکتے ہین اور دوسرے قریب کے مکان مین پہنچ جاسکتے
ہین ۔ اسواسطے جس مکان مین کاٹھ کی سیڑھیان ہون اوس مین
ایک چور دروازہ یا "ٹریپ ڈور" چھت مین ضرور رکھنا چاہئے اور کوئی
آلہ اس قسم کا بھی رکھنا چاہئے جسکے ذریعے سے کھڑکیون یا چھت پر
سے زمین تک بحفاظت تمام اوتر سکین ۔ اس قسم کا آلہ جو اس غایت کے
لئے بہت بکار آمد ہے رسی کی سیڑھی ہے ۔ رسی کی سیڑھی

مختلف صورت و وضع کی ہوتی ہے اور وہ رسّی مین پہندے دیکر
بنائی جاتی ہے - کپتان مین بادی صاحب کے نزدیک اس غایت
کے لئے وہ رسّہ نہایت کار آمد ہے جس مین پہندے لگے ہون
اور تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر پانون ٹیکنے کے لئے سہارا ہو
تاکہ آدمی سہارے پر یکے بعد دیگرے پانون ٹیک کر بآسانی اوتر
آئے - خطرناک حالتون مین جبکہ کوئی راہ آگ سے بہاگنے
کے لئے نہ مل سکے اور بجز جلکر مرنے کے اور کوئی چارہ نہو اس
رسّی کی سیڑہی کے ایک سرے کو پلنگ یا میز سے باندہ دین اور
دوسرے سرے کو کہڑکی کے باہر لٹکا کر فوراً اوتر آئین - اس
تدبیر سے وہ لوگ جو نہایت ہی خوفناک حالت مین ہون اور کوئی
صورت آگ سے بہاگنے کی نہو بچ سکتے ہین - ہر آدمی کو چاہیے
کہ ایسی ایک سیڑہی اپنے گہر مین ہمیشہ رکہے - علی الخصوص جن
لوگون کے مکان مین کاٹہہ کی سیڑہیان ہون اونکو تو ہر وقت ایک
گانٹہون دار رسّی اپنے سونے کے کمرے مین رکہنا نہایت ضروری ہے
تاکہ جسوقت ضرورت پڑے فوراً اوسکو کام مین لائین - اگر بوقت
ضرورت اس قسم کی کوئی رسّی یا رسی کی سیڑہی موجود نہو اور بے پرواہی
سے اس قسم کی کوئی چیز پہلے سے نرکہی گئی ہو تو اوسوقت پلنگ
پر سے دو تین چادرے یا کمبل لین اور اونکے چہورون کو گرہ دیکر
خوب مضبوط باندہین اور پہر اوس سے رسّی کا کام لین - بڑے بڑے

شہرون اور قصبون مین جا بجا تہانون یا پولس اسٹیشنون پر رسّی کی سیڑہیان ہر وقت موجود رہین اور بروقت آتش زدگی کام مین لائی جائین۔

عفونت کے دفع کرنیوالی اور وبائی یا سمّی ہوا کے صاف کرنیکی تدبیرین

بہت سی چیزین دافع عفونت اور رہولے سمّی یا دبائی ہین مگر اشیاے مندرجۂ ذیل اس غایت کے لیئے عموماً مروّج ہین۔
(۱) کلورائین جسمین ہای پو کلورائٹ آف لایم اور سوڈا بھی شامل ہے۔ (۲) کلورائیڈ آف زنک اور ایلومینیم۔ (۳) پروٹوسلفیٹ آف آیرن۔ (۴) پرمنیگینٹ آف پٹاس (۵) کاربولک اور سلفیورس ایسڈ۔ (۶) کوئلہ۔ (۷) حرارت

ان سب مین سے حرارت بہت بڑی دافع عفونت ہے اور اس غایت کے لیئے نہایت سہل اور ارزان نسخہ ہے۔ جو مریض امراض وبائی یا متعدّی مین مبتلا ہون اونکے اوڑہنے اور بچہانے کے کپڑون کو ایک گہنٹے تک حرارت دینے سے عفونت دفع ہوجاتی ہے۔ یہہ حرارت جو انکے کپڑون کو دیجائے کہولتے ہوئے پانی سے کسیقدر زیادہ ہونا چاہیئے۔ دو سو پچاس درجے فارن ہیٹ تک حرارت پہنچانے سے کپڑے کے رنگ اور ساخت کو کوئی نقصان نہین ہوتا ہے۔ کارخانون اور محتاج خانون مین اکثر یہہ رواج ہے کہ جو محتاج اور مفلس لوگ امراض متعدّی مثل خارشت

وغیرہ مین مبتلا ہوتے ہین یا اونکے کپڑون مین جوئین وغیرہ پڑ جاتی ہین اونکے کپڑون کو پکاتے ہین - چونہ کاربونک ایسڈ سلفیوریٹڈ ہائڈروجن اور بہت سی دوسری مضر اور سمی گیسون یا ہوا ؤن کو بہت جلد جذب کرلیتا ہے - اور اسیواسطے عموماً دیوارون پر چونہ پھیرتے ہین - کافور - عود - اگر - لبان - کاسکریلا - بھوراکاغذ اور سرکہ عفونت کے دفع کرنے کے لئے اکثر مروّج ہین - توتیا یا ہیراکسیس یعنے سلفیٹ آف آیرن مین عفونت دفع کرنے کی بہت بڑی خاصیت ہے - مثلاً اگر تھوڑا سا توتیا بدررو اور موری مین ڈالین تو چند ہی گھنٹون مین تمام بدبو اور متعفن ہوا جو اونمین غلاظت اور کثافت کے سڑنے سے پیدا ہوتی ہین دور ہو جاتی ہین -

دافع عفونت گیسون یا ہواؤن مین سے سلفیورس ایسڈ گیس یا دود گوگرد جو گندھک کے جلانے سے پیدا ہوتا ہے بہ نسبت کلوارین یا خضریہ کے زیادہ مروّج اور پسند کے لایق ہے دود گوگرد سے زیادہ دافع عفونت حیوانی اور نباتی کوئی دوسری چیز نظر نہین آتی ہے - اس سے بہت جلد عفونت حیوانی اور نباتی دفع ہو جاتی ہے -

آج کل کاربولک ایسڈ بھی بہت بڑا دافع عفونت خیال کیا جاتا ہے - کاربولک ایسڈ مین اوسکی مقدار سے بیس گونہ پانی ملاکر ایک عرق بنالینا چاہیئے - پھر اس عرق کو بمقدار دو چمچے

پاخانے اور پیشاب وغیرہ کے ظروف مین ڈالنے سے عفونت دفع
ہوجاتی ہے اور مہریون اور بدررؤن مین بھی ڈالنے سے عفونت
دور ہوتی ہے —

مجلسون محفلون اور ناٹکون مین خطرناک اور اندیشناک واقعات سے محفوظ رہنے کی تدبیر

اس قسم کے مقامون مین پریشانی اور پراگندگی
اکثر دو اسباب سے واقع ہوا کرتی ہے — ایک تو آگ لگنے دوسرے
مکان کے گرنے سے — مگر عموماً انتشار بغیر کسی اصلی سبب کے
ایسے مقامون مین اکثر پہیل جایا کرتا ہے — جہان ذراسی کوی بات
واقع ہوئی یا کسی مفسد نے بغرض نقصان رسانی کوئی خفیف حرکت
کی تو اوسوقت فوراً بہراپڑ جاتا ہے اور سخت پریشانی اور پراگندگی
پہیل جاتی ہے — گو یہہ پریشانی یا پراگندگی کسی سبب سے ہو مگر
ایسے مقامات مین اس سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور سخت خطرناک
ہوتی ہے — ایسے موقعون پر اگر آدمی ذرا مضبوط رہے اور اپنی
فکر سے ذرا کام لے تو خطرات سے محفوظ رہسکتا ہے — اخبارون
مین اکثر اس قسم کے واقعات مندرج ہوتے رہتے ہین — اس قسم کی
بہت سی صورتون مین اکثر نقصان صرف اسیوجہ سے ہوتا ہے
کہ جہان کوئی ذرا سا بھی واقعہ ہو تو مجلسون اور ناٹکون مین فوراً

سخت پریشانی اور ہلڑ مچ جاتا ہے اور غل غپاڑا اور کود پھاند شروع ہو جاتی ہے — ہم ہر شخص کو اس موقع پر نصیحت کرتے ہین کہ جب اس قسم کی واردات ہو اور وہ اس مصیبت مین ناگہان پھنس جائے تو ذرا اپنے دل کو کڑا رکھے اور اوسان خطا نہونے دے جب کبھی کسی مجلس اور ناٹک مین آگ لگنے یا مکان گرنے کا شور و غل بلند ہو تو اسکو چاہیے کہ وہ اپنی جگہہ پر باطمینان تمام بیٹھا رہے جب بھیڑ بھاڑ چھٹ جائے اور لوگ ادہر اودہر ہو جائین تو فورًا موقع پاکر نکلجائے — بہرحال ایسی صورتون مین پریشان حرکتین نکرنا چاہئے — اور اگر بالفرض مکان گرے یا آگ لگے بہی توبھی ایک جگہہ بیٹھے رہنا پراگندہ حرکتین کرنے اور کشمکش اور ریل پیل مین دروازے سے گھسکر نکلنے سے بہتر ہے —

مجنون یا دیوانہ آدمی کے حملے سے بچنے کی تدبیر

گھرون مین کبھی کوئی آدمی دفعتًا مجنون یا دیوانہ ہو جاتا ہے — اور گھر والون پر سخت اور خوفناک حملہ کر بیٹھتا ہے — ایسی صورتون مین ان کو چاہئیے کہ ہوش و حواس درست رکھے — اور اگر ضرورت ہو تو مجنون کو اسوقت تک ذرا دم دلاسہ دیتے رہنا چاہئے جب تک اور لوگ امداد کے لئے آجائین یا کسی تدبیر اور حیلہ و مکر سے کر سیے نکل بھاگنا چاہئیے —

بگی کے واقعات سے محفوظ رہنے کی تدبیر

جب کوچ بگی کے گھوڑے بگی لیکر بے تحاشا بگٹٹ بھاگین اور روکے سے نہ رکین اور تم اوس مین بیٹھے ہو تو اوسوقت تمکو چاہیئے کہ اپنی جگہہ چپ چاپ بیٹھے رہو۔ اور بخوف بگی لوٹ جانے کے اپنے ہاتھہ پانون نہ ہلاؤ۔ اسصورت مین تم صرف باطمینان تمام اپنے ہاتھہ پانون سمیٹے بگی مین بیٹھے رہو۔ جب وہ گر بگی یا کسیطرف کو لوٹ جائیگی تو تم ہی ڈھیلے کیطرح باسانی بغیر کسی چوٹ اور مضرت کے ادسطرف کو گر پڑوگے جدہر بگی گر گیگی اور اس تدبیر سے تم چوٹ سے محفوظ رہوگے۔ بہت سے دفعات ہمنے ایسے واقعات مین مردون اور عورتون کو چلاتے اور اپنے ہاتھہ بگی کی کہڑکیون سے مدد مانگنے کے لئے باہر نکالتے ہوئے دیکھے ہین۔ اس حرکت سے بجز ہاتھہ پانون کی ہڈی ٹوٹنے کے اور کوئی فائدہ نہین ہے۔

اگر کھلی ہوئی دو پہیون کی بگی ہو تو اسصورت مین یا تو چپ چاپ اپنی جگہہ پر بیٹھے رہو یا پیچھے کیطرف سے کود پڑو۔ مگر کودنے مین اسبات کا خیال رہے کہ پہلے کسیقدر دور تک بگی سے لٹکتے ہوئے چلے جائین بعد ازان ہاتون کے بل کود پڑین۔

دوڑتی ہوئی بگی یا گاڑی پر سے کبھی دفعتاً نہین کودنا چاہیئے۔ مگر جب کوئی اونچی جگہہ سامنے آجائے تو

اوسپر فوراً ادھر جانا چاہیئے —

ایندھن اور پانی کا انتظام

آگ جلانے کا طریقہ

انگیٹھی — تنور اور چولہے مین سے پہلے راکھہ نکالو اور پہر ادنمین سبسے نیچے کوئلون کی ایک تہہ جماؤ — بعد ازان اوسپر کاغذ کے ٹکڑون کا ایک چھوٹا ڈھیر جماؤ — اس کاغذ کے ڈھیر کے چارون طرف پتلی پتلی چھوٹی چھوٹی لکڑیان اسطرح ایک دوسرے سے لگا کر رکھو جیسے سپاہی بندوقین کھڑی کرتے ہین — ان لکڑیون کے انبار کے چارون طرف چھوٹے چھوٹے کوئلون کی ایک پتلی تہہ چڑہانا چاہیئے — اور انبار کی چوٹی کھلی رہنے دینا چاہیئے یا باریک کوئلون سے ڈھک دینا چاہیئے — اب اسمین آگ لگانا چاہیئے مگر جب تک آگ خوب اچھی طرح نہ جلے تب تک اور لکڑیان نہ رکھنا چاہیئے — جب انبار مذکور کی پتلی پتلی لکڑیان جلنے لگتی ہین تب پہلے انکے نیچے کے کوئلے سُلگ اور جل اوٹھتے ہین — یہہ طریقہ آگ جلانے کا جسے ہمنے بیان کیا بہت کار آمد ہے — اس سے آگ بہت جلد اور بآسانی جل اوٹھتی ہے — اور دہوان کم نکلتا ہے — آگ جلانے

کے لئے تہوڑی ہی لکڑی درکار ہے اگر لکڑیان پتلی اور چہوٹی ہون ۔ مگر پتلی اور چہوٹی لکڑیون کو کاغذ کے متصل رکہنا چاہئے اور اس سے موٹی لکڑیون کو انکے بعد رکہنا چاہئے ۔ کاغذ رکہنے سے غایت یہہ ہوتی ہے کہ لکڑیون مین جلد آگ لگجائے اسواسطے اوسیقدر کاغذ کے ٹکڑے رکہنا چاہئے جسمین یہہ غایت پوری ہو ۔ لکڑی کے بُرادے اور کوئلے کے سفوف سے گولے اور ٹکیان تیار کیجاتی ہین اور بہت ہی ارزان دکانون مین بکتی ۔ ان سے ہی آگ بہت جلد جلتی ہے ۔

سستا ایندہن

جہان کوئلے کم اور مہنگے ہون وہان سستا ایندہن اس ترکیب سے تیار ہوسکتا ہے کہ کوئلون کا کوڑا یا سفوف لیکر چکنی مٹی مین ملائین اور پہر اس ممزوج کو پانی سے تر کرکے اوسکے گولے یا اینٹین بنائین ۔ جب یہہ گولے یا اینٹین خشک ہوجائین تب اونکو جلانے کے کام مین لائین ۔ یہہ ایک نہایت عمدہ ترکیب سستے ایندہن کے حاصل کرنے کی ہے ۔ اور اسکی آگ بہت دیر تک ٹہیرتی ہے ۔

زیادہ دہوان دینے والی چمنیان یا دودکش

چمنیون مین سے زیادہ دہوان نکلنے
کے بہت سے مختلف اسباب ہین ۔ لیکن یہہ سب اسباب ہوا اور
حرارت کی خاصیتون سے تعلق رکہتے ہین ۔ کیونکہ دہوان کاجل کے
باریک اجزا ہین جو بذریعے گرم ہوا کے اوپر چڑہتے ہین ۔ چمنی
مین سے دہوان بخوبی خارج ہونے کے لئے یہہ ضرور ہے کہ
جو گرم ہوا آگ سے نکلے اوسمین ٹھنڈی ہوا شامل نہونے پائے
نہ تو ٹھنڈی ہوا چمنی کے نیچے اور نہ اوپر سے آکر اوسمین ملنے
پائے ۔ اس غایت کے لئے دو باتون کا لحاظ بہت ضرور ہے
اوّل تو یہہ کہ چولہا یا آتشدان بہت بڑا نہ بنایا جائے ۔ دوسرے
یہہ کہ چمنی لمبی ہو ۔ چمنی سے زیادہ دہوان نکلنے کا بہت بڑا
سبب یہی ہے کہ جب گرم ہوا خارج ہوتی ہے تو اوسوقت خواہ
چمنی کے منہہ کے پاس یا حلق کے پاس ٹھنڈی ہوا اوسمین شامل
ہوجاتی ہے اور وہ کاجل کے اجزا کو بسرعت اوپر نہین چڑہنے
دیتی ہے ۔ بلکہ کبہی کبہی دہوان مطلق خارج نہین ہوتا ہے ۔
اسواسطے آتشدان مین سے گرم ہوا جسقدر سمٹی سمٹائی نکلے گی
اوسیقدر پتلی ہوگی ۔ اور جب چمنی لمبی ہوگی تو یہہ گرم ہوا بلا مداخلت
ٹھنڈی ہوا کے چمنی مین سے گذر جائیگی ۔ اسطرحپر ٹھنڈی ہوا
کو اوسمین شریک ہونے اور دہوان پیدا کرنے کا کوئی موقع نملیگا
پس بہت سی صورتون مین دہوئین کا علاج اسطرحپر ہوسکتا ہے

کہ چمنی کا منہہ چھوٹا کیا جاوے مگر اسبات کا خیال رہے کہ تازی ہوا آگ جلنے کے لئے آتی رہے ۔ مگر چمنی کا منہہ ایکبارگی چھوٹا نکر دینا چاہئے بلکہ بتدریج اور رفتہ رفتہ اوسکو کم کرتے جائین اور پھر کسیقدر لمبا اوپر کیطرف لئے جائین ۔ تاکہ تازی ہوا ایدہر اودہر خالی مقامون مین بھری رہے ۔ جب چمنی نیچے چوڑی اور بتدریج اوپر تنگ ہوتی ہے تو ٹھنڈی ہوا اوسکے تلے کے پاس جمع رہتی ہے اور جب ہوا کا جھونکا چمنی مین آتا ہے تو دہوان فوراً باورچیخانے مین لوٹ آتا ہے یہہ بہت بڑا عیب چمنی کا خیال کیا جاتا ہے ۔ اور اس سے بہت ہی بڑی تکلیف ہوتی ہے ۔ جہان ذرا بھی ہوا چلی تمام دہوان مکان مین بھر گیا ۔ اس خرابی کا سبب صرف چمنی کی تعمیر مین غلطی کرنا ہی نہین ہوتا ہے بلکہ مکان کی وضع اور ساخت سے بھی یہہ خرابی لاحق ہی ۔ اب ہم اس بارے مین کچہہ تہوڑا سا لکھتے ہین ۔

بہت سی صورتین ایسی نظر آتی ہین کہ جب باورچیخانے کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے تو آتشدان یا چولہے مین سے دہوان بکثرت نکلنے لگتا ہے ۔ اسکا باعث یہہ ہے کہ کمرے مین اسقدر تازی ہوا نہین ہوتی کہ جس سے آگ اچھی طرح جلے ۔ دروازہ بند کر دینے سے بیرونی ہوا کا تموج کم ہو جاتا ہے اور باورچیخانے کے کمرے کی ہوا مین اسقدر زور باقی نہین رہتا ہے کہ وہ دہوین کو اوپر اوٹھاوے ۔ اسواسطے دہوان کمرے مین

بہی بہر جاتا ہے ــ جب باورچیخانے کا دروازہ اور آتشدان یا چولہے
ایک ہی جانب ہوتے ہین تب اوسمین دہوان اکثر بہر جاتا ہے ــ مکان
بنانے کے وقت اسبات کا لحاظ رکہنا بہت ضروری ہے ــ
علاوہ ازین اس خرابی کا علاج یہہ ہے کہ چمنی کا مُنہ تنگ رکہنا چاہئے
اور اوسکی گردن لمبی کر دینا چاہئیے ــ کیونکہ جب چمنی لمبی ہوگی تو
اوسوقت گرم ہوا اسقدر زور کے ساتہہ اوپر چڑہیگی کہ خارجی ونلی
ہوا نیچے نہ آسکیگی اور اگر آئیگی بہی تو اسقدر نیچے نہ آنے پائیگی
جس سے دہوان مکان مین بہر جائے ــ

چمنی کی تعمیر مین اسبات کا خیال رکہنا چاہیئے
کہ پہلے کسیقدر دور تک چمنی کو سیدہا بنا کر لئے جائین بعد ازان
اوسمین خم دین ــ اس سے فائدہ یہہ ہے کہ گرم ہوا کو اوپر چڑہنے
مین مدد ملتی ہے ــ چمنی کا مُنہہ بنانے کے قبل اوسمین ایک دو
خم دینا نہایت ضرور ہے ــ گرمیت چمنی مین دو خم ہوتے ہین ــ
چمنی مین اوپر خم نہ دینے سے دہوان مکان مین بہر جاتا ہے ــ اور
خم دینے کے فوائد ظاہر ہین ــ جب ہوا کے سخت اور زناٹے والی
جہونکے بعض اوقات چمنی مین گہستے ہین تو بوجہ خم کے اونکی طاقت
اور زور کم ہو جاتا ہے اور وہ دہوئین کو مکان مین ڈہکیل نہین
سکتے اور خود بہی مکان تک پہنچنے سے رکجاتے ہین ــ برخلاف
اسکے اگر چمنی سیدہی ہو تو کوئی چیز ہوا کے جہونکون کو چمنی مین

داخل ہونے سے باز نہ رکہے گی۔ اور ہوا کے جہونکے اوس مین داخل ہوکر دہوئین کی راہ کو بند کر دینگے اور اسواسطے دہوان مکان ہی مین لوٹ کر بہر جائیگا۔ اس موقعے پر یہہ بات یاد رکہنے کے قابل ہی کہ جسقدر ہوا کے جہونکے چمنی مین دور تک پہنچین گے اوسیقدر اونکی قوت بڑہتی جائیگی اور روکے سے کم رُکینگے۔ پس چمنی کی چوٹی یا مُنہہ کے پاس خم دینا بہت بہتر ہے۔ اور جسقدر یہہ خم چوٹی کے پاس ہونگے اوسیقدر ہوا کے جہونکے اندر نہ آنے پائینگے۔ علاوہ ازین خم دینے سے یہہ فایدہ بہی ہے کہ جب پانی اولے اور برف پڑیگا اور پانی اور اولے خطوط مستقیم مین گرینگے تو وہ خم کی وجہ سے چمنی مین نہ آسکینگے۔ اور اگر چمنی صاف نہوگی اور اوس مین کاجل بہت بہرا ہوگا تو وہ پانی اور اولون کے پڑنے سے مکان مین گریگا۔ پس ان وجوہات سے بہت ضرور ہے کہ چمنی مین دو ایک خم رکہے جائین اور مکان بنانے کے وقت ان تمام باتون کا خیال رکہنا لازم ہے۔

گریٹ چمنی بہ نسبت دوسری قسم کی چمنیون کے زیادہ دہوان دیتی ہے۔ اسکا سبب یہہ ہے کہ اوسکی گردن چہوٹی ہوتی ہے۔ کیونکہ جب دُہوئین اور دخان کے اجزا زیادہ بلند ہونگے تو اوسوقت دہوئین کا ایک بڑا ستون بنیگا۔ اور پہر اوس ستون کو نیچے دبانے کے لئے مساوی زور درکار ہوگا

مگر گریٹ چمنی مین بہت بڑا استون دہوئین کا نہین بن سکتا ہے —
کیونکہ اوسکی گردن چھوٹی ہوتی ہے — جب چھوٹی گردن کی چمنی مین
سے دہوان لوٹکر نیچے آئے تو اوسکی گردن لمبی کردینے سے یہہ
خرابی دور ہوسکتی ہے — یا اگر گردن اونچی نکہ ہین تو پہر ایک
مٹی یا لوہے کا نل اوسکے مُنہہ پر لگا دین — سب سے بہتر یہہ ہے
کہ چمنی کی گردن ہی بلند بنانا چاہئے جس سے تمام خرابئین بشرطیکہ
چمنی کے نیچے درستگی ہو دور ہو جاتی ہین — مگر آس پاس کی چھتون
کو اس سے اندیشہ ہے — چمنی کو لمبا کرنے کے لئے اوسمین لوہے
یا مٹی کا نل یا ٹیوب لگانا ہی کارآمد ہے — اس سے دہوان باسانی
نکل جاتا ہے اور اوسکے لوٹنے کا بہت کم اندیشہ ہوتا ہے —

ایک اور عام سبب مکان مین زیادہ دہوئین
بہرنے کا یہہ ہے کہ ایک چولہے کی آگ دوسرے چولہے کی آگ
پر غلبہ کرتی ہے — مثلاً اگر ایک بڑے کمرے مین دو چولہے اور
دو چمنیان ہون اور اون دونون چولہون مین آگ جلائی جائے — اور
کمرے کے تمام دروازے اور کھڑکیان بند کردیجائین — تو بڑی
اور قوی آگ دوسری کم اور ضعیف آگ پر غلبہ کریگی — اور بذریعے
چمنی کے ہوا کو اوپر سے نیچے شعلے بھڑکنے کے لئے کھینچے گی —
جب یہہ خارجی اور اوپری ہوا بڑی آگ کی کوشش سے نیچے
اُتریگی تو ضعیف اور کمزور آگ کی چمنی مین داخل ہوگی اور اوسکے دہوئین

کو نیچے کیطرف مکان مین ڈھکیلیگی جس سے تمام مکان مین دہوان بہر جائیگا
اگر بعوض ایک کمرے کے دو مختلف کمرون مین دو چمنیان بنائی جائین
اور دونون کمرون کے درمیان مین ایک دروازہ رکہا جاے اسطرح پر
کہ جب وہ درمیانی دروازہ کہولدیا جاے تب دونون کمرے ایک
ہو جائین تو اس صورت مین بہی دروازہ کہولنے سے وہی خرابی
پیدا ہوگی جسکا ذکر ابہی ہمنے کیا۔ اسکا علاج یہہ ہے کہ ہر کمرے
مین ہوا آنے کے پورے ذرایع رکہے جائین تا کہ کمرے ہوا لینے
مین ایک دوسرے کے محتاج نہون۔

جب چمنیان اونچے مکانون - بلند عمارتون
اور پہاڑون کے متصل ہوتی ہین تب بہی دہوان مکان مین لوٹکر
بہرجاتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ ہوا کے جہونکے چمنی پر آگرتے
ہین اور دہوئین کو اندر ڈہکیلتے ہین - جس سے دہوان مکان مین
لوٹ آتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہی دیکہنے مین آیا ہے کہ کئی
سخطون تک ہوا چمنی ہی مین چکر کہاتی رہتی ہے۔ اس خرابی کے
دو سبب ہین اول تو مکان کا بیموقع وغیر مناسب جگہہ پر بنانا
دوسرے چمنی مین پیچ وخم نرکہنا۔ اس خرابی کے دفع کرنے کا
علاج یہہ ہے کہ ایک پہرتی ہوئی لوہے کی ٹوپی مثل موسم نمایا
"ویدرکاک" کے چمنی کے منہہ پر لگا دین تا کہ ہوا کے جہونکے اندر
نہ آنے پائین۔

پانی کا انتظام

ہر صاحب خانہ کو اسبات کی بڑی خبرداری کرنا چاہئیے کہ گھر مین پاک و صاف پانی استعمال کیا جاوے - جہان کہین کھلے ہوئے کنوون - باولیون اور حوضون سے پانی لیا جاتا ہے وہان اس امر کی بہت بڑی احتیاط رکھین کہ کسی قسم کی غلاظت اور کثافت انکے پاس نہو - خصوصاً موسم گرما مین جبکہ حیوانی اور نباتی مادون مین بہت جلد سڑادت شروع ہو جاتی ہے اس امر کا لحاظ بہت ضرور ہے - کنوون کو علی الخصوص جب وہ ایک مدت تک غیر مستعمل پڑے رہین صاف کرانا چاہئیے - جن شہرون مین گھر گھر بذریعے نلون کے پانی پہنچانے کا انتظام ہو وہان مندرجہ ذیل امور پر لحاظ بہت ضرور ہے -

(۱) اسبات کو اچھی طرح ملاحظہ کر لینا چاہئیے کہ نلون کے منہہ کھولنے اور بند کرنے کے پیچ یا ڈاٹین ٹھیک اور درست ہون تا کہ پانی بہنے سے اسباب اور مکان کو مضرت نہ پہنچے

(۲) جن حوضون اور چھوٹے چھوٹے چشمون سے پانی بذریعے نلون کے پہنچتا ہو انکو ہمیشہ اوقات معینہ پر صاف کرتے رہنا چاہئیے -

پانی کے صاف کرنیکا طریقہ

بلحاظ اقسام غلاظت پاک و صاف کرنے کے بہت سے طریقے ہین - مگر اون مین سے عام - سہل اور کار آمد ہم ذیل مین لکھتے ہین —

(۱) تر و تازہ ہوا لگنے سے پانی میٹھا اور اچھا ہوتا ہے اس غایت کے لئے اسیقدر کافی ہے کہ ایک ظرف سے دوسرے چوڑے ظرف مین ذرا بلندی سے پانی ٹپکایا جائے —

(۲) کوئلے سے خواہ وہ نباتی ہو یا معدنی پانی خوب صاف ہوتا ہے - مگر نباتی کوئیلے سے پانی صاف کرنا بہتر ہے — پانی کو خواہ کوئیلون کے ذریعے سے چھاننا یا اوسمین کوئیلون کو ڈالکر ہلانا دونون طریقے جایز ہین — (۳) آدہی چھٹانک پھٹکری کے باریک سفوف کو نصف پیپے یا بڑے مٹکے بھر غلیظ پانی مین ڈالنے سے چند گھنٹون کے عرصے مین اوسکی غلاظت اور کثافت دور جاتی ہے — (۴) تہوڑے سے کاربونیٹ آف سوڈا یا پوٹاس کے عرق کو بھاری پانی مین ملانیسے ہلکا ہوجاتا ہے

پانی چھاننے کا طریقہ

یون تو بہت سے قسم کے فلٹر مستعمل ہین - مگر یہان پر ہم ایک سادے فلٹر کا نقشہ دیتے ہین جو بہت بکار آمد ہے —

نقشۂ فلٹر

پہلے پانی اسفنج مین ہو کر گذرتا ہے اور موٹے
کثیف مادون کو روکتا ہے — پہر کنکرون یا روڑون —
باریک ریت اور کوئیلہ کے سفوف کی تہون مین ہو کر گذرتا ہے
اس ترکیب سے پانی خوب صاف ہوتا ہے —

پانی کی امتحان کرنی یا جانچنے کے طریقے

غلیظ اور کثیف مادون کے چھوٹے چھوٹے
ریزے اور ذرے جو پانی مین تیرتے رہتے ہین چہاننے یا
فلٹر کرنے سے دور ہوسکتے ہین یا پانی کو رکہنے سے نیچے
تہ نشین ہوسکتے ہین — مگر جو مادے پانی مین خوب گھل جاتے
ہین وہ فلٹر وغیرہ سے ہرگز دور نہین ہوسکتے — کیونکہ
فلٹر مین انکو جدا کرنے کی قوت نہین ہے — پس یہان پر
مختلف امتحان کے طریقون کو جن سے وہ مادے معلوم

ہوسکتے ہین جو پانی مین خوب گھل گئے ہون بیان کرتے ہین ۔

(۱) "اگزلیٹ آف ایمونیا" کو پانی مین ڈالنے سے چونہ خواہ وہ کاربونیٹ آف لایم ہو یا سلفیٹ آف لایم دریافت ہوجاتا ہے ۔ یعنے اوسکے ڈالنے سے پانی پر سپید سپید ذرّے چونے کے پیدا ہوجاتے ہین ۔ (۲) نائٹریٹ آف سلور کے ملانے سے پانی مین کلورائیڈ دریافت ہوجاتی ہین یعنے ان دونون کے ملنے سے پانی مین سفید سفید ٹکڑے پیدا ہوتے ہین ۔

(۳) جب چند قطرے پرمینگنیٹ اف پاٹاش کے پانی مین ڈالین اور اوس سے ایک گلابی سا رنگ یا "پنک کلر" پیدا ہوکر فوراً غایب ہوجاے تو سمجھنا چاہئے کہ اوس پانی مین "ارگینک میٹر" شریک ہے سالٹ آف لایم یا چونے کے نمک کا پانی مین شریک رہنا کچھہ برا نہین ہے سوا اوس صورت کے کہ بہت بمقدار شامل ہونے سے پانی بھاری ہوجائے ۔ مگر جس پانی مین زیادہ کلورائیڈ اف سوڈیم یا ارگینک میٹر پایا جائے اسکے استعمال مین مضرت کا احتمال ہے اور اوس سے پرہیز کرنا چاہئے ۔

بعض اوقات پانی کو تانبے کے برتن مین جوش دینے سے اوسمین تانبا شریک ہوجاتا ہے ۔ اسکے دریافت کرنے کا یہہ طریقہ ہے کہ ایسے پانی مین جسمین تانبا شریک ہونے کا احتمال ہو ایک مصفا اور مجلا چھری یا چاقو کے پھل کو ڈبولین ۔

اگر پانی مذکور مین تانبا ہوگا تو چھری کے پہل پر ایک زردی مایل یا سنہرا داغ پڑ جائیگا —

گھرون مین کارآمد چھوٹی چیزون کی تیار کرنے کی تدبیرین

اس زمانے مین تمام چیزون کا گھر مین تیار کرنا کچھ مفید اور باکفایت نہین ہے — کیونکہ جسقدر وقت اور روپیہ اوس چیز کے بنانے مین صرف ہوگا اوس سے کم مین بازار سے خرید کر سکتے ہین — چیزون کے بنانے مین بنسبت خریدنے کے دام اکثر زیادہ صرف ہوتے ہین — پس ہم یہان پر ان ترکیبون کو اون لوگون کے لئے لکھتے ہین جو دیہات چھوٹے چھوٹے گانون اور شہرون سے دور مقامون پر رہتے ہین اور جنکو ضروری اشیا ملنا مشکل ہے یا ارزان دستیاب نہین ہو سکتی ہین —

جوتون کی سیاہی بنانیکی ترکیب

جوتون کی سیاہی بنانیکی کئی ترکیبین ہین مگر خاص اجزا یہ ہین — (۱) اوری بلیک (یعنی ہاتی دانت

یا ہڈی کے کوئیلے کا باریک سفوف۔ (۲) سرکہ۔ (۳) شکر یا گڑ (۴) تہوڑا میٹھا تیل۔ (۵) روغن توتیا۔ ایک نہایت عمدہ نسخہ سیاہی بنانے کا ہم ذیل مین درج کرتے ہین :-

(۱) اوری بلیک ۔ ڈیڑہ چھٹانک۔
(۲) شیرہ گڑ یا شکر۔ ایک چھٹانک (۳) میٹھا تیل۔ ایک چمچہ
(۴) روغن توتیا۔ آدہی چھٹانک (۵) صمغ عربی یا گوند پانی مین بہیگا ہوا۔ آدہی چھٹانک (۶) سرکہ۔ ڈہائی پاؤ۔

بگی گھوڑون کے سازوسامان کی سیاہی بنانے کی ترکیب

ایک چھٹانک بہیڑ کی چربی لیکر تین چھٹانک موم کے ساتھہ پگھلاؤ۔ پہر اوسمین گڑ تین چھٹانک۔ نرم صابون پانی مین گہلا ہوا ایک چھٹانک اور باریک سفوف نیل آدہی چھٹانک ملاؤ۔ جب یہہ سب چیزین آپسمین خوب ملجائین تب ڈہائی چھٹانک ٹرپن ٹین یعنے تارپین اور شریک کرو۔ پہر ایک اسفنج کے ذریعے سے اسکو سازوسامان پر لگاو بعد ازان برش سے پالش یا جلا کرو۔

لیہی بنانیکی ترکیب

گھر دن مین لیپی کا اکثر کام پڑتا ہے

لیپی کی عمدہ ترکیب یہہ ہے کہ گیہون کے باریک آٹے مین پانی شامل کرکے معمولی طور سے پکائین - جب وہ کسیقدر گاڑہا ہوجائے تب اوسمین تہوڑا گلسرین اور تہوڑا کاربولک ایسڈ شریک کرین - گلسرین سے فایدہ یہہ ہے کہ لیپی سوکہنے نہین پاتی اور کاربولک ایسڈ سڑاوٹ کو روکتا ہے -

جوتون کے لئے "واٹر پروف سٹف" یا پانی اور تری سے محفوظ رکہنے والی شی بنانے کی ترکیب

برسات اور جاڑے کے موسم مین مندرجہ ذیل مرکب کو جوتون کی ایڑی اور سیون پر لگانے سے جوتے بہیگنے اور تر ہونے سے محفوظ رہتے ہین -

السی کا کچا تیل سوا پاؤ - روغن تارپین دو چہچے - موم آدہی چہٹانک - برگنڈی پچ ... نصف تولہ ان سب چیزون کو باہم ملاکر پگہلانا چاہیئے - بعدازان آگ کے سامنے جوتے پر ایک برش سے لگانا چاہیئے - جب تک ایڑی مین خوب جذب نہوجائے تب تک برابر اوسپر لگاتے رہین - صرف روغن پانے مویشی (یہہ ایک روغن ہے

جو بکری۔ گای۔ بہینس وغیرہ کے پانون سے نکالا جاتا ہے) کے
پہیرنے سے بہی جوتا برسات مین خراب ہونے سے محفوظ رہتا ہے

بوتل کے بند کرنیکی لاکہہ بنانے کی ترکیب

بوتلین بند کرنے کے لئے ایک نہایت
ارزان لاکہہ کا نسخہ ہم ذیل مین مندرج کرتے ہین ـــ
(۱) رال ـــ آدہ سیر (۲) موم ـ پاوبہر
ان دونون چیزون کو ایک لوہے کے ظرف مین آگ پر پگہلاؤ۔
جب خوب پگہل جائین تب اوسمین کوئی چیز مثلاً کاجل۔ تیل یا اور
کوئی رنگ جو مناسب معلوم ہو رنگت کیواسطے شریک کرو ـــ
اور بوتلون کے منہہ پر بند کرنے کے لئے گرم گرم لگاؤ ـ اگر
اس مرکب کو رکہہ چہوڑین اور بعد تیار کرنے کے کام مین لائین
تب بتی سے مثل لاکہہ کے گرم کرکے لگائین ـــ

آلو کا نشاستہ بنانے کی ترکیب

پانچ سیر اچہے آلو لیکر دہو اور چہیلو
اور ہانڈی بہر پانی مین خوب رگڑو اور دمبدم ہلاتے جاؤ ـــ
بعد ازان ہانڈی کے پانی کو ٹہیر جانے دو ـ دوسرے دن
ہانڈی کے تلے مین نشاستہ جما ہوا ملیگا ـ پہر ہانڈی کے

پانی کو نتھار کر پھینک دو اور تازہ پانی ڈالو ۔ اور پہلے کیطرح خوب ہلاؤ ۔ اسیطرح کئی بار پانی بدلو اور ہلاؤ اور ٹھیر جانے دو ۔ بعدازان پانی نتھار کر دُرد کو نکالو اور اوسکو دھوپ یا دھیمی اگ کے تنور مین خشک کرلو ۔

پٹاشن بنانے کی ترکیب

جو لوگ جنگلوں کو صاف کرکے اونمین بستے ہین اونہین پٹاشن کے تیار کرنے کا خوب موقع ملتا ہے ۔ پٹاشن نہایت کارآمد اور قیمتی شے ہے ۔ ملک کینیڈا مین ہر سال بہت سی پٹاشن تیار ہوتی ہے اور وہان سے ممالک برطانیہ مین آتی ہے ۔ پٹاشن جلے ہوئے درختون کی راکھہ سے بنائی جاتی ہے ۔ جب زمین صاف کرنے کے لئے درختون کو جلاتے ہین تو اونکی راکھہ محفوظ رکھتے ہین اور راکھہ کو پیپون یا اور کسی ظروف مین جنکے پیندے مین سوراخ ہوتے ہین رکھہ کر اوپر سے پانی ڈالتے ہین ۔ پھر سوراخون کی راہ سے ایک رقیق شے یا الکلی باہر نکلتی ہے ۔ جب اوسکو جوش دیتے ہین تو پانی اوڑ جاتا ہے اور ایک شے باقی رہجاتی ہے جسے کالا نمک کہتے ہین ۔ پھر اس دُرد کو خوب حرارت پہنچاتے ہین جس سے وہ پگھلتی ہے اور جب اوسکو ٹھنڈا کرتے ہین تو پٹاشن حاصل ہوتا ہے ۔

اہل کینیڈا اسی پٹاش سے صابون تیار کرتے ہین — ایک پیپے بھر راکھہ کے کہار مین پانچ سیر چربی ملاکر ابوبا لنے سے بیس سیر عمدہ نرم صابون تیار رہوتا ہے —

راکھہ کے گولے

مختلف درختون خصوصًا فرن کی درختون کی راکھہ کو تر کرکے گولے بناتے ہین — یہہ گولے بجاے صابون کے مستعمل ہوتے ہین اور اونسے روغنی تصویرین خوب صاف ہوتی ہین

رنگنے کی ترکیب

گہر مین کپڑون کو اچھی طرح نہین رنگ سکتے ہین اسواسطے ہم مناسب سمجھتے ہین کہ رنگریزون سے رنگانا چاہیے — چھوٹی چھوٹی اونی اور ریشمی چیزین اسطرح رنگنا چاہئے کہ پہلے کپڑے کو داغ دہبے سے پاک کرین اور اوسکو خوب صابون سے دہوڈالین پھر کسیقدر گرم پانی مین رنگ گھول کر اوسمین کپڑے کو ڈبو دین — بعدازان نچوڑ کر سکھائین —

چھوٹی چھوٹی چیزون کو سفید جھک کرنیکی ترکیب

ریشم کو سفید جھک کرنے کی ترکیب یہہ ہے

کر اوسکو سفید صابون اور پانی کے ساتھ جوش دو- اس سے
اوسکا قدرتی زردی مایل رنگ دور ہو جائیگا- بعدازان اوسکو
کئی بار دہو- جن چیزون کو بہت ہی سفید کرنا منظور ہو جیسے
دستانے- پاتابے وغیرہ انکو گندہک کی دہونی دینا چاہئیے
یا سلفیورس ایسڈ کو استعمال کرنا چاہئیے- سینکین اور خشک
گہاس جس سے ٹوپیان تیار ہوتی ہین گندہک کی دہونی سے
بہت صاف ہوتی ہے- اسیوجہ سے اکثر اون ٹوپیون مین
جو سینکیان اور گہاس سے بنی ہوتی ہین گندہک کی بو آتی ہے-

کپڑون کو جلنے سے ناقابل بنانے کی ترکیب

روئی کے یا باریک کپڑون کو جنمین آگ
بہت جلد بہڑک اوٹہنے کی ازحد قابلیت ہوتی ہے (مثلاً
ناچنے تماشا کرنے وغیرہ کے کپڑے) ناقابل افروز بنا
سکتے ہین- اور اوسکی ترکیب یہہ ہے کہ کلفین ٹنگ سٹیٹ
آف سوڈا یا سلفیٹ آف ایمونیا یعنے نوشادر شریک کرکے
کپڑون پر پہیرین- مگر نسبت سلفیٹ آف ایمونیا کے سوڈا کا
استعمال بہتر ہے- کیونکہ سلفیٹ آف ایمونیا مین ایک بہت بڑا
عیب یہہ ہے کہ استری پہیرنے سے کپڑا بہورا ہو جاتا ہے
بورکس کو بہی اس غایت کے لئے استعمال کرتے ہین-

مضمون	صفحہ

س

ش

ص

ع

غ

ف

ک

مضمون	صفحہ
کاٹنے والی چیزین	۹
کانچ کے برتن	۱۱
کمرے کی دیوارون کے صاف کرنے کا طریقہ	
کامدار کپڑون اور سنہری لیس کے دہونے کا طریقہ	۳۴
کپڑے کلف کرنے کا طریقہ	۳۸
کپڑے پر سے داغ دہبے دور کرنے کا طریقہ	۳۹
کپڑے سے انگریزی روشنائی کے داغ چھوڑانیکا طریقہ	؍؍
کھٹملون کے دفع کرنے کی تدبیر	۴۲
کلوٹی یا گھی	۴۳
کپڑون مین آگ لگنا	۴۹
کپڑے کو جلنے کے ناقابل بنانے کی ترکیب	۷۶
کاغذ لکھانے والی پکی سیاہی بنانے کی ترکیب	۸۳
کارآمد ضروری اوزان	۸۶
کپڑے مکوڑون کو رکھنے کی ترکیب	۸۹

گ

مضمون	صفحہ
گدی تکیون مین جو پر بھرے جاتے ہین انکو دہونیکا طریقہ	۳۶
گبریلے۔ کاکروچ اور جھینگرون کے دور کرنیکا طریقہ	۴۴
گھر مین آگ لگنا	۵۰

مضمون	صفحہ
گھرون مین کار آمد چھوٹی چھوٹی چیزون کے تیار کرنیکی تدبیرین	
ل	
لوہے کے چولہے - تنور - انگیٹھیونکے صاف کرنیکا طریقہ	۲۵
لیمپون کے صاف کرنیکا طریقہ	۳۰
لمپ گلاس یا لیمپون کی شیشون یا چمنیون کی صاف کرنیکا طریقہ	؍؍
لیس یا گوٹے کناری کے دھونے کا طریقہ	۳۷
لیہی بنانے کی ترکیب	۷۱
لیس دار مضبوط پلاسٹر	۷۸
م	
مقدمہ -	
مکان کی آراستگی	۳
میز کرسی وغیرہ	۵
میناکاری	۹
ملازم	۱۴
مکان کی دیوارون کے صاف کرنیکا طریقہ	۲۲
مہاگنی لکڑی کے سامان سے سیاہی کی داغ چھوڑانیکا طریقہ	۴۴
مکھیون کے دور کرنے کا طریقہ	۴۴
مجلسون - محفلون لورناٹکون مین خطرناک اور اندیشناک واقعات سے	

مضمون	صفحہ
محفوظ رہنے کی تدبیر	۵۵
مجنون یا دیوانہ آدمی کے حملے سے بچنے کی تدبیر	۵۶
مفرح ۔ شربت بنانے کی ترکیب	۷۷
متفرق ترکیبین اور تدبیرین ۔	
معدنیات	۹۱



نارنجی اور ارغوانی کپڑون کے دہونیکا طریقہ	۲۷
ناخن	۱۰۱



ہاتھی دانت کے صاف کرنیکا طریقہ	۲۴
ہر قسم کے چکنے داغ دہبے چھوڑانے کا طریقہ	۴۰
ہڈیون کو صاف کرنے کی ترکیب	۸۸

اشتہار

ہمارے مطبع مین کتب مندرجہ ذیل فروخت کے لئے موجود ہین خواہشمند خرید کرسکتے ہین

(۱) رسالہ تربیت و تعلیم قیمت ۸ر

(۲) رسالہ انتظام خانہ داری قیمت ۸ر

(۳) سوانح عمری امیر علی ٹہگ قیمت عـ۱۲ (حصہ اول و دوم)

(۴) تقویم ۱۳۰۴ سنہ موسوم بہ خرشید اصفی ہی قیمت ۸ر

اعلان

یہہ رسالہ معلم شفیق مہینے مین دوبار طبع ہوتا ہی

علوم و فنون سیاست مدن وغیرہ ہی آزادانہ بحث کرتا ہی

ناول ڈراما اور مفید کتابون کے ترجمے درج ہوتے ہین

مضمون مفید خاص فی سطر ایک آنہ مقرر ہی مفید عام مفت

خریدارون سے چھہ روپے سالانہ لیا جائیگا پیشگی محصول ڈاک ایکروپیہ

اہل ملک سے حالی غیر ملک والون سے کمپنی بعد سال کے ڈیوڑھا

مخفی نرہی

ہمارے مطبع مین کتابین اشتہارات رقعے وغیرہ نہایت خوشخط

اور صفائی سے چھپتے ہین ۔ اُجرت نہایت

کم لیجاتی ہی — اس مطبع مین معلم کی

پچھلی جلدین بھی فروخت کیلئے

موجود ہین بشرط خواہش

تین [illegible] بھیجکر منگالین

فقط